بلیک کالار

مظہر کلیم ایم اے

http://forums.hibuddiez.com

عمران سیریز نمبر ۱۲۳

بلیک کالار

مکمل ناول

مظہر کلیم

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لیے پبلیشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- اشرف قریشی

یوسف قریشی ----------

پرنٹر۔۔۔۔۔۔۔محمد یونس

طابع۔۔۔۔۔۔ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت------ روپے

محترم قارئین! ۔۔۔سلام مسنون

نیا ناول "بلیک کالار" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔یہ ایک ایسا ایڈونچر ناول ہے جس میں عمران اور فریدی دونوں ایک ایسی تنظیم کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں جس کی سربراہ ایک عورت ہوتی ہے۔ایک ایسی عورت جو عقل و خرد کی بجائے جذبات کو زیادہ ترجیح دیتی ہے۔ظاہر ہے ایسی عورت کے سامنے جب عمران اور فریدی جیسے وجیہہ افراد آتے ہیں تو اس کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے جذبات کی ڈور کس پر ڈالے، اسی فیصلے کے نتیجے میں وہ عمران اور فریدی کے درمیان باقاعدہ جنگ کرانے کا پلان بناتی ہے۔چنانچہ وہ لمحات واقعی دلچسپ اور حیرت انگیز بن جاتے ہیں جب عمران اور کرنل فریدی ایک عورت کو جیتنے کی خاطر ایک دوسرے کے مقابل اُتر آتے ہیں۔اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوسکتا ہے؟ اس کی تفصیلات تو آپ کو کہانی پڑھ کر ہی معلوم ہوں گی، اور اس سوال کا جواب بھی کہ کیا عمران اور فریدی نے واقعی ایک عورت کی خاطر اپنا اصل مشن نظر انداز کردیا۔وہ قارئین جو ایڈونچر کے ساتھ

ساتھ ایکشن اور سسپنس بھی پڑھنا چاہتے ہیں انہیں اس کہانی میں سب کچھ پڑھنے کو یقیناً مل جائے گا۔

اس ناول کے دلچسپ اور خوبصورت پلاٹ کے ساتھ ساتھ تیز رفتار ٹمپو اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات نے اسے انتہائی معیاری اور دلچسپ بنا دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو بے حد پسند آئے گا۔

آپ کی رائے کا منتظر رہوں گا۔

والسلام

مظہر کلیم۔ایم اے

تمہیں بتانا پڑے گا کہ ہمارے اس سفر کا مقصد کیا ہے"۔جولیا نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

"بتا تو رہا ہوں کہ خالص تفریح۔اب تم خود سوچو کہ کتنا عرصہ ہوگیا ہے ہم لوگوں کو تفریح پر نکلے ہوئے۔اور ماہرین نفسیات کی جدید ریسرچ کے مطابق اگر ایک ماہ میں چھبیس دن تفریح نہ کی جائے تو ذہن پر ناقابل بیان دباؤ پڑتا ہے۔اور اس ذہنی دباؤ سے بلڈ پریشر، شوگر، ہارٹ اٹیک وغیرہ وغیرہ کئی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔اور ایکسٹو کہہ رہا تھا کہ ہسپتال کے خرچوں سے تفریح پر بہرحال کم خرچ آئے گا۔" عمران کی زبان چل پڑی۔

"لیکن عمران صاحب! یہ مہینے میں چھبیس دن کا کیا مطلب؟" پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بھئی باقی چار دن تو ویسے ہی ہفتہ وار چھٹی کے ہوتے ہیں۔"

عمران نے معصوم لہجے میں کہا اور جہاز بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"میں نہیں مانتی کہ ایکسٹو اس طرح ہمیں ایکریمیا تفریح پر بھیجے۔جہاز ہائر کرا کر۔ضرور کوئی خاص چکر ہوگا۔اور تم لازماً جانتے ہو گے۔" جولیا نے اسی طرح جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ایک خاص چکر تو ہے۔" عمران نے یوں طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے کوئی حیرت انگیز انکشاف کرنے والا ہو۔اور جولیا یوں فاتحانہ انداز میں ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگی جیسے کہہ رہی ہو کہ دیکھا میں نے آخر کار اصل بات اگلوا لی۔

"بتاؤ کیا چکر ہے۔؟" جولیا نے پوچھا اور باقی ساتھی بھی اشتیاق بھرے انداز میں عمران کی طرف متوجہ ہوگئے۔

چکر تو چکر ہی ہوتا ہے۔چاہے خاص ہو یا عام۔اسے انگریزی میں سرکل۔فارسی میں۔۔۔ارے کمال ہے فارسی میں چکر ہوتا ہی نہیں۔آخر شیخ سعدی جیسے بزرگوں کی زبان ہے۔" عمران نے کہا۔

تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو۔سیدھی طرح بتاؤ کہ کیا چکر ہے؟" جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

پہلے جان اور پورے جسم کی امان دو۔" عمران نے خوفزدہ انداز میں کہا۔"

کیا مطلب۔کیا بکواس کر رہے ہو۔" جولیا نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔"

مطلب بھی مجھے بتانا پڑے گا۔اچھا مطلب بھی سن لو۔مطلب یہ کہ مارو گی تو نہیں۔" عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

اگر کوئی بکواس کی تو گولی مار دوں گی۔" جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔"

کونسی گولی۔میٹھی یا کھٹی میٹھی۔" عمران نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔"

تم بتاتے ہو یا نہیں۔" جولیا نے سینڈل کی طرف ہاتھ بڑھتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا۔"

ارے ارے۔ابھی سے۔۔۔وہ ایکریمیا والے کیا کہیں گے کہ سر پر بال نہیں۔اور آجاتے ہیں منہ اٹھا کر شادی کرنے۔" عمران نے خوفزدہ انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا نے جھینپ پر ہاتھ کھینچ لیا۔اور عمران نے یوں سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کرلیں جیسے وہ سب کچھ بتا کر اب تھک کر خاموش ہو گیا ہو۔

تم نے بتایا نہیں۔سنو! مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔میں جہاز سے اٹھا کر نیچے بھی پھینک دوں گی۔" جولیا نے ایک بار پھر سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

پیراشوٹ سمیت پھینکنا۔ورنہ مجھے نمونیا ہوجائے گا۔باہر بہت سرد ہوا ہے۔" عمران نے آنکھیں بند "
کئے کئے جواب دیتے ہوئے کہا۔

مس جولیا! کس پاگل سے بات کر رہی ہیں آپ۔یہ ایسے نہیں بتائے گا۔اس کے حلق میں انگلی دے "
کر اس سے
اگلوانا پڑے گا۔" ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔اس کا حلق ریموٹ کنٹرولڈ نہیں ہے۔انگلی تو دینی ہی پڑے گی۔اس لیے تو "
یہ زیادہ عرصہ خاموش رہتا ہے۔" عمران نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے مسئلہ اب اس کی سمجھ
میں آیا ہو۔

میرے متعلق بکواس کرنے کی ضرورت نہیں۔" تنویر نے جواب میں پھاڑ کھانے والے لہجے میں "
کہا۔

تنویر تم خاموش نہیں رہ سکتے۔عمران میری بے حد قدر کرتا ہے اور جو میں کہوں، انکار نہیں کرتا۔" "
جولیا نے پینترا بدلتے ہوئے کہا۔

بالکل بالکل! تم کہو قبول کیا۔میں فوراً قبول کر لوں گا۔مجال ہے انکار کروں۔" عمران نے کہا اور "
سب ساتھی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

صفدر! جا کر پائلٹ سے کہو کہ وہ فوراً جہاز موڑ لے۔ہم آگے نہیں جائیں گے کسی بھی صورت۔" "
جولیا نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے ویسا کرنے کا
ارادہ بھی رکھتی ہے۔

"مس جولیا! آپ کیوں اپنا خون جلاتی ہیں۔جب باس نے ہمیں بھیجا ہے تو ظاہر ہے کچھ سوچ کر ہی بھیجا ہوگا۔اور کیا سوچ کر بھیجا ہے۔یہ آگے جا کر خود ہی پتہ چل جائے گا۔" صفدر نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"باراتی بنا کر بھیجا ہے۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور بچاؤ بچاؤ کا شور مچاتا ہوا پائلٹ کیبن کی طرف بھاگ اٹھا۔ویسے اُسے ایک لمحے کی بھی دیر ہوجاتی تو جولیا کا وزنی پرس ٹھیک اس کی پیشانی پر پڑتا۔

"میں اس کا خون پی جاؤں گی۔" جولیا نے کھسیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا! آپ اٹھ کر میرے پاس آجائیں۔آپ اس کے ساتھ بیٹھا ہی نہ کریں۔یہ اس قابل نہیں ہے۔" تنویر نے فوراً ہی موقع غنیمت سمجھتے ہوئے جولیا کو آفر کردی اور جولیا نجانے کیا سوچ کر اٹھی اور تنویر کے ساتھ پڑی خالی سیٹ پر بیٹھ گئی۔تنویر کا چہرہ اندرونی مسرت سے کھل اٹھا۔اس کا پھولا ہوا سینہ اور زیادہ پھولتا گیا۔

"واہ! اسے کہتے ہیں اخلاق۔بہن بھائیوں کو واقعی اکٹھا بیٹھنا چاہیے۔" اسی لمحے پائلٹ کیبن سے باہر نکلتے ہوئے عمران نے ہانک لگائی۔اور تنویر کا منہ ایسے بن گیا جیسے اُسے زبردستی کونین کی کئی گولیاں چبانی پڑ گئی ہوں۔

"عمران صاحب! پلیز آپ خوامخواہ تنویر کو غصہ نہ دلایا کریں۔" صفدر نے تنویر کا بگڑتا ہوا چہرا دیکھ کر بیچ بچاؤ کرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کسی کی اصلیت ظاہر کرانے کی۔یہ تو جولیا کہہ رہی تھی کہ تنویر غصے کا ثور ہے۔" عمران نے بڑے

بے نیازانہ انداز میں کہا۔

میں تمہیں گولی مار دوں گا۔" تنویر بری طرح بھڑک اٹھا اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔"

اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر گولی چلاتا، اچانک اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے جوزف کا ہاتھ اٹھا اور ریوالور تنویر کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔

میں ماسٹر کے حکم کی وجہ سے خاموش تھا۔ آئندہ اگر ایسی کوئی جرات کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ " دوں گا۔ جوزف نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

تم۔ تمہاری یہ جرات۔" تنویر غصے کی شدت سے اس کی طرف پلٹا۔ لیکن صفدر نے اسے روک دیا۔"

تنویر! ہوش میں آؤ۔ یہ لڑنے کی جگہ ہے۔" صفدر نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف لے جاتے " ہوئے کہا اور تنویر ہونٹ کاٹتا ہوا خاموش ہو گیا۔ جبکہ عمران نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے چونکا اور اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ جس سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

میرا خیال ہے کہ عمران کو بلوا ہی لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔" کرنل فریدی نے بڑے سنجیدہ لہجے " میں کہا۔

کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ! کیا وہ احمق مجھ سے زیادہ عقلمند ہے۔" سامنے بیٹھے ہوئے " کیپٹن حمید نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

ہاں کیپٹن حمید! جہاں تمہاری عقل کی سرحدیں ختم ہوتی ہیں وہیں سے اس کی حماقت شروع ہوتی " ہے۔ میں نے سوچ لیا ہے کہ اس کے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور ناکامی سے بہتر ہے کہ اس

کی مدد حاصل کرلی جائے۔" کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔اور ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ایک طرف پڑے ہوئے بڑے بیگ میں سے ایک وسیع حیطہ عمل ٹرانسمیٹر نکالا اور اُسے میز پر رکھ کر اس کی فریکونسی سیٹ کرنے لگا۔کیپٹن حمید

بیٹھا ہونٹ کاٹتا رہا۔پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

یہ سُن لیجیے کہ اگر وہ یہاں آیا تو میں واپس چلا جاؤں گا۔میں اسے برداشت نہیں کرسکتا۔" کیپٹن حمید " کے لہجے میں بے پناہ جھنجھلاہٹ تھی۔

فی الحال تم خیمے سے باہر چلے جاؤ۔" کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا اور کیپٹن حمید یوں چونک " کر کرنل فریدی کو دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ کرنل فریدی اس سے اس لہجے میں بھی بات کرسکتا ہے۔پھر وہ بغیر کچھ کہے کندھے جھٹکتا ہوا خیمے کا پردہ اٹھا کر باہر نکل گیا۔

ہیلو۔ہیلو۔ہارڈ اسٹون کالنگ علی عمران۔اوور۔" کرنل فریدی نے فریکونیسی سیٹ کرکے ٹرانسمیٹر کا " بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

ارے باپ رے۔اسٹون اور وہ بھی ہارڈ۔ایسے سٹون میں کیڑے کو رزق کیسے ملے گا۔اس لیے " اوور۔" چند ہی لمحوں بعد علی عمران کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

ادھر کرنل فریدی ٹرانسمیٹر پر کال کا فاصلہ بتانے والے میٹر کو یوں حیرت سے دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو۔کیونکہ میٹر بتارہا تھا کال کا جواب قریب سے ہی دیا گیا ہے۔

عمران! تم کہا موجود ہو۔اوور۔" کرنل فریدی کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔"

آپ سے تقریباً دس ہزار میٹر کے فاصلے پر۔اور بیس ہزار فٹ کی بلندی بھی ساتھ ہی شمار کرلیجیے۔" اوور۔" دوسری طرف سے

عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب! کیا تم جہاز میں ہو۔اوور۔" کرنل فریدی اور زیادہ حیران ہو گیا۔ظاہر ہے بیس ہزار فٹ کی بلندی پر کوئی جہاز ہی اُڑ سکتا ہے۔

"میں اکیلا نہیں ہوں۔دلہن مع باراتیوں کے موجود ہے۔بس کسی مولانا کی تلاش تھی۔شکر ہے اس کی آواز سنائی دے گئی۔اوور۔" عمران نے جواب دیا۔

"اچھا۔میں سمجھ گیا۔سنو عمران! میں بلیک کالار کے ساحلی حصے پر موجود ہوں۔ایک اہم مشن درپیش ہے۔اوور۔" کرنل فریدی نے کہا۔

"پہلے وعدہ کریں کہ نکاح ضرور پڑھوادیں گے۔اس کے بعد بلیک کالار ہنی مون کے لیے بہترین جگہ ہو سکتی ہے۔اوور۔" عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ٹھیک ہے۔اگر دلہن راضی ہوئی تو ضرور پڑھوا دونگا۔بلکہ کیپٹن حمید سے پڑھوا دونگا۔کیسے جہاز میں ہو۔جلدی بتاؤ۔اوور۔" کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے جہاز کی فکر نہ کریں۔وہ تو کسی کشتی میں بھی اتر سکتا ہے۔بس نکاح اور ہنی مون کی بات کریں۔اور ہاں! بیٹیوں کو باپ ہی راضی کرتے ہیں۔اس لیے یہ ذمہ داری بھی آپ کی ہے۔اوور۔" عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جولیا تمہارے قریب موجود نہیں ہے۔ورنہ

اب تک تمہارا حلق بند ہو چکا ہوتا۔اوور۔" کرنل فریدی نے بڑی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

ارے کمال ہے۔آپ کو کیسے معلوم ہوا۔وہ ٹوائلٹ میں گئی ہے۔اسی لیے تو میں آپ سے جلد از جلد وعدہ لینا چاہتا ہوں۔پلیز۔اوور۔" عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔وعدہ۔ساحل پر ایک لمبی پٹی موجود ہے جہاں تمہارا جہاز آسانی ست اتر سکتا ہے۔میں ٹرنچ فائر سے رہنمائی کروں گا۔نوٹ کرو لو۔ساؤتھ تھری۔ایسٹ ہنڈرڈ۔ہوا کا رخ بھی اسی طرف ہے۔ اوور اینڈ آل۔" فریدی نے کہا اور جلدی سے ٹرانسمیٹر بند کرکے وہ اٹھا اور بیگ میں سے ٹرنچ فائر کرنے والا ریوالور نکالا اور خیمے سے نکل کر سیدھا بھاگتا چلا گیا۔سامنے ہی کچھ فاصلے پر سمندر نظر آرہا تھا۔

فریدی کے خیمے کے پیچھے دس خیمے اور لگے ہوئے تھے اور کئی افراد ادھر اُدھر گھوم رہے تھے۔وہ سب فریدی کو اس طرح بھاگتے دیکھ کر ٹھٹھک کر رُک گئے۔لیکن فریدی ان کی پرواہ کئے بغیر تیزی سے بھاگتا ہوا اس پٹی کی طرف بڑھا جو ساحل سمندر کے ساتھ کافی دور تک چلی گئی تھی۔اور پھر چند لمحے بعد اُسے دُور سے ایک چھوٹے جہاز کا ہیولا آسمان پر نظر آیا تو فریدی نے ریوالور کا رُخ آسمان کی طرف کرکے فائر کردیا۔شائیں کی آواز سے کوئی سیاہ سی چیز فضا میں بلند ہوتی چلی گئی اور کافی اوپر جاکر ایک

دھماکہ ہوا اور پھلجھڑیاں فضا میں بکھر گئیں۔اسی لمحے جہاز نے ایک لمبا غوطہ لیا اور تیر کی طرح سیدھا نیچے آتا گیا۔

کرنل فریدی خاموش کھڑا جہاز کو دیکھتا رہا۔وہ اس پٹی کے کنارے پر کھڑا تھا۔تھوڑی ہی دیر بعد جہاز کافی نیچے آگیا۔اس کا رخ بالکل پٹی کے کنارے کی طرف ہی تھا۔اور پھر کرنل فریدی کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ٹھیک پٹی پر اُتر گیا۔اور اپنے پیچھے دھول کے بادل اڑاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔اور

کافی آگے جاکر وہ نہ صرف رک گیا بلکہ کسی کار کی طرح اس کا رخ بدلا اور وہ آہستہ آہستہ واپس آنے لگا۔چند لمحوں بعد وہ عین کرنل فریدی کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔یہ ایک دس سیٹ والا ہلکا پھلکا طیارہ تھا۔جس پر کسی نامعلوم کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا۔

چند لمحوں بعد جہاز کا دروازہ کھلا اور سب سے پہلے عمران اچھل کر نیچے اترا۔اور دوسرے لمحے وہ تیر کی طرح سے دوڑتا ہوا کرنل فریدی کی طرف بڑھا۔

وعدہ یاد ہے ناں!۔بھول تو نہیں گئے؟" عمران نے کرنل فریدی کے قریب پہنچتے ہی سرگوشیانہ " انداز میں کہا۔

ہاں ہاں! یاد ہے۔لیکن تم یہ پوری ٹیم لے کر آخر کہاں جارہے تھے؟" کرنل فریدی نے مسکراتے " ہوئے کہا۔اب جہاز سے جولیا، صفدر اور سیکرٹ سروس کے باقی ارکان نیچے اتر رہے تھے۔وہ سب اصل چہروں میں تھے۔

"بتایا تو ہے کہ مولانا کی تلاش میں نکلے تھے۔لیکن کہیں کوئی

ایسے مولانا نہیں مل رہے تھے جو بغیر حق مہر کے نکاح پڑھا سکیں اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ آجکل کڑکی کے زمانے میں حق مہر تو ایک طرف خالی حق بھی ادا نہیں کیا جاسکتا۔" عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

اتنی دیر میں ٹیم کے باقی افراد بھی آگئے۔ان سب کے چہروں پر شدید حیرت نمایاں تھی اور کرنل فریدی نے آگے بڑھکر ان سب سے بڑے پرُجوش انداز میں مصافحہ کیا۔وہ سب چونکہ کرنل فریدی کو اچھی طرح جانتے تھے اس لیے ظاہر ہے عمران کو تعارف کی ضرورت نہ پڑی تھی۔البتہ ٹائیگر اور

جوانا کا تعارف عمران نے کرادیا۔ کیونکہ کرنل فریدی ان دونوں کو نہ جانتا تھا۔البتہ جوزف سے کرنل فریدی اچھی طرح واقف تھا۔

آؤ۔ادھر خیمے میں۔" کرنل فریدی نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ واپس مڑا اور ایک بڑے " خیمے میں داخل ہوگیا۔یہاں بیس کے قریب آرام کرسیاں اور میزیں موجود تھیں۔جوزف اور جوانا اور ٹائیگر البتہ ان کے ساتھ نہ تھے۔وہ وہیں جہاز کے پاس ہی رک گئے تھے۔

واہ۔اسے کہتے ہیں قسمت۔ جنگل میں منگل پہلے سے ہو تو چاند پر لگا ہوا شہد چاٹنے کا مزا دوبالا ہوجاتا " ہے۔" عمران نے جان بوجھ کر ہنی مون کا اردو میں ترجمہ کر دیا تھا۔

مجھے خیال بھی نہ تھا کہ آپ لوگ یہاں سے اتنے قریب ہونگے۔ویسے مجھے اب تک حیرت ہے کہ " "آخر آپ لوگوں کی منزل کہاں تھی؟

کرنل فریدی نے کہا۔

وہ کرنل صاحب! بس کیا بتاؤں۔جلا وطنی اسے کہتے ہیں۔ تنویر نے ذرا باس کے سامنے گستاخی کردی۔" اور میں نے تو ظاہر ہے اس کی فیور کرنی تھی۔آخر وہ میرا رقیب روسیاہ۔اوہ سوری! رقیب رو سفید ہوا۔بس پارہ چڑھ گیا بڑے صاحب کا۔فوراً جلاوطنی کا حکم دے دیا اور ہم اب کٹی پتنگ کی طرح فضا میں ڈولتے پھر رہے تھے کہ آپ نے یہاں رہائش کا بندوبست کردیا۔اور ہم بھی سوچ رہے تھے کہ یہ ساری بارات آخر کس کی مہمان بنے گی۔اب کم از کم رہائش اور کھانے پینے کا خرچہ تو آپ کے ذمہ ہوگا اور ہمارا کیا ہے جب تک بڑے صاحب کا غصہ دور ہوگا ہم تفریح ہی کرلیں گے۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اوہ! مطلب ہے کہ تم بتانا نہیں چاہتے۔بہرحال میں تمہیں تفصیل بتادوں۔اگر آپ لوگ میری مدد " کرنا چاہیں تو ٹھیک ہے۔ورنہ جتنے دن آپ یہاں رہنا چاہیں خوشی سے رہیں۔" کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

مجھے پتہ ہے کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔یہی ناں کہ بلیک کالار کو وائٹ کالار میں بدل دیا جائے۔تو اس " میں کونسی مشکل ہے۔سفید پینٹ کا چھڑکاؤ جہاز سے جنگل پر کردیں گے اور وائٹ کالار بن جائے گا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کرنل صاحب! آپ بتائیں کہ اصل مسئلہ کیا ہے۔" جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔"

بات یہ ہے کہ ہمیں خفیہ اطلاعات ملی تھیں کہ کافرستان کے انتہائی شمالی جنگل جس کے ساحلی " کنارے پر آپ موجود ہیں اور جسے بلیک کالار کہا جاتا ہے انتہائی خطرناک اور گھنا جنگل ہے۔یہ جنگل سینکڑوں میلوں میں پھیلا ہوا ہے۔اس میں پہاڑ بھی ہیں۔دلدلیں بھی ہیں اور اس کی سرحدیں کافرستان کے علاوہ دو اور ملکوں ناکال اور بورما سے ملتی ہیں۔یہ پتا چلا کہ بلیک کالار میں کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم نے انتہائی خفیہ لیباٹری بنائی ہوئی ہے۔انہوں نے کافرستان کے دس ٹاپ سائنسدانوں کو بھی اغوا کرلیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ پورے ایشیا کے فضائی راستوں کو بھی کنٹرول کر رہے ہیں۔ہمارے سائنسدان بھی اسی طرح اغوا کیے گئے کہ ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے لیے وہ طیارے سے جارہے تھے کہ اچانک طیارہ فضا میں غائب ہوگیا۔بعد میں ایکریمیا کہ سٹلائٹ کے ذریعے اتنا پتا چلا کہ طیارے کا ملبہ بلیک کالار کے ساحل کے قریب موجود ہے۔چنانچہ یہاں ٹیمیں بھیجی گئیں تو یہ اطلاع ملی کہ طیارہ یہاں صحیح سالم اترا تھا۔بعد میں اسے بم بلاسٹ سے تباہ کیا گیا ہے اس طرح کہ جیسے طیارہ اوپر سے گر کر تباہ ہوا ہو۔ایسے شواہد ملے کہ سائنسدان زندہ ہیں

اور انہیں اغوا کیا گیا ہے۔چنانچہ جنگل میں ملٹری نے چھان بین کی۔لیکن کچھ پتہ نہ چلا تو یہ کیس مجھے ریفر کر دیا گیا۔مجھے یہاں آئے ہوئے دس روز ہوگئے ہیں۔زیرو فورس کے ساتھ مل کر میں نے بھی حتی الوسع پورا علاقہ چھان مارا ہے۔لیکن اس لیباٹری کا ہلکا سا اشارہ بھی نہیں ملا اور اب ناکامی کی پیدا ہوئی تو مجھے خیال آیا کہ عمران سے بات کی جائے۔کیونکہ میں نے دیکھا ہے صورتحال کہ جہاں عقل کی سرحد ختم ہوتی ہے۔وہاں سے عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی آگے بڑھ جاتی ہے۔ اب یہ اتفاق ہے کہ آپ لوگ قریب ہی مل گئے اور عمران نے یہاں اترنے کی مہربانی کی۔"
کرنل فریدی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔سارے ممبرز بڑے اشتیاق بھرے انداز میں یہ تفصیلات سن رہے تھے۔لیکن عمران کرسی سے پشت لگائے آنکھیں بند کیے یوں پڑا ہوا تھا جیسے گہری نیند سو رہا ہو۔"کرنل فریدی صاحب! مسئلہ یہ ہے کہ ہم سرکاری ملازم ہیں ظاہر ہے چیف باس کے احکامات کے بغیر تو ہم کسی مشن میں حصہ نہیں لے سکتے۔البتہ عمران صاحب کا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس لیے وہ ذاتی طور پر جو چاہیں کرسکتے ہیں۔" صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔"میں سمجھتا ہوں۔آپ ٹرانسمیٹر پر اپنے باس سے بات کرلیں اگر آپ کو وہ اجازت دیں تو ٹھیک ہے۔ورنہ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔" کرنل فریدی نے زیرلب مسکراتے ہوئے جواب دیا کیونکہ اسے بہرحال معلوم تھا کہ اجازت دینے والا صاحب تو کرسی پر آنکھیں بند کیے دراز ہے۔"ان کے باس کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔وہ تو انہیں جلا وطن کر ہی چکا ہے۔اب چاہے یہ بلیک کالار میں مرتے ہیں یا وائٹ کالار میں۔اس کی بلا سے۔" عمران نے یکلخت آنکھیں

کھولتے ہوئے کہا۔"تم نے باس کے خلاف اب کوئی بات کی تو میں تمہارا منہ نوچ لونگی۔ سمجھے۔
کرنل صاحب! میں باس کے بعد سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہوں۔ آپ مجھے ٹرانسمیٹر دیں تاکہ میں
باس سے بات کرلوں۔ اگر وہ راضی ہوجاتے ہیں تو ٹھیک۔ ورنہ ہم معافی چاہیں گے۔" جولیا نے
کہا۔"ٹھیک ہے۔یہ ضروری بھی ہے۔" کرنل فریدی نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر جولیا کے سامنے رکھ
دیا۔"اگر آپ محسوس نہ کریں تو۔" جولیا نے قدرے شرمندہ لہجے میں کرنل فریدی کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔میں ذرا اپنے آدمیوں تک ہو آؤں۔ آپ بات کرلیں۔" کرنل
فریدی نے سر ہلاتے ہوئے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔"وہ کپتان صاحب تو یہاں ہوں گے۔اور
میرے خالہ جاد بھی۔" عمران نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔"خالہ جاد تو نہیں ہے۔البتہ کیپٹن حمید
موجود ہے۔ آؤ تمہیں ملا لاؤں۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔"نہیں عمران! تم یہیں رہو
گے۔شاید باس تم سے بات کرنا چاہے۔ آپ کرنل صاحب۔" جولیا نے سخت لہجے میں عمران سے
کہا۔"یہ اچھی زبردستی ہے۔ نکاح سے پہلے ہی یہ انداز ہیں تو بعد

میں تو کان پکڑوادوگی۔" عمران نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔"یُو شٹ اپ نانسنس! جو منہ میں آتا
ہے بک دیتے ہو۔" جولیا پھٹ پڑی۔ظاہر ہے کرنل فریدی وہیں موجود تھا۔"اب میں تو کرنل
صاحب شٹ بھی ہوچکا اور اپ بھی۔اس لیے اب کیپٹن حمید سے مل کر کیا کروں گا۔ آپ جائیں اللہ
کے حوالے۔اور میں جولیا کہ حوالے۔جو کرے سو بھرے۔" عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ

دلدل میں گردن تک دھنس چکا ہو۔اور آخری بار اس کے ہونٹ ہل رہے ہوں۔کرنل فریدی مسکراتا ہوا کندھے اُچکا کر خیمے سے باہر نکل گیا۔"یہ تم دوسرے لوگوں کے سامنے بھی بکواس کرنے سے باز نہیں آتے۔اگر تمہیں اپنی عزت کا خیال نہیں ہے تو کم از کم دوسروں کا تو خیال رکھنا چاہیے۔" جولیا نے کرنل فریدی کے جاتے ہی پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔"دوسرے لوگ۔ ارے یہ تو تمہارے ساتھی ہیں۔دوسرے لوگ کہاں سے آگئے۔" عمران نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔جولیا چند لمحے بیٹھی دانت پیستی رہی اس کا چہرہ بتا رہا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کررہی ہو۔"چھوڑو مس جولیا! آپ اپنا کام کریں۔اس سے منہ نہ لگایا کریں۔ یہ اس قابل بھی نہیں کہ آپ اس سے بات کریں۔" اچانک تنویر نے کہا۔

بالکل بالکل مس جولیا! ہائے کتنی حسرت سے تنویر نے کہا ہے مس جولیا۔بہرحال یہ واقعی اس قابل " ہے کہ تم صرف اس سے بات کرلیا کرو۔باقی بندہ تو جس قابل ہے وہ تم جانتی ہی ہو۔" عمران نے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا۔"تم پکے سور ہو۔پکے سور۔" جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔"ابھی کہاں پکا ہوں۔اللہ میاں نے کچا ہی اتار لیا تھا۔اس لیے تو پکنے کے لیے پوٹاش کی ضرورت پڑی ہے اور پوٹاش سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ہے بھی مونث۔اب کیا کروں تم پکنے پر مانتی ہی نہیں۔" عمران کی زبان ایک بار پھر چل نکلی۔"مس جولیا! وہ ٹرانسمیٹر۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا جو ایک بار پھر عمران پر آنکھیں نکال رہی تھی سر جھٹکتے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گئی۔"یااللہ!

اس روسیاہ کو عقل دے دینا۔ کہیں یہ جنگل اور جولیا کا نام سن کر بھڑک نہ جائے۔ آخر دونوں کا آغاز ج سے ہی ہوتا ہے۔" عمران نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ وہ سب ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ تھے۔ جولیا نے جلدی سے ایکسٹو کی فارن فریکونسی سیٹ کی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کردیا۔ "ہیلو۔ ہیلو۔ جولیا کالنگ۔ اوور۔" جولیا نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کردیا۔

یس ایکسٹو اٹنڈنگ۔ تمہارا جہاز بلیک کالار کے ساحل پر کیوں اُتر گیا ہے۔ اوور؟" دوسری طرف سے " ایکسٹو کی انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔ اور جولیا کی آنکھیں تو جو پھٹی تھیں سو پھٹیں۔ لیکن باقی سب ممبران کا یہی حشر ہوا۔ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ایکسٹو کو ان کے جہاز کے اترنے اور پھر جگہ کا بھی علم ہوگا۔ صرف عمران آنکھیں بند کیے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے کوئی جلالی قسم کا چلّہ کر رہا ہو۔ "باس! ہمیں تو معلوم ہی نہیں ہوا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر کرنل فریدی سے بات کی اور پھر پائلٹ کو کہہ کر یہاں اتر گیا۔ اوور۔" جولیا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ "عمران کہاں ہے۔ اس سے بات کراؤ۔ اوور۔" ایکسٹو کی کرخت آواز سنائی دی۔ "مم۔ مم۔ میں بات نہیں کرتا۔ یہ تو کاٹ کھانے کو بیٹھا ہوا ہے اور میرے جسم پر ابھی فالتو گوشت نہیں چڑھا۔" عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ "میں کہتی ہوں باس سے بات کرو۔ ورنہ میں تمہیں شوٹ کردونگی۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ "ارے باپ رے۔ تمہارے دانت تو اس سے بھی زیادہ تیز ہیں۔" عمران نے اور

زیادہ خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھکر جولیا کے ہاتھ سے مائیک لے لیا۔"یس۔جہاں پناہ ظل الہی۔ شہنشاہ جہاں۔رُوح رواں۔

آخر میں کاں کاں۔اب اور کیا کروں۔اس سے زیادہ ہم قافیہ القاب مجھے یاد ہی نہیں آرہے۔اوور۔" عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جولیا سمیت تمام ساتھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔ کیونکہ وہ تو اس بات کا تصور بھی نہیں کرسکتے تھے کہ عمران ایکسٹو کے ساتھ بات کرتے ہوئے اس حد تک چلا جائے گا۔"یُو شٹ اپ! تم کیا سمجھ رہے ہو بلیک کالار پہنچ کر تم میرے ہاتھوں سے بچ سکو گے۔میں چاہوں تو تم یہاں خارش زدہ کتے کی طرح سسک سسک کر مر جاؤ۔سمجھے۔مجھ سے ہوش میں رہ کر بات کیا کرو۔اوور۔" ایکسٹو کا لہجہ ایسا تھا کہ سارے ساتھیوں کے جسموں میں خوف کی سرد لہریں سی دوڑنے لگیں۔"واہ کمال ہے۔آج پتا چلا کہ آپ بھوتوں کے خاندان سے ہیں کہ پاکیشیا سے بلیک کالار تک آپ کے ہاتھ لمبے ہوسکتے ہیں۔سنا جولیا تم نے! تم بھوت کی سیکنڈ چیف ہو۔ اس کا تو مطلب ہوا بُھتنی۔ارے باپ رے۔میں کس مصیبت میں پھنس گیا۔ناں بھائی ناں۔بُھتنی کے لیے تنویر ہی ٹھیک ہے۔مجھے تو خوف سے بخار ہو جائے گا۔اوور۔" عمران کی بکواس اور زیادہ ہوگئی۔"صفدر۔اوور۔" اچانک ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔"لو بھئی صفدر! مبارک ہو۔تم ہی بات کرو اس لمبے ہاتھوں والے سے۔" عمران نے مائیک صفدر کی طرف

بڑھاتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے اس کی جان کسی بہت بڑی مصیبت سے چھوٹ گئی ہو۔"یس سر۔یس سر۔اوور۔" صفدر نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔"عمران کی کھوپڑی پر گن کر دس چپتیں مارو۔اس کے ہوش ٹھکانے نہیں ہیں۔اور اگر یہ پھر بھی باز نہ آئے تو شوٹ کردو۔اوور۔" ایکسٹو کا لہجہ بے حد سرد تھا۔"ارے ارے۔دس چپتیں۔اور وہ بھی صفدر کی گنتی۔خدا کی پناہ! صفدر کو دس کی گنتی آتی تو اب تک ایکس ٹِن نہ بن چکا ہوتا۔مم۔مم۔مجھے دکھاؤ مائیک۔مجھے دکھاؤ۔اوور۔" عمران نے جلدی سے صفدر کے ہاتھ سے مائیک چھینتے ہوئے کہا۔اس بار وہ بے حد خوف زدہ معلوم ہورہا تھا۔عمران نے صفدر کے ہاتھ سے مائیک جھپٹا ہی تھا کہ اچھل کر تیزی سے ایک طرف ہٹا اور صفدر کا ہاتھ پوری قوت سے پاس بیٹھے ہوئے تنویر کے سر پر پڑا۔چپت کی زوردار آواز کے ساتھ ہی تنویر غصے سے چیختا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔اور اس نے پوری قوت سے صفدر کے سینے پر ٹکر مارنی چاہی۔ لیکن صفدر بجلی کی تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور تنویر منہ کے بل فرش پر جا گرا۔"واہ واہ! دس میری طرف سے بھی مار دینا۔اوور۔" عمران نے جان بوجھ کر مائیک آن کرتے ہوئے کہا۔"میں تمہیں گولی مار دونگا۔میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔" تنویر

بڑی طرح چیختا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔"یہ کیا ہو رہا ہے۔اوور۔" دوسرے لمحے ایکسٹو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔اس کی آواز میں ایسی غراہٹ تھی کہ تنویر سمیت سب لوگ مجسموں کی طرح ساکت ہوگئے۔"جناب! آپ نے حکم ہی ایسا دے دیا تھا کہ سب ساتھیوں کے سروں پر چپتیں مارو۔چنانچہ صفدر نے پہلی چپت تنویر کے سر پر مار دی۔آپ کو سوچ سمجھ کر حکم دینا چاہیے تھا۔سیکرٹ سروس کے ارکان اب چپتیں کھانے کے قابل ہی رہ گئے ہیں۔اوور۔" عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا اور سب ساتھی چونک کر عمران کو دیکھنے لگے۔"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔اگر تم میں ذرا بھی عقل آجائے تو مجھے ایسا حکم دینے کی ضرورت ہی نہ رہے۔اوور۔" ایکسٹو نے جواب دیا۔"تو آپ نے حکم اس لیے دیا ہے کہ دس چپتیں کھانے کے بعد مجھ میں ذرا سی عقل آجائے گی۔لیکن جناب! میں تو آپ کو بہت عقلمند سمجھتا ہوں۔مطلب یہ کہ آپ روزانہ کتنی چپتیں کھاتے ہیں۔اوور۔" عمران نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا اور اب اس کے چہرے پر سنجیدگی کی بجائے دوبارہ شرارت ناچنے لگی تھی۔"تم پھر بکواس پر اُتر آئے عمران! میں صرف اس وجہ سے تمہارا لحاظ کرتا ہوں کہ تمہاری حماقتیں کبھی کبھی پاکیشیا کے لیے فائدہ مند

ثابت ہوتی ہیں۔لیکن تم جانتے ہو کہ میں جس وقت بھی چاہوں تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی ہو سکتا ہے۔اوور۔" ایکسٹو کا لہجہ اس بار کرخت ہوگیا۔"ارے باپ رے۔آپ تو واقعی ظالم آدمی ہیں۔میں بھی سوچ رہا تھا کہ آپ کتنا موٹا آٹا کھاتے ہیں۔ظاہر ہے گولیوں سے بنائی گئی چھلنی میں موٹا آٹا ہی

چھنتا ہوگا۔اوور۔" عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔"جولیا کو مائیک دو۔اوور۔" دوسری طرف سے
ایکسٹو نے کہا اور عمران نے جولیا کو شرارتی انداز میں آنکھ مارتے ہوئے اسے مائیک پکڑا دیا۔"یس
سر۔جولیا سپیکنگ۔اوور۔" جولیا نے مائیک پکڑتے ہی سہمے انداز میں کہا۔"جولیا! تم سب عمران کو
وہیں چھوڑ کر واپس آجاؤ۔اب اس کی روح ہی بلیک کالار سے واپس آئے گی۔اس کا جسم بہرحال
وہیں دفن ہوجائے گا۔ کرنل فریدی سے معذرت کر لینا۔اوور۔" دوسری طرف سے ایکسٹو نے بڑے
سرد لہجے میں کہا اور جولیا کو بے اختیار جُھرجھری آگئی۔ کیونکہ اس کا ایمان تھا کہ ایکسٹو جو فیصلہ کرتا
ہے اس پر عملدرآمد بھی کرلیتا ہے۔"جج۔جج۔جناب! عمران کی طرف سے معافی چاہتی ہوں۔ہم اُسے
اپنا ساتھی سمجھتے ہیں۔آپ معاف کردیں۔میں اُسے سمجھا لونگی۔اوور۔" جولیا نے رو دینے والے لہجے

میں کہا۔"نہیں! اب وہ بدتمیزی اور گستاخی کی انتہا پر پہنچ چکا ہے۔اب اُسے معاف نہیں کیا جاسکتا۔جو
میں کہہ رہا ہوں۔ویسا ہی کرو۔اوور۔" ایکسٹو کا لہجہ بدستور سرد تھا جیسے وہ عمران کی موت کا فیصلہ
کرچکا ہو۔"عمران! ادھر آؤ اور باس سے معافی مانگو۔اوور۔" اچانک جولیا نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں
ایک طرف سر جھکائے کھڑے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔"بب۔بب۔باس! مس جولیا کی معافی
قبول کرلیں۔نہیں تو بے چاری ساری عمر بیوہ رہ جائے گی اور میری روح اس کو مغموم دیکھ کر بلبلاتی
رہے گی۔اوور۔" عمران نے بڑے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے اس انداز اور گفتگو پر
صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔"تم واقعی احمق ہو۔بہرحال جولیا کہ کہنے پر میں آخری بار تمہیں معاف

کررہا ہوں۔اوور۔" ایکسٹو نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے ہنسی ضبط کررہا ہو۔" ششش۔ شکریہ باس! آپ واقعی رحمدل اور شہنشاہ ہیں۔اوور۔" عمران نے کہا۔"سنو! اب بکواس بند کرو اور یہ بتاؤ کہ کرنل فریدی کیا چاہتا ہے۔اوور؟" ایکسٹو کا لہجہ ایک بار پھر سرد پڑ گیا۔"اس کے ملک کے سائنسدان اغوا ہوگئے ہیں۔وہ انہیں تلاش کرنا چاہتا ہے۔میں نے تو اسے بڑا سمجھایا ہے کہ سائنس دانوں کو

صفحہ نمبر

تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے اور بنالو۔لیکن وہ مانتا ہی نہیں۔اوور۔" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔"تمہیں ڈاکٹر کرمانی اور ڈاکٹر رضا کا اغوا یاد ہے۔اوور؟" ایکسٹو نے پوچھا۔"اوہ ہاں سر! وہ دو ماہ پہلے غائب ہوچکے ہیں۔اوور۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔"مجھے ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ انہیں اغوا کرکے بلیک کالار میں کسی خفیہ لیبارٹری میں رکھا گیا ہے۔اور مجھے یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ کرنل فریدی بلیک کالار میں وہ لیبارٹری تلاش کرنے میں ناکام ہوچکا ہے۔جب کہ پہلے میں نے سوچا تھا کہ اگر وہ تلاش کرلے گا تو ظاہر ہے ہمارے سائنسدان بھی مل جائیں گے۔لیکن اس کی ناکامی کی رپورٹ ملتے ہی میں نے سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانے کا فیصلہ کیا۔چنانچہ بظاہر تمہیں تفریح کے لیے بھیجا گیا ہے۔لیکن جان بوجھ کر بلیک کالار کے اوپر سے گزرنے والے راستے کا چناؤ کیا گیا تھا تاکہ تم کرنل فریدی سے جاملو۔کیونکہ اگر یہاں سے اصل مشن کا بتا دیا جاتا تو تمہارا جہاز راستے میں ہی اڑا دیا جاتا۔اگر کرنل فریدی تمہیں چند لمحے اور کال نہ کرتا۔تو میں تمہیں آرڈر دینے

والا تھا۔اس لیے اب تم نے سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر اس لیبارٹری کا سراغ لگانا ہے اور اپنے دونوں سائنسدانوں کو واپس لانا ہے۔وہ ہمارے ملک کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ان کے اچانک اغوا سے "پاکیشیا کا ایک اہم ترین پراجیکٹ ادھورا رہ گیا ہے۔اوور۔

ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔"اوہ سر! یہ بلیک کالار پر اترتے ہوئے بھی ہمارا جہاز تباہ ہوسکتا تھا۔یہ تو آپ نے نہیں سوچا۔اوور۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔"کرنل فریدی وہاں موجود ہے۔ اس لیے وہ لوگ کیموفلاج ہوچکے ہیں۔ورنہ ان کی لیباٹری کو آسانی سے ٹریس کرلیا جاتا۔اس لیے مجھے معلوم تھا کہ وہ وہاں ایسی کوئی حرکت نہ کریں گے۔اور اب بھی وہ اسی طرح رہیں گے۔تم نے اپنی کوششوں سے اس لیباٹری کو ٹریس کرنا ہے۔ضروری اسلحہ وغیرہ تمہیں جہاز کے پائلٹ سے مل جائے گا۔وہ بھی سیکرٹ سروس کے اور شعبے کا اہم رکن ہے۔وہ بھی اس مشن میں تمہارا شریک رہے گا۔اوور اینڈ آل۔" ایکسٹو نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔"لو برادران اور مس جولیا! کرلو تفریح۔ ہم خوش ہورہے تھے کہ بڑی مشکل سے تفریح کا موقع ملا ہے۔مگر اب جنگلوں میں سر کھپاتے رہو۔" عمران نے بٹن آف کرکے مائیک بند کرتے ہوئے رو دینے والے لہجے میں کہا اور یوں واپس کرسی پر ڈھیر ہو گیا جیسے ہزاروں من کا وزن اس اکیلے کے سر آن پڑا ہو۔"اداکاری مت کرو۔مجھے یقین ہے کہ تمہیں پہلے سے علم تھا اس مشن کے بارے میں۔ورنہ تم کبھی بھی جہاز کو یہاں

نہ اترواتے۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔"ارے تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔میں نے اس رازداری کے لیے

کارڈ بھی نہیں چھپوائے تھے۔" عمران نے اور زیادہ رو دینے والے لہجے میں کہا۔"کیا میں اندر آسکتا ہوں؟" اچانک دروازے سے کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔"آپ بھی آجائیں جناب! بس آپ ہی کی کمی رہ گئی تھی۔عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔دوسرے لمحے کرنل فریدی مسکراتا ہوا اندر آگیا۔"کیا بات ہے۔تمہاری شکل پر بارہ کیوں بج رہے ہیں؟" کرنل فریدی نے مسکرا کر عمران سے پوچھا۔"بارہ نہیں۔ساڑھے بارہ کہو۔بارہ کا ہندسہ تو تمہارے اسٹنٹ کیپٹن حمید کے لیے مخصوص ہے۔" عمران نے جواب دیا اور کرنل فریدی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔"کرنل صاحب! ہمارے چیف باس نے ہمیں آپ کے ساتھ مشن پر کام کرنے کی اجازت دے دی ہے۔" جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔"اوہ ویری گڈ! یہ ہوئی ناں بات۔میری طرف سے اپنے چیف باس کا شکریہ ادا کر دیجیے گا۔" کرنل فریدی نے بڑے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔"لیکن ایک شرط بھی لگا دی ہے ساتھ۔" عمران نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔"شرط۔کیسی شرط؟" کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

جب کہ باقی ساتھی بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔ کیونکہ ایکسٹو نے تو کوئی شرط نہیں لگائی تھی۔"شرط یہ کہ ہم لوگ تم سے علیحدہ رہ کر کام کریں گے۔" عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔"لیکن اس کا فائدہ! اکھٹے رہنے سے تو فائدہ ہوسکتا تھا مگر۔" کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔"فائدہ اور نقصان تو وہی جانے۔ہم تو حکم کے غلام ہیں۔" عمران نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا۔عمران کا فقرہ سن کر جولیا کا چہرہ کھل اٹھا۔کیونکہ ایکسٹو کے سامنے چاہے عمران نے کتنی ہی بکواس کیوں نہ کی ہو۔مگر کرنل فریدی کے سامنے اس نے اپنے آپ کو ایکسٹو کا غلام کہہ کر اس کی عزت افزائی کی تھی۔"ٹھیک ہے۔تمہاری مرضی۔مجھے تو بہرحال اپنے سائنسدان چاہییں۔چاہے تم اکھٹے رہ کر کام کرو یا علیحدہ۔" کرنل فریدی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔"ایک شرط میری بھی ہے۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔"وہ کیا۔" کرنل فریدی نے مزید چونکتے ہوئے کہا۔"وہ وعدہ یاد ہے۔وہ مولانا والا۔" عمران نے اپنی طرف سے سرگوشی کرنے کی کوشش کی۔لیکن ظاہر ہے کہ آواز اتنی اونچی تھی کہ سب نے سن لی۔

ارے ہاں! ضرور ضرور۔" کرنل فریدی نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔"بس پھر ٹھیک ہے۔اب تم دیکھنا کہ میں اس لیبارٹری کو کیسے میرج ہال میں بدل دیتا ہوں۔میں ذرا پائلٹ سے مل آؤں بے چارہ اکیلا جہاز میں بیٹھا بور ہو رہا ہوگا۔" عمران نے مسرت سے سرشار لہجے میں کہا۔"میں نے اُسے بھی کہا کہ وہ خیمے میں آجائے۔لیکن وہ کہنے لگا کہ مجھے صرف عمران صاحب کا حکم ماننے کا کہا گیا

ہے۔" کرنل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔"اچھا! ویری گڈ۔چلو ایک آدمی تو میرا حکم بھی ماننے والا پیدا ہو ہی گیا۔ورنہ میں تو حکم دینا ہی بھولتا جارہا تھا۔" عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے خیمے سے باہر چل دیا۔ کرنل فریدی بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی تو خیمے میں چلے گئے تھے۔البتہ جوزف، جوانا اور ٹائیگر وہیں رک گئے تھے۔ کیونکہ عمران نے اشارے سے انہیں وہیں رکنے کے لیے کہا تھا۔ادھر کیپٹن حمید ایک خیمے کے پاس کھڑا ہوا عمران کو کینہ توز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ان لوگوں کے اندر جانے کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا جوزف اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔وہ جوزف کو اچھی طرح واقف تھا۔ اس کے ذہن میں ایک نئی شرارت کی کھچڑی پک رہی تھی۔
ہیلو جوزف دی گریٹ۔" کیپٹن حمید نے قریب پہنچتے ہی بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔"
اوہ کیپٹن حمید۔اب جوزف کو گریٹ نہ کہو۔بغیر کریٹ کے جوزف گریٹ نہیں بن سکتا۔" جوزف " نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ظاہر ہے جہاز میں عمران نے اُسے پینے سے منع کردیا تھا۔اور

ویسے بھی اس کی جیب میں شراب کی ایک بوتل بھی نہ تھی اور وہ واقعی اپنے آپ کو بغیر شراب کے چھپکلی کی طرح حقیر سمجھ رہا تھا۔

اوہ۔تم ایک کریٹ کی بات کررہے ہو۔یہ تمہارا باس ہی ہے جو تمہیں للچاتا رہتا ہے۔آؤ میرے "
ساتھ۔میں تمہیں شراب کے ڈرموں میں ڈبو دوں گا۔" کیپٹن حمید نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔
شراب کے ڈرم۔ارے واقعی۔کک۔کک کہاں ہیں۔" جوزف شراب کا نام سنتے ہی یوں ادھر اُدھر "
دیکھنے لگا جیسے وہ دیکھ رہا ہو کہ کتنے ڈرم اس کی طرف لڑھکتے ہوئے آرہے ہیں۔

آؤ میرے ساتھ۔" کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

جوزف! باس کا حکم ہے کہ ہم یہاں ٹھہریں۔" اچانک جوانا نے کرخت لہجے میں جوزف سے مخاطب "
ہو کر کہا۔

ارے یہ کون صاحب ہیں۔تم نے تعارف نہیں کرایا۔" کیپٹن حمید نے یوں چونک کر جوانا اور ٹائیگر "
کی طرف دیکھا جیسے انہیں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

میرا نام ٹائیگر ہے اور میں عمران صاحب کا اسٹنٹ ہوں۔اور یہ جوانا ہے۔جوزف کی طرح یہ بھی "
عمران صاحب کے ساتھ رہتا ہے۔" ٹائیگر نے خود ہی اپنا اور جوانا کا تعارف کرا دیا۔

میں کرنل فریدی کا اسٹنٹ کیپٹن حمید ہوں۔" کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

اوہ اچھا! گلیڈ ٹو میٹ یو۔آپ کا تذکرہ تو کئی بار عمران صاحب"

کے منہ سے سنا ہے۔" ٹائیگر نے رسمی انداز میں کہا۔

کاپتان صاب۔وہ شراب۔" جوزف نے لڑکھڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔اُسے اس وقت سوائے شراب "
کے اور کسی سے کوئی تعلق نہ تھا۔

اوہ ہاں۔ آؤ آؤ! شراب کی یہاں کوئی کمی نہیں ہے۔" کیپٹن حمید نے کہا اور جوزف اس کے ساتھ "
چل پڑا۔اس نے ٹائیگر اور جوانا کی طرف دیکھنے تک کی زحمت نہ کی تھی۔اس بار جوانا نے بھی
اعتراض نہ کیا تھا۔کیونکہ وہ بھی کرنل فریدی اور عمران کے چرچے سن چکا تھا۔ٹائیگر بھی خاموش
رہا۔

کیپٹن حمید، جوزف کو ہمراہ لیے خیموں کے قریب پہنچا۔

تم یہیں رکو۔میں تمہارے لیے شراب کا بیرل اٹھا لاؤں۔یہاں تو کرنل فریدی نے بڑی سختی کر رکھی "
ہے۔آگے جا کر جنگل میں پیئیں گے۔" کیپٹن حمید نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

جلدی آنا۔میری جان سوکھ گئی ہے اور مجھے جاپا شاپا کی جھاڑیوں پر ناچتی ہوئی چیلیں نظر آنے لگ "
گئی ہیں۔" جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ابھی آیا۔" کیپٹن حمید نے کہا اور تیزی سے ایک خیمے میں داخل ہو گیا۔پھر اس کی واپسی بھی جلد "
ہی ہو گئی۔اس کے ہاتھ میں شراب کا ایک بیرل موجود تھا۔

اوہ۔ہو۔ہو۔واہ کاپتان صاب واہ۔" جوزف بیرل کو دیکھتے ہی ہونٹ چاٹنے لگا۔اس کی نیم خواب "
آنکھوں میں یکلخت

کی چمک سی اُبھر آئی۔

کیپٹن حمید اُسے ہمراہ لیے خیموں کے پیچھے کچھ دور گھنے جنگل میں لے آیا اور پھر جنگل میں کافی آگے پہنچ کر وہ ایک چشمے کے کنارے پہنچ گیا۔

بب۔بب۔بس کرو۔مجھے بیرل دو۔" جوزف نے بڑی بے چینی سے کہا اور کیپٹن حمید نے مسکراتے " ہوئے بیرل اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

جوزف نے بیرل یوں کیپٹن حمید کے ہاتھ سے جھپٹا جیسے کوئی بچہ اپنا پسندیدہ کھلونا لیتا ہے۔اور پھر اس نے اس کا ڈھکن کھول کر دور پھینکا اور بیرل کو منہ سے لگا کر لمبے لمبے گھونٹ لینے لگا۔

کیپٹن حمید چشمے کے کنارے پر ایک پتھر پر بیٹھ کر شرارت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔وہ چونکہ یہاں کافی عرصے سے بور ہو رہا تھا۔کرنل فریدی کم از کم زیرو فورس کی دو چار لڑکیاں ہی لے آتا تو کیپٹن حمید کا ٹائیم ہی کٹ جاتا۔لیکن وہ واقعی ہارڈ اسٹون تھا۔اس لیے سارے مرد بھرے ہوئے تھے۔ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ اس کی بیزاری اور جھنجھلاہٹ عروج پر ہوئی اور پھر سارا سارا دن وہ کرنل فریدی کے ساتھ جنگلوں کی خاک چھانتا۔کبھی کبھی جہاز پر پرواز کی جاتی۔لیکن اب تک کوئی نتیجہ نہ نکلا تھا۔اور کیپٹن حمید مرنے کی حد تک بیزار ہوچکا تھا۔اب خدا خدا کر کے اس نے سوچا تھا کہ کرنل فریدی واپس چلا جائے گا۔لیکن اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بلا لیا اور عمران سے تو کیپٹن حمید کی جان جاتی تھی۔وہ باتیں ہی ایسی کرتا تھا

کہ دماغ اپنی جگہ قائم ہی نہ رہ سکتا تھا۔یہ تو کرنل فریدی تھے جو ویسے تو مسکرانے کو بھی گناہ سمجھتے تھے۔لیکن عمران کی فضول اور احمقانہ باتیں سن کر وہ یوں قہقہے لگاتے جیسے بچے کوئی دلچسپ کہانی سن رہے ہوں اور اس بات سے کیپٹن حمید اور بھی چڑتا تھا۔

کرنل فریدی تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مصروف تھا لیکن کیپٹن حمید کی نظریں جوزف پر پڑیں اور اُسے شرارت سوجھی۔نتیجہ یہ کہ اب جوزف وہ شراب پی رہا تھا جس میں ایک مخصوص دوائی سیکس کی خاصی مقدار شامل تھی۔کیپٹن حمید نے خیمے میں جاکر یہ دوا بیرل میں ڈال دی تھی۔یہ دوا اعصاب پر شدید اثر ڈالتی تھی۔اور ایسے آدمی کو جو حکم دیا جائے۔اس کے اعصاب خودبخود اس کے مطابق حرکت کرنا شروع کردیتے تھے۔

ہو۔ہو۔ہو۔کاپتان صاب! گاڈ آپ کی کھوپڑی پر ٹانگا کی روح کی بارش کرے۔آپ نے میری سوکھی " روح تازہ کردی ہے۔" آدھا بیرل ختم کرنے کے بعد جوزف نے بے اختیار دانت نکالتے ہوئے کہا۔اور کیپٹن حمید اُسے جواب دینے کی بجائے بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔اُسے جوزف کے اعصاب کی مضبوطی پر حیرت ہورہی تھی۔جتنی مقدار اس نے سیکس کی بیرل میں ڈالی تھی۔اس کے بعد تو دو گھونٹوں میں ہی کام ہوجانا چاہیے تھا۔لیکن جوزف آدھا بیرل پی چکا تھا۔اور پہلے کی کہیں زیادہ چست اور مطمئن نظر آرہا تھا۔جوزف نے کیپٹن حمید سے بات کرکے ایک بار پھر بیرل سے منہ لگایا اور پھر اس وقت بیرل کو علیحدہ کیا جب اس کا آخری قطرہ تک

اس کے حلق میں نہ اتر گیا۔اس کے بعد اس نے بیرل کو اس طرح دور جھاڑیوں میں اچھال دیا جیسے اب اس سے کوئی دلچسپی نہ رہ گئی ہو۔اس کا چہرہ سرخ ہوچکا تھا۔لیکن وہ بجائے ڈھیلا پڑنے کے کسی چیتے کی طرح ہوشیار نظر آرہا تھا۔

" شکریہ کاپتان صاب! دو چار گھنٹے گذر ہی جائیں گے۔" جوزف نے یوں کہا جیسے اس نے شراب کے بیرل کی بجائے ایک آدھ بوتل ہی پی ہو۔

" اچھا کمال ہے۔یہ عمران تمہاری شراب کا خرچہ برداشت کرلیتا ہے۔" حمید نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر عظیم ہے کاپتان صاب! وہ گریٹ ہے۔شکاما کے جنگل کے بڑے ہاتھی سے بھی عظیم۔اس کی روح پر جوشوا دیوتا کا قبضہ ہے۔اور جوشوا دیوتا سب سے عظیم دیوتا ہے۔" جوزف نے کہا اور حمید کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلنے لگی۔اُسے یقین آگیا کہ دوائی نے جوزف پر اپنا اثر دکھانا شروع کردیا ہے۔

" تمہارا ماسٹر کماتا کہاں سے ہے۔کیا اس نے سمگلنگ کا دھندا اپنا رکھا ہے۔" حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔لیکن دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور وہ بے اختیار چیخ مار کر پتھر سے گرا اور دھڑام سے سر کے بل چشمے کے اندر جا گرا۔

" تم ماسٹر سے گستاخی کررہے ہو۔اور وہ بھی اس کے غلام جوزف کے سامنے۔اگر تم نے مجھے شراب نہ دی ہوتی تو گولی تمہاری پیشانی

پر پڑتی۔ آئندہ خیال رکھنا۔" جوزف نے ریوالور واپس ہولسٹر میں ڈالتے ہوئے کہا۔

تمہاری اور تمہارے ماسٹر کی ایسی کی تیسی۔ تم نے کیپٹن حمید پر گولی چلائی ہے۔" کیپٹن حمید نے " پانی سے باہر نکلتے ہی بری طرح چیختے ہوئے کہا۔اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکالا۔ مگر دوسرے لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور اس بار کیپٹن حمید کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور پانی میں جا گرا۔اور کیپٹن حمید کے سر پر سرخ چھپکلی کا سایہ پھیلنے لگا۔وہ دانت پیتا ہوا آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے یکلخت جوزف پر حملہ کردیا۔ جو ریوالور دوبارہ ہولسٹر میں ڈال رہا تھا۔اس کا جسم پوری قوت سے جوزف سے ٹکرایا اور جوزف پشت کے بل زمین پر گرا۔اور کیپٹن حمید نے اس پر گرتے ہی پوری قوت سے اس کی ناک پر ٹکر ماری۔ مگر دوسرے لمحے وہ یوں فضا میں اچھلا جیسے بچے گیند کو اچھال دیتے ہیں۔

تم نے جوزف دی گریٹ پر حملہ کیا ہے۔" جوزف نے یکلخت سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔اور " پھر کیپٹن حمید جیسے ہی اپنے پیروں پر کھڑا ہوا۔ جوزف کا لیفٹ ہک پوری قوت سے اس کی گردن پر پڑا۔ لیکن کیپٹن حمید نے یکلخت اُلٹی قلابازی کھائی اور نہ صرف وہ حملہ بچا گیا بلکہ اس نے جوزف کے سینے پر فلائنگ کک مار دی۔ لیکن اس بار جوزف گرنے کی بجائے لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

اسی لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ٹامی گنیں اٹھائے دس آدمی وہاں پہنچ گئے۔

ارے کپتان صاحب۔" ایک نے چیخ کر کہا۔ لیکن حمید نے سیدھا ہوتے ہی جوزف پر حملہ کیا۔ لیکن " اس بار شاید اس کے ستارے ہی گردش میں آگئے تھے۔ کیونکہ جیسے ہی اس نے اچھل کر جوزف کی پسلیوں پر کراٹے کا وار کرنا چاہا۔ جوزف تیزی سے ایک قدم دائیں طرف ہوا اور دوسرے لمحے کیپٹن حمید کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ چھپکلی کی طرح دھڑام سے نیچے گرا۔ جوزف کا ہک اس بار پوری قوت سے پسلیوں پر پڑا تھا۔

نیچے گرتے ہی حمید نے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم تیزی سے سکڑتا گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے پیٹ میں موجود آنتیں ایک دوسرے پر چڑھ گئی ہوں۔

رک جاؤ۔ ورنہ بھون دیں گے۔" ٹامی گن والے نے کہا کیونکہ جوزف کا ایک بار پھر گرے ہوئے " کیپٹن حمید پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔

ہوں۔ اسے روکو مچھر کو۔ جو سمجھتا ہے کہ ایک بیرل شراب پلا کر وہ جوزف کے ماسٹر کو بڑا بھلا کہہ " کر زندہ بچ جائے گا۔ اگر مجھے ماسٹر کا خیال نہ ہوتا تو اب تک اس کی لاش دس ٹکڑوں میں بٹ چکی ہوتی۔" جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

یہاں کیا ہو رہا ہے۔" اچانک کرنل فریدی کی غصیلی آواز سنائی دی۔"

ارے شب تار کے بچے! تم یہاں کیا کر رہے ہو۔" دوسرے لمحے عمران کی حیرت بھری آواز سنائی " دی۔

"ماسٹر! کاپتان صاحب نے آپ کی شان میں گستاخی کی ہے۔"

جوزف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا گستاخی کی ہے۔ارے میں کوئی لڑکی ہوں جو اس نے میری عفت پر ہاتھ ڈال دیا ہوگا۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے جواب دیا۔

کیپٹن حمید اب اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اس کا چہرہ تکلیف سے بگڑا ہوا تھا۔

"باس! یہ کہہ رہا تھا کہ تمہارا ماسٹر سمگلنگ کرتا ہے۔ہیروئن بیچتا ہے۔" جوزف نے ایسے کہا جیسے بہت بڑا انکشاف کر رہا ہو۔

"تو پھر کون سی آفت آگئی۔ سمگلنگ تو مرد ہی کرتے ہیں۔رہ گئی ہیروئن۔تو وہ تو کیپٹن حمید کو میں نے خود کئی بار کہا ہے کہ تمہارے پاس بہت سی ہیروئنوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے۔ایک آدھ ہمیں بھی دے دو۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں تھے۔

"حمید!تم جوزف کی عادت جانتے تو ہو۔پھر تم اس سے کیوں الجھ پڑے اور یہاں تم کیسے آئے۔

ارے یہ بیرل۔" کرنل فریدی نے حیرت سے ایک طرف پڑے ہوئے شراب کے خالی بیرل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا! میں سمجھ گیا۔ کپتان صاحب۔جوزف کو ایک بیرل شراب پلانے کے لیے یہاں لے آئے ہوں گے۔اور ان کا خیال ہوگا کہ ایک بیرل شراب پینے کے بعد جوزف مجھے گالیاں دینا شروع کر دے گا۔لیکن کپتان صاحب کو یہ علم نہیں کہ یہ جوزف تو شراب

کا سمندر ہے۔ایک بیرل سے اس میں کیا طوفان آنا تھا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو تم نے ٹی سیکس ڈال کر اسے شراب پلائی ہے حمید! کم از کم مجھے تم سے یہ امید نہ تھی۔اگر ٹی سیکس جوزف کے سر چڑھ جاتی تو یہ ہمیشہ کے لیے بیکار ہوجاتا۔" کرنل فریدی نے بیرل کے سوراخ کو سونگھتے ہوئے کہا۔

" ٹی سیکس۔اوہ کرنل صاحب! آپ فکر نہ کریں۔ٹی سیکس اس پر اثر نہیں کرتی۔جس نے شیلالی کے ڈھیر چباتے ہوئے ہوں اسے ٹی سیکس نے کیا کہنا ہے۔اس نے تو اور لطف دیا ہوگا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ٹی سیکس انتہائی خطرناک دوا ہے۔اعصاب کو ہمیشہ کے لیے مردہ کردیتی ہے۔ویسے مجھے حیرت ہے کہ یہ دوا پینے کے باوجود جوزف نہ صرف اپنے حواس میں ہے۔بلکہ اس نے حمید کو بھی گرادیا ہے۔" کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ کرنل فریدی! یہ جوزف دی گریٹ ہے۔افریقہ کے جنگلوں کا شہزادہ! جس کو پیدائش کے وقت گھٹی ہی ٹی سیکس کی دی گئی ہوگی۔ٹی سیکس شیلالی کی جڑوں سے ہی تو نکالی جاتی ہے۔" عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار کرنل فریدی کے ساتھ ساتھ حمید کی آنکھیں بھی پھیلتی گئیں۔

" تم نے میری اجازت کے بغیر شراب کیوں پی۔جب کہ میں نے تمہیں منع کردیا تھا۔" عمران نے اچانک جوزف پر آنکھیں نکالتے

ہوئے کہا۔

مم۔مم۔ماسٹر! میری روح سوکھ رہی تھی۔" جوزف نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔"

ایک سو ڈنڈ۔ابھی اور اسی وقت۔میں تمہاری روح کو ابھی تازہ کردیتا ہوں۔" عمران نے غصیلے لہجے "

میں کہا۔

بب۔بب۔باس۔" جوزف نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔"

دو سو۔" عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور جوزف نے فوراً ہی سب کے سامنے ڈنڈ نکالنے "

شروع کردیئے۔

زیرو فورس کے لوگ حیرت سے اس قوی ہیکل کو اس فرمابرداری سے ڈنڈ نکالتے ہوئے دیکھنے لگے۔

انہیں شاید تقین نہ آرہا تھا کہ یہ وحشی اس حد تک بھی فرمابردار ہوسکتا ہے۔

جانے دو عمران! کافی ہوگئی ہے۔اس بیچارے کا تو قصور نہیں تھا۔شرارت تو حمید نے کی تھی۔" "

کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے جوزف کی سفارش کی۔

کیپٹن حمید ابھی تک خیمے کے ساتھ بنی ہوئی جھیل کے کنارے پتھر پر کھڑا ہوا تھا۔اور زیرو فورس

کے افراد ایک طرف کھڑے تھے جوزف کو ڈنڈ نکالتے دیکھ کر کیپٹن حمید کے چہرے پر بھی ہلکی

سی شرمندگی کے تاثرات موجود تھے۔

جوزف مسلسل ڈنڈ لگائے چلا جا رہا تھا۔وہ ہر ڈنڈ کے بعد اُمید بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتا۔لیکن عمران نے جان بوجھ کر اپنا رُخ دوسری طرف موڑ دیا تھا۔

پھر ڈنڈ نکالتے نکالتے اچانک جوزف بڑی طرح چیختا ہوا اچھلا جیسے کوئی بھوکا عقاب کسی پرندے پر جھپٹتا ہے اس طرح وہ ہوا میں تیرتا ہوا پتھر پر کھڑے کیپٹن حمید کی طرف بڑھا۔حمید بوکھلا کر پتھر سے نیچے اتر آیا۔لیکن دوسرے لمحے عمران، کرنل فریدی اور زیرو فورس کے افراد کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔پتھر کے کنارے پر ایک بڑا خوفناک گھڑیال ابھرا تھا اور جوزف نے اسی پر چھلانگ لگائی تھی۔پھر اس خوفناک گھڑیال اور جوزف کے درمیان ایسی جنگ شروع ہو رہی تھی جیسے دو خونی درندے آپس میں لڑ رہے ہوں۔گھڑیال کا غار نما منہ کُھلا ہوا تھا اور اس کے جبڑوں سے بے شمار تیز دانت چمک رہے تھے۔وہ جوزف کی گردن چبانا چاہتا تھا۔جب کہ جوزف نے اپنا بازو اس کے منہ میں دے کر اُسے یکلخت اٹھا کر نیچے پتھر پر پٹخ دیا۔وہ بڑی طرح آپس میں گُتھے ہوئے تھے اور مسلسل اُلٹ پلٹ ہو رہے تھے۔پھر جوزف نے اس کے دونوں جبڑے پکڑ کر پوری قوت سے چیخ مارتے ہوئے کئی انچوں تک چیر ڈالے۔اور جبڑے چرتے ہی گھڑیال نے چیخ ماری اور یکلخت پلٹ کر جھیل کے پانی میں ڈوبتا چلا گیا۔جوزف نے اُسے تیزی سے پکڑنے کی کوشش کی لیکن پانی کی وجہ سے پتھر چکنا تھا اس لیے اس کا پیر پھسل گیا اور گھڑیال کا جسم اس کے ہاتھ نہ آسکا۔

جوزف تیزی سے اٹھا اور واپس مڑا۔اس کے بازوؤں کی مچھلیاں ابھی تک پھڑک رہی تھیں۔کرنل فریدی، کیپٹن حمید اور زیرو فورس کے آدمی گو اسلحہ ہاتھ میں لیے کھڑے تھے لیکن جوزف کی وجہ سے وہ گھڑیال

پر فائر نہ کھول سکتے تھے۔

عمران اسی طرح بے نیازی سے کھڑا یوں دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سامنے حقیقت کی بجائے کوئی فلم چل رہی ہو۔

جوزف خاموشی سے واپس اپنی جگہ آیا اور ایک بار پھر اس نے ڈنڈ نکالنے شروع کر دیئے۔

ایک سو ڈنڈ اور۔تم سے ایک گھڑیال نہیں مارا گیا۔" عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔"

مم۔مم۔ماسٹر!وہ میرے ہاتھوں سے پھسل گیا تھا۔" جوزف نے ڈنڈ نکالتے ہوئے انتہائی سہمے " ہوئے لہجے میں کہا۔

شراب کی بوتل تو تمہارے ہاتھوں سے کبھی نہیں پھسلی۔" عمران کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا۔"

ارے ارے رُک جاؤ جوزف! تم واقعی عظیم ہو۔اگر تم اس طرح گھڑیال پر حملہ نہ کرتے تو کیپٹن " حمید کی جان نہ سہی، کم از کم ٹانگ ضرور چبا لی جاتی اور کیپٹن حمید ساری عمر کے لیے معذور ہو جاتا۔ تم نے جس طرح کیپٹن حمید کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈالی ہے حالانکہ حمید اور تمہارے درمیان

ابھی لڑائی ہو چکی ہے۔تمہاری عظمت کے نقوش میرے دل میں گہرائیوں میں نقش ہو گئے ہیں۔"
کرنل فریدی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
مم۔ماسٹر۔" جوزف نے رُکے بغیر کہا۔"
اسی لمحے کیپٹن حمید جو ابھی تک حیرت سے بت بنا کھڑا تھا تیزی سے آگے بڑھا۔

جوزف! تم واقعی عظیم ہو۔میں اپنے رویئے پر شرمندہ ہوں۔تم نے واقعی آج میری جان بچائی "
ہے۔" کیپٹن حمید نے خلاف توقع انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔
عمران! اسے معاف کردو۔میں کہہ رہا ہوں اسے معاف کردو۔" کرنل فریدی نے عمران سے "
مخاطب ہو کر کہا۔
کیپٹن حمید درخواست کرے تو معاف کیا جاسکتا ہے۔" عمران نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔"
میں درخواست کرتا ہوں۔یہ میرا محسن ہے۔" کیپٹن حمید نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انتہائی مجبوری "
کے انداز میں کہہ رہا ہو۔
کیوں جوزف! آئندہ گھڑیال پھسلے گا تمہارے ہاتھوں سے۔" عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے "
ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔
مم۔۔۔مم۔۔۔معاف کردو ماسٹر! آخری بار معاف کردو۔" جوزف نے گھگھیائے ہوئے انداز میں "
کہا۔ویسے وہ مسلسل ڈنڈ نکالے چلا جا رہا تھا۔

اچھا رک جاؤ۔اس بار تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کی وجہ سے معاف کردیتا ہوں۔لیکن آئندہ۔" "
عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

م۔۔۔م۔۔۔ماسٹر! تم عظیم ہو۔تم بہت فراخدل ہو۔" جوزف نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔اس "
کے چہرے پر اب ایسے تاثرات تھے جیسے عمران نے اُسے معاف کر کے اس پر احسان عظیم کیا
ہو۔اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ایک بار پھر سے شدید

حیرت کے تاثرات اُبھر آئے۔اس حد تک فرمابرداری کا تو وہ تصور بھی نہ کرسکتے تھے۔

اچھا۔اب آجاؤ۔" عمران نے ایسے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے جوزف نے اس کی تعریف کرنے کی "
بجائے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا ہو۔

م۔۔۔ماسٹر! ایک بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔گھڑیال کے جسم پر گولیوں کے ایسے نشانات "
موجود تھے جیسے اُسے دو چار روز پہلے گولیاں ماری گئی ہوں۔میں نے لڑتے ہوئے خود یہ نشانات
دیکھے تھے۔" جوزف نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہوسکتا ہے کرنل فریدی کے آدمیوں نے اس پر نشانہ بازی کی مشق کی ہو۔" عمران نے منہ بناتے "
ہوئے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو جوزف! ہم میں سے کسی نے کسی گھڑیال پر گولیاں نہیں چلائیں۔" کرنل فریدی "
نے چونکتے ہوئے کہا اور اس بار عمران بھی چونک پڑا۔

کتنے نشانات تھے؟"عمران نے اس بار اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔"

" میرا خیال ہے ماسٹر! دس بارہ تو تھے اور قریب قریب جیسے ایک لائن میں گولیاں ماری گئی ہوں۔" جوزف نے جواب دیا۔

" اوہ! اس کا مطلب ہے کہ اس پر جدید اسلحہ سے فائرنگ کی گئی ہے۔اور یہ گھڑیال یقیناً اس لیبارٹری کے قریب کہیں جا پہنچا ہوگا۔" کرنل فریدی نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

" لیکن اب ہمیں گھڑیال کی زبان تو نہیں آتی کہ اس سے راستہ پوچھ لیں۔ویسے کیپٹن حمید سے پوچھ لیں۔شائد گھڑیال کی زبان جانتا ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو۔" کیپٹن حمید نے اس کے طنز کو سمجھتے ہوئے جلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم دو آدمی جھیل میں اترو اور اس گھڑیال کی تلاش کر کے اسے ہلاک کر کے لے آؤ۔میں اسے خود دیکھنا چاہتا ہوں۔" کرنل فریدی نے زیرو فورس کے دو آدمیوں سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔" دونوں آدمیوں نے کہا اور پھر ان دونوں نے ٹامی گنیں وہیں رکھ کر جھیل میں چھلانگیں لگا دیں، لیکن کافی دیر تک پانی میں تلاش کرنے کے باوجود جب انہیں گھڑیال نہ مل سکا تو وہ مایوس باہر آگئے۔

" اچھا کلیو مل گیا تھا۔بہرحال اس سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ لیباٹری واقعی موجود ہے۔" کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ٹی سیکس اور شراب کے بیرل نے جوزف کے دماغ میں لیباٹری قائم کردی " ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب خیموں کی طرف بڑھ گئے۔

عمران اپنی پوری ٹیم کے ساتھ بلیک کالار کے جنگل میں سے یوں گذر رہا تھا جیسے کہ وہ کہیں پکنک منانے جا رہے ہوں۔ جنگل کا ابھی آغاز تھا۔اس لیے وہ اتنا گھنا بھی نہ تھا اور نہ وہاں درندے تھے۔ جوزف اور جوانا نے اپنی اپنی پشت پر بڑے بڑے تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔جولیا چُست لباس پہنے عمران کے ساتھ چل رہی تھی۔جبکہ باقی ممبرز پائلٹ کے گرد اس انداز میں چل رہے تھے جیسے وہ کوئی قیدی ہو۔اس کے ہاتھ میں ٹامی گن تھی اور اس نے بھی سیاہ رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا۔ قدوقامت اور جسم کی ساخت سے وہ خاصا شاندار آدمی تھا۔اس نے اپنا نام ظفر بتایا تھا۔اس نے سب ممبروں کو یہی بتایا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کے ایک خصوصی شعبے جسے ایکشن کہا جاتا ہے کا انچارج ہے اور اس شعبے کا کام دوسرے ملکوں میں جا کر پاکیشیا کے دشمن عناصر پر کڑی نگاہ رکھنا اور انہیں ہلاک کرنا ہے۔جب کہ سیکرٹ

سروس پاکیشیا کے اندر کام کرتی ہے اور ایکشن شعبہ غیر ممالک میں کام کرتا ہے۔
لیکن تمہیں چیف باس نے اس مہم میں کیوں بھیجا ہے۔اس کی کوئی خاص وجہ؟" صفدر نے قدرے " مشکوک لہجے میں کہا۔

"ویسے تو اصل وجہ چیف کو معلوم ہوگی۔ہم تو حکم کے غلام ہیں۔ویسے جہاں تک میرا اندازہ ہے یہ مہم جنگل سے متعلق ہے اور مجھے جنگل میں کام کرنے کا خاصا تجربہ ہے۔ ظفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم جوزف سے زیادہ جنگل کے بارے میں تجربہ کار نہیں ہوسکتے وہ تو جنگل کا کیڑا ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"معلوم نہیں۔ میرا تو اندازہ ہی ہوسکتا ہے۔" ظفر نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔ویسے وہ سنجیدہ قسم کا آدمی تھا۔کم بات کرتا اور صرف سوال کا مختصر سا جواب دے کر خاموش ہوجاتا۔

"ارے تم لوگوں نے اس بچارے پائلٹ کو کیوں قیدی بنا رکھا ہے۔" عمران نے اچانک مڑ کر ظفر اور سیکرٹ سروس کے افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اور وہ سب ہنستے ہوئے ادھر اُدھر ہوگئے۔

"میں پوچھتی ہوں۔ آخر تم جا کہاں رہے ہو؟" جولیا نے جو کافی دیر سے عمران کا سر کھا رہی تھی، چڑنے والے لہجے میں پوچھا۔

"جہاں بندہ نہ بندے کی ذات ہو۔بس ہم تم ہوں اور جنگل ہو۔" عمران نے شاعرانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم آخر سیدھی بات کیوں نہیں کرسکتے۔سنو! اب اگر تم نے

اصل بات نہ بتائی تو ہم سب یہیں رک جائیں گے۔" جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

میں تو کہہ رہا ہوں کہ ان سب کو یہیں روک لو۔بس ہم تم ہوں اور جنگل ہو۔" عمران نے "
مسکراتے ہوئے کہا۔

سنو! اب ہم آگے نہیں جائیں گے۔" جولیا یکلخت پلٹی اور اس نے سیکرٹ سروس کے ارکان سے "
مخاطب ہو کر کہا۔

خیریت مس جولیا۔" صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔ "

ہم کسی اندھے کنوئیں میں چھلانگ نہیں لگا سکتے۔کم از کم ہمیں پتہ تو چلے کہ آخر ہم کہاں جا رہے "
ہیں۔اور کس مقصد کے تحت جا رہے ہیں۔" جولیا نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

مس جولیا! جب ایکسٹو نے عمران کو لیڈر کہہ دیا ہے تو اب ہم آخر کیسے انکار کرسکتے ہیں۔اور پھر آپ جانتی ہیں کہ عمران کا کوئی کام بے مقصد نہیں ہوسکتا۔" صفدر نے عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا جو اب بڑے اطمینان سے ایک درخت سے پشت لگائے کھڑا تھا اور اس کی نظریں ایک بڑی سی ندی کے پانی پر جمی ہوئی تھیں۔وہ اس ندی کے کنارے کنارے سفر کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

میرا تو خیال ہے کہ عمران یونہی جھک مار رہا ہے۔اس کے ذہن میں کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔" تنویر "
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اس کی یونہی جھک ہمیشہ نتیجے کے لحاظ سے کام کی ہی نکلتی ہے اس لیے وہ جیسے کرتا ہے اُسے "
کرنے دو۔" کیپٹن شکیل نے بھی عمران کی حمایت شروع کردی۔

تم پر تو عمران نے شاید جادو کر رکھا ہے۔ جوزف اور جوانا کی طرح بس تم بھی عمران عمران کی رٹ لگائے رکھتے ہو۔" تنویر نے منہ ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا۔

" کوئی فیصلہ ہوا۔ یا میں یہیں سو جاؤں۔" اچانک عمران نے زور سے ہانک لگاتے ہوئے کہا۔ ظفر، جوزف، جوانا اور ٹائیگر اس کے قریب خاموش کھڑے تھے۔

" چلو جولیا! خوامخواہ جی جلانے سے فائدہ؟" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے جھلاتے ہوئے انداز میں عمران کی طرف بڑھ گئی اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔

عمران نے یوں کندھے جھٹکے جیسے اُسے اتنا وقت ضائع ہوجانے پر افسوس ہو رہا ہو۔

عمران اور کرنل فریدی نے پلاننگ کی تھی کہ عمران مشرقی طرف سے جنگل میں داخل ہو اور کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت جنوبی سمت سے۔ اور وہ دونوں آخرکار ایک پوائنٹ پر جا کر مل جائیں گے اور پھر آئندہ کا لائحہ عمل وہیں طے کر لیا جائے گا۔ مشرقی سمت کا انتخاب عمران نے خود کیا تھا۔ اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت مشرقی سمت سے جنگل کے اندر داخل ہو گیا تھا۔

" آخر آپ مس جولیا کو بتا کیوں نہیں دیتے کہ آپ کا پروگرام کیا ہے۔" صفدر نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" اگر بتا دوں گا تو جنگل میں اسے کون لے جائے گا۔ سنو صفدر! جولیا کو نہ بتا دینا۔ کرنل فریدی نے بتایا ہے کہ یہاں ایک ایسا قبیلہ ہے

جو سفید فام عورتوں کا گوشت بڑی رغبت سے کھاتا ہے اور اگر اسے کوئی سفید فام عورت پیش کردی جائے تو پھر اس سے لیبارٹری کا پتہ چل سکتا ہے۔اب تم ہی بتاؤ اگر جولیا نے سُن لیا تو سارا منصوبہ ہی ختم ہوجائے گا۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن آواز بہرحال اتنی اونچی ضرور تھی کہ ساتھ چلتی ہوئی جولیا آسانی سے سُن لے۔

بکواس مت کرو۔اس قبیلے کو احمق آدمی چاہییں۔" جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر قہقہہ مار کر " ہنس پڑا۔

ابھی صفدر کی ہنسی کی بازگشت جنگل میں گونج رہی تھی کہ اچانک ایک دل ہلا دینے والی آواز فضا میں پھیلتی چلی گئی۔اور عمران اور اس کے ساتھی ٹھٹھک کر رک گئے۔انہوں نے جلدی سے اپنا اسلحہ سنبھال لیا۔آواز چند لمحے سنائی دی۔یوں لگ رہا تھا جیسے بھیانک زلزلے سے زمین دور تک پھٹتی چلی جارہی ہو۔اس کے بعد آواز تو بند ہو گئی لیکن اس کی بازگشت دور تک سنائی دیتی رہی۔

اسی لمحے سب سے آگے جاتا ہوا جوزف یکلخت چیختا ہوا پلٹا۔اس کے چہرے پر سیاہ لکیریں سی اُبھر رہی تھیں اور وہ بری طرح اپنے منہ کو نوچتا ہوا ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے، اچانک ان سب کو یہی محسوس ہوا جیسے ان کے چہروں کو کسی نے گرم سلاخوں سے داغ دیا ہو۔اسلحہ ان سب کے ہاتھوں سے گر گیا اور وہ بے اختیار چیختے ہوئے اپنا منہ نوچنے لگے۔جولیا کی چیخیں ان سب سے بلند تھیں۔جبکہ عمران نے

چیخنے کی بجائے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر اس میں موجود ایک کریم سی انگلی پر لگا کر اپنے چہرے پر پھیرنی شروع کردی۔دوسرے لمحے اس کے چہرے پر موجود شدید ترین جلن ٹھنڈک میں تبدیل ہوتی گئی۔اور عمران نے دانت بھینچ لیے۔اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے جولیا کے چہرے پر کریم ملی۔اس طرح یہ کریم چند لمحوں میں سب کے چہروں پر مل دی گئی۔اور ان کی نہ صرف چیخیں بند ہو گئیں بلکہ ان کے چہروں پر موجود سیاہ داغ بھی غائب ہوگئے۔

ان سب کے چہرے زرد ہوگئے تھے۔جوزف کی تو بری حالت تھی اس کا ہاتھی جیسا جسم بڑی طرح کانپ رہا تھا۔یوں لگ رہا تھا جیسے اُسے جاڑے کا بخار ہو گیا ہو۔اور اس کے منہ سے مسلسل کارنگا کارنگا کی آوازیں نکل رہی تھیں۔وہ یوں فضا میں ہاتھ لہرا رہا تھا جیسے کوئی بچہ پی ٹی کر رہا ہو۔

شمولی جھیل کے سرکنڈوں پر جب سنہری چیل انڈے دیتی ہے تو جھیل کا نیلا پانی سبز ہو جاتا " ہے اور اس سبز پانی میں کارنگا پیدا ہوتا ہے جو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہوتا ہے۔باس! فارگاڈسیک واپس چلو۔میں نے کارنگا کو پیدا ہوتے دیکھ لیا ہے۔" جوزف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔اس کا چہرہ خوف سے بری طرح پھڑک رہا تھا۔اور آنکھیں ابل کر باہر کو نکل آئی تھیں۔

دیکھ لیا ہے تو جا کر اُسے گدھی کا دودھ پلاؤ۔" عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور جوزف یکلخت " یوں سیدھا کھڑا ہو گیا جیسے کھلونے کی چابی ختم ہو گئی ہو۔اس کے چہرے کا پھڑکنا اور جسم کی کپکپاہٹ دور

ہو گئی تھی۔انکھین بھی اپنی جگہ واپس آگئی تھیں۔

اوہ باس! تم کیا جانو۔کارنگا واقعی گدھی کا دودھ پیتا ہے۔" جوزف کے لہجے میں بے پناہ حیرت " تھی۔

اس لیے جانتا ہوں کہ ہمارے ہاں گدھے کو کارنگا کہتے ہیں۔اور گدھا لازماً گدھی کا دودھ پی کر بڑا " ہوتا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ کیا بکواس ہے؟" جولیا نے یکلخت چڑتے ہوئے انداز میں کہا۔ "

اگر میرے پاس جیرم کریم نہ ہوتی تو اب تک تمہارا یہ خوبصورت چہرہ پوری طرح مسخ ہوچکا ہوتا " مس جولیا فٹزواٹر۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب! آخر یہ چکر کیا ہے۔پہلے وہ خوفناک آواز پھر یہ چہرے پر سیاہ لکریں اور جلن۔" " صفدر نے کہا۔

اسے بلیک کالار کہتے ہیں صفدر جان! تم تو سمجھ رہے تھے کہ ہم پکنک منانے جا رہے تھے۔" " عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

لیکن یہ کون تھے۔اور اس کا مقصد؟" صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ "

ابھی پتہ چل جاتا ہے۔" عمران نے کہا اور جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن " کر دیا۔

ہیلو۔ہیلو ہارڈ سٹون! عمران کالنگ۔اوور۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ "

یس فریدی اٹنڈنگ۔کیا بات ہے۔اوور۔" دوسری طرف سے کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔ "

فریدی! آپ نے کارنگا دیکھا ہے۔اوور۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ "

کارنگا۔وہ کیا ہوتا ہے۔اوور؟" کرنل فریدی کے لہجے میں حیرت تھی۔ "

شمولی جھیل کے سرکنڈوں پر جب سنہری چیل انڈے دیتی ہے تو جھیل کا نیلا پانی سبز ہو جاتا " ہے اور اس سبز پانی میں کارنگا پیدا ہوتا ہے جو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہوتا ہے اور یہ شہنشاہوں کا شہنشاہ گدھی کا دودھ پیتا ہے۔اوور۔" عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اوہ! اس کا مطلب ہے کہ تم نے کوئی خاص چیز چیک کرلی ہے۔کہاں ہو تم۔اوور؟" کرنل فریدی " کے لہجے میں بے پناہ جوش نمایاں تھا۔

ہم نے دیکھا تو نہیں۔صرف اس کی پیدائیش کی علامات محسوس کی ہیں۔البتہ جوزف نے اُسے پیدا " ہوتے دیکھا ہے مشرقی سمت تقریباً پانچ کلو میٹر اندر۔سرخ پتھروں والی پہاڑی سے ذرا پہلے۔فوراً یہاں پہنچ جاؤ۔میں کوشش کروں گا کہ تمہیں بھی کارنگا دکھا دوں۔اوور۔" عمران نے کہا۔

میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔ اوور۔" کرنل فریدی نے پرجوش لہجے میں کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل "
رابطہ ختم کردیا۔

یہ کرنل فریدی بھی شاید تم سے بڑا احمق ہے۔" جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔" " بب۔بب۔باس! کارنگا دوبارہ پیدا نہیں ہوسکتا۔" جوزف نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔" ارے اس کا باپ بھی دس بار پیدا ہوگا۔تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔عمران نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا اور جوزف خاموش ہوگیا۔" آپ سب اطمینان سے بیٹھ جائیں۔" عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور خود بھی وہیں گھاس پر بیٹھ گیا۔" آخر یہ سب چکر کیا ہے۔کچھ ہمیں بھی تو بتائیے۔" اچانک ظفر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔" آپ نامحرم ہیں۔اس لیے خاموش رہیے۔یہ میرا اور جولیا کا معاملہ ہے۔اللہ کی دین ہے چاہے دس دے دے چاہے ایک بھی نہ دے۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔کیونکہ جولیا کا سینڈل پوری قوت سے اس کی طرف پھینکا گیا تھا۔" ارے ارے سب کے سامنے کچھ تو۔" عمران نے گھگھیاتے ہوئے انداز میں کہا۔" اب کوئی بکواس کی تو گولی مار دونگی۔" جولیا نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا اور اٹھ کر ان سے دور ایک پتھر پر اس انداز میں بیٹھ گئی جیسے اب وہ وہاں سے کبھی نہ اٹھنے کا فیصلہ کرچکی ہو۔تقریباً ایک گھنٹے بعد قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر کرنل فریدی

کیپٹن حمید اور زیرو فورس کے دس افراد وہاں پہنچ گئے جبکہ اس دوران عمران باقاعدہ درخت کے تنے سے پشت لگائے خراٹے لیکر سوتا رہا۔اور باقی افراد عجیب و غریب واقعہ پر ایک دوسرے سے گفتگو کرتے رہے جب کہ ظفر اور جوزف بالکل خاموش رہے۔" آپ بھی کمال کے آدمی ہیں۔اس کی بکواس پر یہاں بھاگے چلے آئے۔اب دیکھیے! خود مزے سے سو رہا ہے اور ہماری چلتے چلتے ٹانگیں سوکھ گئی ہیں۔" وہاں پہنچتے ہی کیپٹن حمید نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔" کیپٹن حمید! آئندہ اگر ایسی کوئی بات کی تو مجھ سے بڑا کوئی نہ ہوگا۔تمہیں کیا حق ہے عمران کے متعلق ایسی بات کرنے کا۔عمران نے تمہاری منت تو نہیں کی تھی۔" جولیا نے انتہائی غصے سے کیپٹن حمید کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔جب کہ باقی ساتھی حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگے۔" مس جولیا! اس کی باتوں کا برا نہ منایا کیجیے اس کی تو عادت ہی ایسی ہے۔باقی عمران کے متعلق جو میں جانتا ہوں۔وہ آپ لوگ بھی نہیں جانتے۔" کرنل فریدی نے نرم لہجے میں کہا اور پھر وہ عمران کی طرف مڑ گیا۔جو ابھی تک آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔" ہاں تو عمران! کہاں ہے وہ کارنگا۔مجھے نہیں دکھاؤ گے۔" کرنل فریدی نے اونچی آواز میں کہا۔" ارے آپ کہاں سے ٹپک پڑے۔بڑا خوبصورت خواب دیکھ رہا تھا۔میں اور جولیا رمبا سمبا ناچ رہے تھے۔" عمران نے آنکھیں

کھول کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور تمہارے سر پر تڑا تڑ جوتیاں پڑ رہی تھیں۔" کیپٹن حمید سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔ "

جناب کرنل صاحب! گن کر بیچارے کے سر پر لگایا کریں۔تا کہ اسے پتہ تو چلے کہ روز کتنی " خوراک کی ضرورت پڑتی ہے۔" عمران نے کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

تم اس بات کو چھوڑو۔مجھے بتاؤ کہ وہ کارنگا کیا ہے۔" کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ "

اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے بڑے مطمئن انداز میں جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ پر ایک چھوٹا سا بٹن نظر آنے لگا۔یہ کسی انتہائی چمکدار دھات کا بٹن تھا جس میں روپہلی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔

" یہ کیا ہے؟" کرنل فریدی نے اس کے ہاتھ سے بٹن جھپٹتے ہوئے کہا۔باقی سب افراد بھی حیرت سے اس بٹن کو دیکھنے لگے۔

" یہی کارنگا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ عمران! یہ تو ٹرانسمیٹر معلوم ہوتا ہے۔انتہائی جدید قسم کا ٹرانسمیٹر۔" کرنل فریدی نے بٹن کو الٹتے پلٹتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ہاں! اسی لیے تو میں نے آپ کو بلایا تھا تاکہ ہم اکھٹے سُروں میں گانا گا کر ان لوگوں کا دل بہلا سکیں۔جنھوں نے یہ ٹرانسمیٹر میری

جیب تک پہنچایا ہے۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

کیا مطلب! تمہاری جیب میں پہنچایا ہے۔میں سمجھا نہیں۔" کرنل فریدی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے " پوچھا۔

اور عمران نے زلزلے جیسی آواز سے لے کر چہرے پر سیاہ لکیروں کے پڑنے اور پھر جیرم کریم کے استعمال تک سارے حالات بتا دیئے۔

سب لوگ تو اپنا منہ نوچنے لگے۔البتہ میں نے اس بٹن کو ہوا میں اُڑتے ہوئے اور پھر ٹھیک اپنی جیب کے اندر لینڈ کرتے دیکھ لیا تھا۔" عمران نے آخر میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا! میں سمجھ گیا۔وہ تمہاری گفتگو سننا چاہتے تھے۔لیکن اس کے لیے اتنا کھڑاک پھیلانے کی کیا ضرورت تھی۔" کرنل فریدی نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

ضرورت تھی کرنل! بغیر ضرورت تو گدھا ایک طرف اللہ تعالٰی بندر کا بچہ بھی پیدا نہیں کرتا۔یہ ہمیں آگے جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔اس لیے ہمارے چہروں پر انٹی جیرم ریز پھینکی گئیں یہ آواز اسی انٹی جیرم ریز گن کے چلنے کی تھی۔ظاہر ہے مسخ چہروں کے ساتھ ہم چیختے ہوئے واپس ہی جا سکتے تھے۔اب انہیں کیا معلوم کہ عمرو عیار کی طرح میری زنبیل میں ہر چیز موجود رہتی ہے۔" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

لیکن وہ ان ریز کی جگہ گولیاں بھی چلا سکتے تھے۔" اس بار کیپٹن حمید نے کہا۔ "

"خاموش رہو۔گولیاں چلانے کے لیے انہیں ظاہر ہونا پڑتا۔ "

کرنل فریدی نے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور کیپٹن حمید منہ بنا کر خاموش ہو گیا جب کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

لیکن اب یہ لوگ ہماری گفتگو سُن رہے ہوں گے۔اور ہمیں دیکھ بھی رہے ہوں گے۔" کرنل " فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اس لیے تو میں نے آپ کو بلایا ہے تاکہ وہ حمید کی سریلی آواز سے بھی محظوظ ہو سکیں۔البتہ آپ " بے فکر رہیں۔اگر میرے پاس جیرم کریم ہو سکتی ہے تو اس ٹرانسمیٹر سے بھی انہیں ایسی آوازیں

سنائی دے رہی ہوں گی جیسے شہد کی مکھیاں مل کر ڈسکو گیت گا رہی ہوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

" واقعی آج تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تمہارے سامنے میرا دماغ سوچنا کیوں چھوڑ دیتا ہے۔حالانکہ مجھے پہلے ہی خیال آ جانا چاہیے کہ یہ ٹرانسمیٹر صرف اندھیرے میں ہی کام کرتا ہے اسی لیے تو اسے جیب کے اندر پھینکا گیا۔ورنہ یہ زمین پر بھی پھینکا جا سکتا تھا۔

" آپ خوامخواہ مجھے بارہ بجے کا طعنہ دے رہے تھے۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔جب کہ کیپٹن حمید کا منہ اور زیادہ ٹیڑھا ہو گیا۔

" لیکن عمران صاحب! جوزف نے کیا دیکھا جو اس نے کارنگا کارنگا چیخنا شروع کردیا۔" صفدر جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا بول پڑا۔

انٹی جیرم گن کا کوئی جنگلی قسم کا ڈیزائن بنا رکھا ہو گا جنگل کے ماحول کے مطابق۔" عمران نے " مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اطمینان

بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

لیکن اس سارے بکھیڑے کا مقصد۔اب انہیں یہ تو معلوم ہوچکا ہو گا کہ ان کے اس ٹرانسمیٹر کا راز " کھل چکا ہے تو پھر وہ کیوں خاموش ہیں۔" جولیا نے کہا۔

اب یہ تو میں ان سے پوچھ کر ہی بتاؤ گا۔اگر کہو تو زائچہ بنا لوں۔لیکن میرے زائچے میں تو لکیر " ہی نہیں ہے۔" عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔اور جولیا منہ بنا کر رہ گئی۔

اس کا مطلب ہے کہ لیبارٹری کہیں قریب ہی ہے۔" کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے " ہوئے کہا۔

نہیں۔ قریب نہیں ہو سکتی۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ان کی چیکنگ پوسٹ ہو۔ بہرحال آؤ۔ اس چیکنگ " سے کم از کم اپنا بلڈ پریشر تو چیک کرا لیں۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی کے ساتھ ساتھ باقی تمام ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوتے۔

سنو! صرف میں آگے جاؤں گا۔ آپ سب نے مجھے چیک کرنا ہے مختلف ٹولیوں میں بٹ کر۔ کرنل " فریدی اپنے ساتھیوں کے ساتھ۔ اور جولیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

نہیں۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔" کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا۔ "

پھر یہ سب تو تالیاں بجاتے رہ جائیں گے۔ ہمیں ہی ساری قوالی کرنی پڑے گی۔" عمران نے کہا۔ "

اوہ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔" کرنل فریدی نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے عمران کی بات اس کی " سمجھ میں آگئی ہو اور عمران انہیں ٹاٹا کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

کرنل فریدی نے تیزی سے نگرانی کے لیے ہدایات دینی شروع کردیں اور پھر وہ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں بٹ کر ادھر اُدھر پھیلنے لگے۔ عمران ان کی نظروں میں تھا وہ کسی لاابالی نوجوان کی طرح پتھروں کو ٹھوکریں مارتا ہوا آگے بڑھا جارہا تھا۔ پھر جیسے ہی ایک درخت کے نیچے سے نکل کر اس نے قدم بڑھائے اچانک اس کی چیخ سنائی دی اور دوسرے لمحے اس کے جسم کے گرد سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ پلک جھپکنے میں عمران کا جسم دھوئیں میں چھپ گیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ

کرنل فریدی اور جولیا صورت حال کو سمجھتے یکلخت دھواں فضا میں بلند ہونے لگا۔انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دھواں عمران کے جسم کو اپنے گھیرے میں لیے اوپر کو اٹھ رہا ہو۔

کافی بلندی پر جانے کے بعد انتہائی تیز رفتاری سے جنگل کے اوپر سے گذرنے لگا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہو گیا اور وہ سب حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔کرنل فریدی کی فراخ پیشانی پر شکنیں نمایاں تھیں۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے سے چمکدار گولے کے اندر بیٹھا ہوا پایا۔ گولہ اندر سے بڑا آرام دہ تھا۔اور جس سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا وہ کسی نرم گدے نما چیز سے بنائی گئی تھی۔عمران نے محسوس کیا کہ اس کا جسم اس گدے سے چپکا ہوا تھا گولے کی دیواریں شفاف شیشے کی تھیں اور وہ چمکدار تھیں۔گولے کے اندر اس سیٹ کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔یہ گولہ ایک کافی چوڑے کمرے کے درمیان میں فرش پر رکھا ہوا تھا۔گولے کے سامنے ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آرہا تھا۔جس کے اندر تین کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔چند لمحوں بعد سر سے پیر تک سفید رنگ کے ڈھیلے لباسوں میں تین افراد اس چھوٹے کمرے میں داخل ہوئے اور عمران نے لباس کے ڈھیلا ڈھالا ہونے کے باوجود محسوس کرلیا کہ سب سے آگے آنے والی عورت ہے۔وہ درمیان والی کرسی پر بیٹھ گئی اور باقی دو اس کے دائیں

بائیں رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ان کے چہروں پر بھی سفید رنگ کے نقاب تھے۔آنکھوں پر عینکیں چڑھی ہوئی تھیں۔جن کے فریم بھی سفید رنگ کے تھے اور شیشے مرکری کوٹڈ تھے۔"

رپورٹ۔" ایک نسوانی آواز عمران کے کانوں میں گونجی۔آواز بتا رہی تھی کہ بولنے والی نہ صرف عورت ہے بلکہ بھرپور نوجوان بھی ہے۔اس کی آواز میں جوانی کا مخصوص لوچ موجود تھا۔حالانکہ اس کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔" مادام! اس کا آئی کیو لیول ٹاپ پر ہے۔جسم انتہائی مضبوط اور مکمل طور پر صحت مند ہے۔" ایک مردانہ آواز سنائی دی۔" کتنے بچے پیدا کرنے کی صلاحیت ہے اس میں۔مکمل اور توانا بچے؟" مادام نے سرد لہجے میں پوچھا اور عمران بے اختیار آنکھیں جھپکانے لگا۔" مکمل۔توانا اور صحت مند چار سو بچے پیدا کئے جاسکتے ہیں۔" اسی مردانہ آواز نے رپورٹ دی۔" ارے باپ رے۔ چار سو بچے۔ارے خدا کا خوف کرو۔اتنے بچے تو چنگیز خان کی نسل سے آج تک پیدا نہ ہوئے تھے۔ میرا باپ تو دو پر ہی چیں بول گیا تھا۔عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔" گڈ! اچھی رپورٹ ہے۔براہ راست بات کراؤ۔" مادام نے مطمئن لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔" ہیلو۔تمہارا نام کیا ہے؟" مادام کی سخت آواز سنائی دی۔

چار سو بچوں کا باپ۔یعنی فارسی میں پدر چار صد بچگان۔اور عربی میں۔اوہ عربی کی گنتی تو مجھے آتی نہیں۔" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔لیکن دوسرے لمحے گولہ یکلخت ہوا میں ذرا سا اٹھا اور پھر اس قدر تیزی سے گھومنے لگا کہ عمران کا دماغ واقعی ماؤف ہوگیا۔" نام بتاؤ۔" یکلخت مادام کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی گولے کی حرکت رک گئی۔البتہ اب عمران الٹا بیٹھا ہوا

تھا۔"ارے اس موت کے گولے کو سیدھا تو کرو۔ورنہ میرا نام بھی الٹا ہوجائے گا۔" عمران نے کہا اور دوسرے لمحے گولہ یکدم سیدھا ہو گیا۔" اب نام بتاؤ۔اور سنو! اگر اب تم نے نام نہ بتایا تو آنکھوں کی روشنی چھین لی جائے گی۔" مادام کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔" لیکن پھر چار سو اندھے بچوں کا کیا کروگی۔بہرحال میرا نام سننے کی ہمت ہے تو پھر سنو! درویش بر وزن سریش حقیر فقیر پر تقصیر بندہ بے دام کو علی عمران ایم۔ایس۔سی۔ڈی۔ایس۔سی (آکسن) کہتے ہیں۔عمران نے منہ بناتے ہوئے بڑے انکسارانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔" کیا کام کرتے ہو؟" مادام نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔" میں قوالوں کے پیچھے تالیاں بجاتا ہوں۔دس انداز کی تالیاں بجا سکتا ہوں۔میں نے سنا ہے کہ امیر خسرو نے تالیاں مارنے کے پچاس انداز ایجاد کیے تھے۔لیکن وہ امیر تھا۔میں تو غریب آدمی ہوں۔اس لیے دس پر ہی گذارہ کرلیتا ہوں۔" عمران نے رو دینے والے

لہجے میں کہا۔" تمہیں سانٹا پیٹل کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟" مادام نے سوال کرتے ہوئے کہا۔" موٹا پیپل۔ارے پیپل کا درخت موٹا ہی ہوتا ہے۔البتہ اگر تم کہو تو میں سلمنگ سنٹر میں بھجوا دوں گا۔سفیدے کا درخت بن جائے گا۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔" زیرو تھری۔" اچانک مادام نے چیخنے والے انداز میں کہا۔" یس مادام۔" رپورٹ دینے والی آواز سنائی دی۔" یہ احمق آدمی ہے۔جب کہ تمہاری رپورٹ ہے کہ اس کا آئی کیو ٹاپ پر ہے۔" مادام کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔" مم۔مم۔مادام! زیرو ایکس کی رپورٹ یہی بتاتی ہے، جتنے افراد وہاں موجود ہیں ان سب سے ٹاپ پر اس کا آئی کیو ہے۔ایک اور آدمی کا آئی کیو تقریباً اسی کے لیول پر ہے لیکن وہ شخص عمر میں زیادہ تھا اس لیے اُسے نہیں منگوایا گیا۔" زیرو تھری نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔"

ہوں! اس کا مطلب ہے ابھی مزید چیکنگ ہوئی چاہیے اسے سنٹر تھری میں بھجوا دو تاکہ اس کی مکمل چیکنگ ہوسکے۔" مادام نے سرد لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔" ارے وہ بچے! چار سو نہ سہی۔ایک دو ہی سہی۔اتنے تو تم بھی پیدا کرلو گی۔ویسے جوزف اور جوانا کو بلوا لو تو ہزاروں تک تعداد بھی جاسکتی ہے۔" عمران نے کہا لیکن مادام کوئی جواب دیئے بغیر

کمرے سے باہر چلی گئی اور اس کے دونوں ساتھی اس کے ساتھ ہی غائب ہوگئے۔چند لمحوں بعد دو سفید لباس پہنے آدمی گولے والے کمرے میں داخل ہوئے۔ان کے ہاتھوں میں عجیب ساخت کی گنیں تھیں۔ان میں سے ایک نے اپنی گن کا رخ گولے کی طرف کرکے ٹریگر دبا دیا اور ٹریگر کے دبتے ہی کھٹاک کی آواز سے گولے کا سامنے کا حصہ کھل گیا دوسرے آدمی نے انتہائی تیزی سے اپنی گن کا رخ عمران کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔عمران نے ارے ارے کرنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ گن سے نکلنے والی نیلی شعاع اس کے جسم سے ٹکرائی اور عمران کا جبڑا جہاں موجود تھا وہیں رکا رہ گیا۔اس کا جسم مکمل طور پر مفلوج ہوچکا تھا۔ایک گن برادر نے گولے کے کھلے حصے سے اندر ہاتھ ڈال کر ایک بٹن دبایا اور پھر وہ دونوں ہاتھوں سے عمران کو باہر کھینچ کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔ عمران کا جسم بالکل موم کی طرح ہوگیا تھا۔اور پھر وہ دونوں عمران کو لیے ہوئے اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں آئے۔عمران اب صرف دیکھنے کے قابل رہ گیا تھا۔خاصی فراخ اور طویل راہداری تھی۔اسی طرح کی مختلف راہداریوں سے گذرنے کے بعد عمران کو ایک بڑے کمرے میں لے جایا گیا اور اُسے ایک سٹریچر پر لٹا کر اس کے پورے جسم کے اوپر کسی شفاف مادے کا بنا ہوا ڈھکن دے دیا گیا۔اس ڈھکن سے بے شمار تاریں ایک بڑی سی مشین سے منسلک تھیں۔ایسی ہی کئی

مشینیں وہاں موجود تھیں اور سفید لباسوں میں موجود کئی افراد بھی اس کمرے میں موجود تھے۔عمران اس مشین کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ

دماغ کے اندرونی خلیات کو چیک کرنے کی جدید ترین مشین ہے۔اب عمران سارا کھیل سمجھ گیا تھا۔ لیبارٹری والوں کو دراصل ایسے افراد کی تلاش تھی جو ذہنی اور جسمانی ہر لحاظ سے صحت مند ہوں تاکہ ان سے ایسے ہی ذہین اور صحت مند بچے حاصل کرکے ان کی یہیں لیبارٹری میں پرورش کی جاسکے۔ اس طرح نئی نسل کو باہر کی دنیا کا کبھی علم نہ ہوسکے گا اور پھر وہ مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے لیبارٹری کے فرمابردار بھی رہیں گے۔اور جسے عمران ٹرانسمیٹر سمجھا تھا وہ دراصل ذہانت یعنی آئی کیو لیول ناپنے کا آلہ تھا۔اور اس آلے کے ذریعے انہوں نے پورے گروپ کا آئی کیو لیول چیک کیا تھا۔کرنل فریدی اور عمران کا آئی کیو لیول ٹاپ پر تھا۔لیکن کرنل فریدی کی عمر چونکہ عمران سے زیادہ تھی اس لیے عمران کو ہی انہوں نے اپنے لیے پسند کیا اور اُسے لیبارٹری میں منگوا لیا گیا۔اب وہ عمران کی الٹی سیدھی باتوں کی وجہ سے اس کی مکمل ذہنی چیکنگ کرنا چاہتے تھے۔ایک لمحے کے لیے عمران نے سوچا کہ ان کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے تاکہ وہ اسے کسی خاص جگہ چھوڑ دیں۔ لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا کہ اس قدر جدید ذہن رکھنے والے لوگ ضروری نہیں کہ عورتوں سے ہی بچے پیدا کرائیں۔وہ اس کے لیے کوئی اور طریقہ بھی استعمال کرسکتے ہیں۔اس لیے عمران خوامخواہ پھنس کر رہ جائے گا۔دوسری صورت میں دو نتیجے نکل سکتے تھے۔عمران کو اپنے مقصد کے لیے بے کار سمجھ کر وہ اسے ہلاک بھی کرسکتے تھے اور واپس بھی پہنچا سکتے تھے۔

واپسی والی بات کچھ مشکل تھی۔ کیونکہ ایسے لوگ بے کار چیزوں کے لیے دردسر مول نہیں لیا کرتے۔ لیکن بے کار ہونے کی صورت میں شاید مادام اس سے ایک بار پھر گفتگو کرے اور ایسی صورت میں کچھ کرنے کی گنجائش نظر آتی تھی۔اس لیے اس نے یہی سوچا کہ وہ اپنے ذہنی خلیات کو بلینک کر کے انہیں دھوکہ دے گا۔اسی لمحے مشین کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور عمران نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرکے اُسے بلینک کر دیا۔سوچ کی کوئی لہر اس نے دماغ میں پیدا نہ ہونے دی۔چند لمحوں بعد مشین بند ہوگئی اور اسے آپریٹ کرنے والے نے مشین کی سائیڈ سے ایک چھپی ہوئی لمبی سی کاغذ کی پٹی پھاری اورت آسے دیکھنے لگا۔دوسرے لمحے عمران کو اس آپریٹر کے چہرے پر حیرت اور بوکھلاہٹ کے آثار نمایاں ہوتے دکھائی دیئے اور عمران دل ہی دل میں ہنس دیا اسے معلوم تھا کہ مشین نے یہی بتایا ہوگا کہ یہ شخص قطعاً ڈفر اور احمق ہے۔عقل اور ذہانت تو اسے چھو کر نہیں گزری۔آپریٹر چند لمحے پٹی کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھا اور پھر جلدی سے کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔اس کونے میں لیٹر بکس کی طرح دیوار میں ایک دراز سی بنی ہوئی تھی۔آپریٹر نے وہ پٹی اس دراز میں ڈالی اور کھڑا رہا۔تقریباً پانچ منٹ بعد دراز سے ایک زرد رنگ کے کاغذ کی

پٹی باہر نکل آئی۔آپریٹر نے وہ پٹی نکالی اور اسے دیکھنے لگا اور پھر سر ہلاتا واپس مشین کی طرف بڑھ گیا۔اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کردیئے۔ان بٹنوں کے دبتے ہی عمران کے جسم کے اوپر موجود شفاف ڈھکن میں دُودھیا رنگ کی گیس بھرنی شروع ہوگئی۔اور اس دُودھیا گیس کے بھرتے ہی عمران کے ذہن پر یکلخت اندھیروں نے یلغار کردی۔اس نے سانس روکنے کی کوشش

کی۔ لیکن بے سود۔ گیس اس کے ذہن پر اثر انداز ہوچکی تھی اور چند لمحوں کے اندر ہی عمران کا ذہن گہرے اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔ آخری لمحات میں اس کے ذہن میں یہی آیا کہ شاید اُسے بے کار سمجھ کر اُسے موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں۔ بے بسی کی موت۔

عمران کو دھوئیں کی صورت میں جنگل پر پھیل کر غائب ہوتے ہی عمران کے ساتھیوں میں افراتفری سی مچ گئی۔ جوزف تو کسی بچے کی طرح دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ جب کہ باقی ساتھی یُوں کھڑے تھے جیسے کسی عزیز کو دفن کر کے اب اس کی قبر پر سوگوار انداز میں کھڑے ہوں۔ کرنل فریدی کا چہرہ بھی سُتت گیا اور اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی پڑ گئیں۔

" خاموش رہو جوزف! اس طرح رونے دھونے سے کیا ہوسکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عمران کو اس انداز میں لیبارٹری لے جایا گیا ہے۔" کرنل فریدی نے اچانک مڑ کر جوزف سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر زندہ ہے۔ اوہ کاش! آپ درست کہہ رہے ہوں۔" جوزف نے بلکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کرنل صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ عمران صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح انہیں لیبارٹری میں داخل ہونے کا موقع مل جائے تو کتنا اچھا ہو۔" ظفر نے جو خاموش کھڑا تھا بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ان دونوں کی بات چیت نے نہ صرف جوزف کو خاموش کردیا بلکہ ان سب کے چہرے جو سُتے تھے بحال ہوگئے۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں اس دھوئیں کا تعاقب کرنا چاہیے۔" جولیا نے کہا۔ "

اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔آگے جنگل بے حد گھنا اور دلدلوں اور درندوں سے پُر ہے۔میں نے " پہلے ہی جنگل کا ایک ایک چپہ چھانا ہوا ہے۔میرا خیال ہے کہ لیبارٹری یہیں کہیں قریب ہی ہے اس لیے آپ لوگوں پر یہاں حملہ کیا گیا ہے۔" کرنل فریدی نے کہا۔

جہاں تک میرا آئیڈیا ہے۔عمران صاحب کسی خاص کلیو پر چل نکلے ہیں۔اسی وجہ سے ان پر حملہ " کیا گیا ہے۔ورنہ اس سے پہلے تو کرنل صاحب اور ان کے ساتھی بھی تو یہاں سے گذرے ہونگے ان پر حملہ کیوں نہیں کیا گیا۔" صفدر نے کہا۔

اوہ! ماسٹر نے مجھ سے اس گھڑیال کے جسم پر زخموں کے نشانات کی پوری تفصیل پوچھی تھی اور " پھر ماسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا۔بارہ گھنٹے۔اور بارہ گھنٹوں میں سرخ پہاڑی تک پہنچ سکتا ہے۔" جوزف نے کہا۔

ویل ڈن! میں سمجھ گیا۔واقعی عمران بے حد ذہین ہے۔ "

مجھے اس کا خیال بھی نہیں آیا۔گھڑیال نے چشمے پر کیپٹن حمید پر حملہ کیا تھا اور زخم جوزف کی تفصیل کے مطابق بارہ گھنٹے پرانے ہوں گے اور گھڑیال کی رفتار جو کہ تقریباً دو ہارس پاور کے قریب ہوتی ہے۔اُسے یقیناً سرخ پہاڑی سے چشمے تک بارہ گھنٹے لگے ہوں گے۔گولیوں کے خوف کی وجہ سے وہ بغیر رُکے بھاگا ہوگا اور مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے وہ بے حد بھوکا ہوگا اس لیے اس نے بہت سے افراد کی پرواہ کیے بغیر حملہ کردیا تھا۔اور سرخ پہاڑی کے قریب ہی عمران پر حملہ

ہوا۔اس کا مطلب ہے کہ سرخ پہاڑی ہی ہمارا ٹارگیٹ ہے۔" کرنل فریدی نے بڑے ذہانت آمیز انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران کی ذہانت کا قصیدہ کرنل فریدی جیسے آدمی کے منہ سے سُن کر سوائے تنویر کے باقی سب ساتھیوں کے چہرے کھل اُٹھے۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں مختلف ٹولیوں میں بٹ کر اس سرخ پہاڑی کو گھیر لینا چاہیے۔" ظفر نے " کہا۔

ٹھیک ہے۔ہر قسم کا اسلحہ ہمارے پاس ہونا چاہیے۔" کرنل فریدی نے کہا اور پھر وہ اپنے " ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

جولیا نے اپنے ساتھیوں کی تین ٹولیاں بنائیں۔ایک ٹولی میں تنویر، صفدر اور نعمانی کو رکھا گیا اس کی لیڈر جولیا خود تھی جب کہ دوسری ٹولی میں کیپٹن شکیل، چوہان، خاور اور صدیقی تھے اور کیپٹن شکیل اس ٹولی کا انچارج بنایا گیا۔تیسری ٹولی ٹائیگر، جوزف، جوانا اور ظفر کو رکھا گیا اور ظفر کو اس ٹولی کا انچارج بنا دیا گیا۔پروگرام یہ بنا کہ تینوں ٹولیاں پہاڑی

کو تین سمتوں سے گھیر لیں گے اور پھر لیبارٹری کے اندر جانے کا کوئی راستہ ڈھونڈا جائے گا۔جبکہ چوتھی سمت کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کے لیے چھوڑ دی گئی۔چنانچہ تینوں ٹولیاں آگے بڑھ گئیں۔کرنل فریدی اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ان کے ساتھ چلا لیکن عین اس جگہ جہاں عمران دھوئیں کی لپیٹ میں آیا تھا۔اچانک ان سب کے گرد دھواں پھیلتا گیا۔اور باوجود کوشش کے وہ اپنے حواس بحال نہ رکھ سکے اور چند ہی لمحوں میں ان کے ذہنوں پر اندھیروں نے یلغار کردی۔

پھر سب سے پہلے کرنل فریدی کی آنکھ کھلی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اور کیپٹن حمید دونوں ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔حمید ابھی تک بیہوش پڑا ہوا تھا۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ پرانی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔اور تقریباً آدھا کُھلا ہوا تھا۔

کرنل فریدی جلدی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔باہر ایک بند چھت کا بہت بڑا ہال تھا۔جس کی دیواریں ہر طرف سے ٹوس تھیں اور باہر بے شمار افراد بیٹھے ہوئے تھے ان سب کے جسموں پر نیلے رنگ کے موٹے کپڑوں کی لانگریاں سی تھیں اور وہ یوں بیٹھے ہوئے تھے جیسے طویل ریس مکمل کرکے آئے ہوں۔ جس سائیڈ پر کرنل فریدی کا کمرہ تھا اس سائیڈ پر دور تک اسی قسم کے کمروں کی طویل قطاریں تھیں۔ان سب کے دروازے بھی اسی طرز کے تھے۔جیسا کرنل فریدی کے کمرے کا دروازہ تھا۔سب دروازے آدھے کُھلے ہوئے تھے۔باہر ہال میں بیٹھے

ہوئے افراد میں سے کسی نے آنکھ اٹھا کر بھی کرنل فریدی کی طرف نہ دیکھا تھا وہ سب آنکھیں بند کیے بیٹھے ہانپ رہے تھے۔

کرنل فریدی چند لمحے خاموش کھڑا رہا۔پھر وہ دوسرے دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ اس نے دروازہ کھول کر صفدر کو باہر آتے ہوئے دیکھا۔اس کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

ارے کرنل آپ! یہ سب کون لوگ ہیں۔ہم کہاں ہیں۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ "

میرا خیال ہے کہ ہم لیبارٹری کے اندر پہنچ چکے ہیں اور یہاں کہیں تعمیر کا کام ہورہا ہے اور یہ " لوگ مزدور ہیں۔اس وقت شاید آرام کا وقفہ ہے۔اور دوسری بات یہ کہ ہمیں بھی اسی کیٹگری میں

شامل کیا گیا ہے۔" کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سب کمروں میں سے کرنل فریدی کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جولیا اور اس کے تمام ساتھی بھی باہر آگئے۔ان سب کی تلاشی لی جاچکی تھی اور سوائے لباس کے ان کے پاس اور کوئی چیز نہ تھی۔حتٰی کہ ان کی گھڑیاں تک اتار لی گئی تھیں۔

ابھی وہ سب اکھٹے ہو کر اس سچوئیشن کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ اچانک تیز سائرن کی آواز سنائی دی اور اس آواز کے سنتے ہی ہال میں بیٹھے ہوئے سب لوگ یوں اچھل کر کھڑے ہوگئے جیسے ان کے پیروں تلے بم پھٹ پڑے ہوں اور سائرن کی آواز بند ہوتے ہی سامنے والی دیوار میں ایک دروازہ کھلا اور مزدور ایک قطار بنا کر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے اور پھر ایک ایک کرکے وہ سب

باہر چلے گئے۔

ان سب کے باہر جاتے ہی دروازہ غائب ہو گیا۔اب اس ہال نما جگہ میں کرنل فریدی، اس کے ساتھی اور عمران کے ساتھی باقی رہ گئے تھے۔

" کچھ سمجھ نہیں آرہی یہ کیا ہو رہا ہے۔میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ عمران کو نہ بلاؤ۔جہاں پہنچتا ہے وہیں شیطانی حرکتیں شروع ہوجاتی ہیں۔" کیپٹن حمید نے بیزار کن لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" خاموش رہو حمید۔" کرنل فریدی نے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک وہی دروازہ دوبارہ کھلا اور دوسرے لمحے وہ سب یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ دروازے میں سے ایک خوبصورت جسم کی مالک۔البتہ اس کی سبز آنکھوں میں ایسی چمک تھی جیسے وہ کسی کوبرے

سانپ کی آنکھیں ہوں۔اس کے پیچھے بیس لمبے تڑنگے آدمی تھے جن کے ہاتھوں میں خوفناک قسم کے کوڑے تھے۔ایسے کوڑے جن کے گرد خاردار تاریں لپیٹی ہوئی تھیں۔

لڑکی نے نیلے رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا جب کہ اس کے پیچھے آنے والے بیس افراد نے سیاہ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے اور ان سب کے چہروں پر ڈریکولا ٹائپ کے نقاب چڑھے ہوئے تھے صرف ان کی سرخ آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں انگاروں کی طرح سرخ۔

لڑکی یوں چلتی ہوئی آگے بڑھی جیسے وہ کسی عظیم الشان سلطنت

کی ملکہ ہو۔اور غلاموں کی منڈی میں اپنی پسند کے غلام پسند کرنے آئی ہو۔

کرنل فریدی اور باقی سب افراد غور سے اس لڑکی اور آنے والے افراد کو دیکھ رہے تھے۔

"ہوں! تو یہ ہیں وہ نئے لوگ۔لیکن اس لڑکی کو یہاں کیوں لایا گیا ہے۔" لڑکی نے سخت لہجے میں کہا۔اس کی نظریں جولیا پر جمی ہوئی تھیں۔

"مم۔مم۔مادام! ابھی ان کی کیٹگریز نہیں بنیں۔اس لیے یہ سب یہاں اکٹھے موجود ہیں۔" ایک نقاب پوش نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں۔ٹھیک ہے۔" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس لڑکی کو اے بلاک میں پہنچا دو۔اور یہ دونوں حبشی۔انہیں سکس سی میں بھیج دو۔اور باقی سب کو تھری ون میں بھیج دو۔" لڑکی نے غور سے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام! حکم کی تعمیل ہوگی۔اسی نقاب پوش نے جواب دیا۔"

" تم کون ہو۔اپنا تعارف تو کراؤ۔" یکلخت کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کی آواز سن کر مادام یوں چونک کر اسے دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ واقعی اس کے ساتھ بات کی گئی ہے۔

" توہین۔تم نے مادام کی توہین کی ہے۔" سب نقاب پوش بری طرح چیخے اور دوسرے لمحے انہوں نے اپنے اپنے کوڑے یوں جھٹکے جیسے وہ کرنل فریدی پر پل پڑیں گے۔لیکن مادام نے ہاتھ اٹھا کر انہیں

روک دیا۔اب وہ غور سے کرنل فریدی کو دیکھ رہی تھی اس طرح جیسے کوئی قصائی کسی ذبح ہونے والی بکری کا جائزہ لیتا ہے۔

" تم نے گستاخی کرکے سو کوڑوں کی سزا اپنے لیے مقرر کرالی ہے۔اور ظاہر ہے کہ تم سو کی گنتی پوری ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاؤ گے۔لیکن میں تمہارا نام جاننا چاہتی ہوں۔" مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

" مجھے کرنل فریدی کہتے ہیں۔میرا تعلق ساکا لینڈ سے ہے۔اب تم بھی اپنا تعارف کرادو تو بہتر رہے گا۔اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم اپنے ان کوڑے برداروں کو آزمانا چاہتی ہو تو بے شک آزمالو۔کرنل فریدی کے لہجے میں اطمینان تھا۔

" ہوں! خاصے بہادر اور جرات مند لگتے ہو۔" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔اور پھر بولی۔

ہاں تو تم میرا تعارف چاہتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم سو کوڑے کھانے کے بعد زندہ رہ گئے تو ضرور " تعارف کراؤں گی۔" مادام نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا تو دس کوڑے بردار تیزی سے کوڑے لہراتے ہوئے آگے بڑھے۔
کوئی آگے نہ آئے۔ میں خود ان سے نپٹ لونگا۔" کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھا کر کہا اور پھر وہ " تیزی سے دو قدم بڑھا کر آگے آگیا۔ کوڑے بردار ہوا میں کوڑے لہراتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ اب انہوں نے نیم دائرہ سا بنا لیا تھا۔ پھر جیسے ہی

وہ کرنل فریدی کے قریب پہنچے، انہوں نے تیزی سے بازو ہوا میں لہرائے۔ وہ شاید اکھٹے ہی کوڑے برسانا چاہتے تھے۔ لیکن کرنل فریدی یوں اپنی جگہ سے اچھلا جیسے کوئی عقاب اپنے شکار کو دیکھ کر جھپٹتا ہے اور دوسرے لمحے وہ ان کے سروں کے اوپر سے ہوتا ہوا مادام کے ساتھ کھڑے ہوئے دس کوڑے برداروں کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک کوڑا بردار کے حلق سے زور دار چیخ نکلی۔ اور وہ یوں لڑکھڑا کر نیچے فرش پر گرا جیسے اس کے سینے پر مشن گن کا پورا برسٹ لگا ہو۔ کرنل فریدی کے سر کی بھرپور ٹکر اس کے سینے پر پڑی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا کوڑا کرنل فریدی کے ہاتھ میں آگیا۔ کرنل فریدی پر لپکنے والے دسوں کوڑے بردار کرنل فریدی کے ہائی جمپ لگاتے ہی تیزی سے پلٹ کر اس کی طرف مڑے۔ لیکن دوسرے لمحے شڑاپ کی تیز آواز سے دو آدمی بری طرح چیختے ہوئے زمین پر ڈھیر ہو گئے۔ باقی کوڑے بردار بھی فریدی پر پل پڑے، لیکن کرنل فریدی کے جسم میں تو جیسے بجلیاں سی بھر گئی تھیں اور پھر ہال کوڑے برداروں کی زور دار چیخوں سے گونج اٹھا۔ کرنل فریدی بڑی مہارت سے نہ صرف بجلی کی سی تیزی سے ایک جگہ سے

دوسری جگہ منتقل ہورہا تھا بلکہ اس کا بازو کسی مشین سے بھی زیادہ رفتار سے چل رہا تھا اور اس کے خوفناک کوڑے کی زد میں جو بھی آجاتا وہ دوبارہ نہ کھڑا ہوسکتا تھا۔

مادام پیچھے ہٹ کر کھڑی تھی۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اب ابھرتے آرہے تھے۔

کرنل فریدی کا کوڑا نقاب پوشوں کے لیے قبر کی علامت بن گیا تھا۔

کرنل فریدی کی پھرتی اور انداز واقعی دیکھنے کے قابل تھا۔جولیا اور اس کے ساتھی بھی آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ رہے تھے کہ بیس کوڑے بردار ایک کرنل فریدی کے مقابلے میں مٹی کے کھلونوں کی طرح ڈھیر ہوتے جا رہے تھے۔اور کرنل فریدی کا کمال یہ تھا کہ اب تک ایک کوڑا بھی اس کے جسم کو نہ چھو سکا تھا جب کہ بارہ آدمی خوفناک کوڑے کی ضربیں کھا کر اپنا جسم ادھڑوا چکے تھے۔

بس ختم کرو۔" اچانک مادام نے زور سے کہا اور کرنل فریدی سے لڑتے ہوئے نقاب پوش یکلخت " پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

فریدی نے بھی ہاتھ روک لیا۔اس قدر تیز حرکت کے باوجود اس کا سانس ذرا سا بھی نہ پھولا تھا وہ ویسے ہی اطمینان سے کھڑا تھا۔کوڑا اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔بارہ زخمی افراد ابھی تک فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔

ہوں بزدل۔" مادام نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس " نے اپنا دایاں ہاتھ زور سے جھٹک کر اس کا رخ ان زخمیوں کی طرف کیا اور اس کے ہاتھ سے سرخ

رنگ کی لہریں سی نکل کر ان زخمیوں پر پڑیں اور دوسرے لمحے وہ سب راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہوچکے تھے۔

کرنل فریدی نے بڑے بے نیازانہ انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا کوڑا ایک طرف پھینکا اور اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

ہوں! تم حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک انسان ہو۔اور ہمیں ایسے افراد کی بے حد ضرورت ہے۔ "

میں اب تمہیں سپیشل

کلاس میں رکھوں گی۔" مادام کی آواز سنائی دی۔

پہلے اپنا تعارف کراؤ مادام! میرا نام کرنل فریدی ہے اور یہ سب نہ صرف میرے ساتھی ہیں بلکہ " میرے جیسی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔تم ہم سے دوستی کر کے تو فائدہ اٹھا سکتے ہو۔دشمنی کرکے نہیں۔" کرنل فریدی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

تم ذرا سی اچھل کود کرکے اتنا اکڑ رہے ہو۔اگر میں چاہوں تو تم سب کو ایک لمحے میں راکھ کا " ڈھیر بنا دوں اور شاید اب تک میں ایسا کر چکی ہوتی۔لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں سپیشل کلاس میں رکھا جائے گا۔تم یہیں انتظار کرو۔" مادام نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑی۔

ٹھہرو۔تم اس طرح نہیں جاسکتیں۔پہلے بتاؤ کہ ہمارے ساتھی علی عمران کا کیا ہوا۔" جولیا نے جو " اب تک خاموش کھڑی تھی سخت لہجے میں کہا۔اور مادام اس کی آواز سن کر ایک جھٹکے سے مڑی۔

عمران تمہارا ساتھی ہے؟" مادام کے لہجے میں حیرت تھی۔ "

ہاں! وہ ہمارا ساتھی ہے۔" جولیا نے فخریہ لہجے میں کہا۔ "

اوہ ویری گڈ! واقعی ہمیں بہترین ٹیم مل گئی ہے۔ ٹھیک ہے تم سب سپیشل کلاس میں جاؤ گے۔" "

مادام نے مسکرا کر کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کے باہر چل دی۔اس کے پیچھے نقاب پوش چل پڑے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دروازہ غائب ہو گیا۔چونکہ وہ سب خالی ہاتھ تھے۔ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ تھا۔اس لیے ظاہر ہے وہ انہیں جبراً نہ روک سکے تھے۔

تو یہ سپیشل ٹاپ آئی کیو پرسن ہے۔ بہت خوب۔ایسے آدمی تو شاید دنیا میں ایک دو ہی ہوسکتے ہیں۔" ایک گنجے سر والے نے سامنے پڑے ہوئے کارڈ پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

ہاں ڈارسن! جب مجھے یہ رپورٹ ملی تو میں اسے دیکھکر حیران رہ گئی۔ میرے تو تصور میں بھی نہ " تھا کہ اس قدر ذہانت کا مالک بھی کوئی آدمی ہوسکتا ہے۔ بہرحال اس رپورٹ کو دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے اپنے لیے ریزرو کرلوں۔" سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی خوبصورت دوشیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اگر آپ کو یہ شخص پسند آگیا ہے مادام! تو اسے اپنی خوش قسمتی پر ناز کرنا چاہیے۔" ڈارسن نے " مسکراتے ہوئے کہا اور مادام کی آنکھوں میں چمک آگئی۔اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

یس مادام سپیکنگ۔" مادام نے رسیور اٹھاتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔ "

مادام! آپ کے حکم کے مطابق پوائنٹ ون پر موجود تمام افراد کو الیکس ہال میں پہنچا دیا گیا ہے۔ "
اب مزید کیا احکامات ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔
ٹھیک ہے۔میں انہیں خود چیک کرونگی اور پھر ان کی کیٹگریز بنانے کے احکامات دے دوں گی۔" "
مادام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
مادام! کیا یہ ہماری پالیسی کے خلاف نہیں ہے کہ ہم باہر کے افراد کو اس طرح اندر لے آئیں۔" "
ڈارسن نے قدرے جھجکتے ہوئے پوچھا۔
تم درست کہہ رہے ہو ڈارسن! واقعی یہ ہماری پالیسی کے خلاف ہے۔لیکن میں نے چیف باس سے " اس کی باقاعدہ اجازت لے لی تھی۔تم تو جانتے ہو کہ ہم نے سٹاک ریز کی نئی لیبارٹری تعمیر کرائی ہے اور ہمارے پاس کام کے آدمی کم ہیں۔اس لیے میں نے سوچا ہے کہ مزدور اگر حاصل کر لیے جائیں تو اس میں ہرج ہی کیا ہے۔چیف باس نے بھی میری رائے سے اتفاق کیا۔اس طرح فی الحال تو یہ چند آدمی بلوائے گئے ہیں۔بعد میں اور لوگ بھی منگوا لیے جائیں گے۔" مادام نے جواب دیا اور ڈارسن نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔
لیکن مادام! یہ شخص جسے آپ نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے اس کا پتہ کیسے چلا؟" ڈارسن نے سوال " کیا۔
بس اسے اتفاق ہی کہو۔میں آبزرونگ روم میں بیٹھی تھی کہ "

میں نے ایک حیرت انگیز واقعہ دیکھا۔ایک طاقتور حبشی اس نوجوان کی فرمابرداری میں اس قدر آگے نکل گیا تھا کہ میں نے سوچا کہ اس شخص میں یقیناً غیر معمولی صلاحتیں ہیں۔چنانچہ میں نے اسے

چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔بعد میں جب یہ پوائنٹ ون کے قریب اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہنچا تو میں نے انٹی جیرم گن فائر کرکے سات پوائنٹ اس کے پاس پہنچا دیا۔اس پوائنٹ نے بتایا کہ اس شخص کا آئی کیو ٹاپ پر ہے۔چنانچہ میں نے اسے لیبارٹری میں منگوا لیا۔اور اب فائنل رپورٹ تمہارے سامنے ہے۔جس حیرت انگیز طریقے سے اس نے اپنے ذہن کو مکمل بلینک کر لیا ہے اس کے بعد تو اس کے بارے میں یہی سوچا جاسکتا ہے کہ اس جیسا طاقتور ذہن کا آدمی کم ہی ہوگا۔" مادام نے کہا۔ لیکن وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی اب وہ ڈارسن کو کیسے بتائے کہ ذہانت کے ساتھ ساتھ اس جیسے خوبصورت، وجیہہ اور جسمانی طور پر مکمل مرد نے اس کے دل میں نرم گوشہ پیدا کر دیا ہے۔

اوکے مادام! اب مجھے اجازت دیں۔" ڈارسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔اور مادام نے سرہلا دیا۔اور پھر " ڈارسن لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

مادام چند لمحے بیٹھی کچھ سوچتی رہی۔پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آگئی۔مختلف راہداریوں سے گذرنے کے بعد وہ الیکس ہال کے سامنے پہنچ گئی۔یہ مخصوص ہال مزدوروں کے لیے وقف تھا۔اس ہال کے محافظ کوڑا بردار نقاب پوش تھے جن کی تعداد بیس کے قریب تھی۔

نئے مزدور ہوش میں آگئے ہیں؟" مادام نے ایک نقاب پوش سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ "

یس مادام۔" نقاب پوش نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔ "

ان کی تعداد کتنی ہے؟" مادام نے پوچھا۔ "

قریباً بیس سے زیادہ ہیں۔ان میں ایک سفید فام عورت بھی ہے۔" نقاب پوش نے جواب دیا۔ "

سفید فام عورت۔اچھا چلو دیکھ لیتی ہوں۔سب محافظوں کو ساتھ لے لو۔" مادام نے کہا اور نقاب " پوش نے سر ہلاتے ہوئے باقی نقاب پوشوں کو اشارہ کیا اور خود آگے بڑھ کر اس نے دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں پیر مارا اور دیوار میں ایک دروازہ کھل گیا۔

مادام سب سے پہلے دروازے میں داخل ہوئی۔باقی نقاب پوش اس کے پیچھے تھے۔اندر پہنچ کر مادام کی نظریں ایک لمبے تڑنگے اور خوبصورت جسم کے مالک انسان پر جم گئیں۔اس کے چہرے پر سنجیدگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔فراخ پیشانی اور روشن آنکھوں کی وجہ سے وہ بھی غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک نظر آرہا تھا۔اور پھر جب اس نے اپنا نام کرنل فریدی بتایا تو مادام چونک پڑی۔ اسے رپورٹ مل چکی تھی کہ ساگا لینڈ کا معروف جاسوس کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت لیبارٹری کی تلاش کرنے بلیک کالار میں پہنچا ہوا ہے۔لیکن اس نے پرواہ نہ کی تھی۔کیونکہ یہ لیبارٹری اس انداز میں بنائی گئی تھی کہ کرنل فریدی ہو۔یا کوئی اور شخص۔اگر ساری زندگی سر پٹختا رہے تو وہ لیبارٹری تلاش نہ کرسکتا تھا۔اب وہ کرنل فریدی اس کے سامنے تھا۔

لیکن پھر کرنل فریدی کے لہجے سے وہ اکھڑ گئی۔وہ اس کے ساتھ اس طرح بات کررہا تھا جیسے وہ اس کی ماتحت ہو۔مادام ایسا لہجہ برداشت نہ کرسکتی تھی۔اس لیے اس نے کرنل فریدی کو سزا دینے کی ٹھان لی۔لیکن پھر اس کا ذہن بھونچال کی زد میں آگیا۔جب نقاب پوشوں سے لڑتے ہوئے فریدی کی غیر معمولی صلاحیتیں اس کے سامنے آئیں۔تو اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ کرنل فریدی کو سپیشل کلاس میں رکھے گی۔اسے اس کی طاقت، وجاہت اور پھرتیلا پن پسند آگیا تھا۔اس نے سوچا تھا کہ عمران اور کرنل فریدی کا مقابلہ کرائے گی اور پھر ان دونوں میں سے جو جیت گیا اُسے ہمیشہ

کے لیے اپنے پاس رکھ لے گی۔چنانچہ اُسے اس نے سپیشل ونگ میں پہنچانے کا حکم دیا۔لیکن پھر اس سفید فام عورت کی بات سے اُسے پتا چلا کہ وہ سب عمران کے ساتھی ہیں تو اس نے سوچا کہ یقیناً یہ سب لوگ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک ہوں گے۔اس لیے اس نے ان سب کو بھی سپیشل ونگ میں پہنچانے کے احکامات دے دیئے۔تاکہ ان کی فائنل چیکنگ کرنے کے بعد ان کے متعلق کوئی حتمی فیصلہ کیا جائے۔کیونکہ بہرحال ذہین اور مضبوط اعصاب کے افراد کی لیبارٹری کے مختلف کاموں کے لیے اس کو ضرورت رہتی تھی۔

کرنل فریدی کو سپیشل کلاس میں بھیجنے کے احکامات دینے کے بعد وہ ہال سے نکل کر ایک چھوٹی سی موٹر کار میں بیٹھ کر سیدھی سپیشل کلاس کے ایک ونگ میں پہنچ گئی جہاں ایک کمرے میں علی عمران کو رکھا گیا تھا۔وہ ابھی تک بیہوش پڑا ہوا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔اور اچھی طرح چیکنگ کے بعد جب میں حکم دوں۔اسے میرے خاص کمرے میں بجھوا دیا جائے۔" مادام نے ونگ کے دربانوں سے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے کمرے خاص کی طرف بڑھ گئی۔یہ کمرہ اس نے روم کی قدیم ملکاؤں کے سے انداز میں سجایا ہوا تھا۔اور اس خاص کمرے میں وہ اپنے پسندیدہ افراد سے ہی ملاقاتیں کرتی تھی۔اس کی فطرت بھی قدیم ملکاؤں جیسی ہی تھی۔اس کی پسندیدگی کا عرصہ بے حد مختصر ہوتا تھا اور پھر جیسے ہی اس کا دل پسندیدہ مرد سے اُکتا جاتا۔دوسرے روز وہ مرد مزدوروں کے کیمپ میں محافظوں کے کوڑے کھاتا دکھائی دیتا تھا۔

اپنے خاص کمرے میں پہنچنے کے بعد وہ سیدھی ملحقہ ڈریسنگ روم میں گئی۔ گلاب کے خالص عطر سے غسل کرنے کے بعد اس نے قدیم خوشبویات سے اپنے جسم کو معطر کیا اور پھر رومی شہزادیوں والا لباس پہن کر وہ کمرے میں موجود ایک خوبصورت تخت پر بڑے جاہ و جلال کے سے انداز میں ایک گاؤ تکیہ سے پشت لگا کر بیٹھ گئی۔اس کے سر پر سونے کا بنا ہوا ایک خوبصورت سا تاج تھا جس میں انتہائی قیمتی ہیرے جڑے ہوئے تھے۔

تخت پر بیٹھتے ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تو کمرے کے عقبی دروازے کھلے اور دو پہاڑ جیسے انسان اندر داخل ہوئے ان کے جسم اس قدر فولادی اور مضبوط تھے کہ جیسے پہاڑی چٹانوں سے بنائے گئے ہوں۔وہ دونوں مخصوص انداز میں چلتے ہوئے اس کے تخت کے پیچھے دائیں بائیں کھڑے ہوگئے۔ان کی آنکھیں سرخ تھیں اور ان میں

سے جیسے شرارے نکل رہے ہوں۔

چند لمحوں بعد سائیڈ کا ایک دروازہ کھلا اور اس میں سے خوبصورت اور نوجوان تین لڑکیاں بڑے مؤدبانہ انداز میں اندر داخل ہوئیں۔ان کے ہاتھوں میں مور کے پروں سے بنائے گئے انتہائی خوبصورت مور چھل تھے۔اور عریاں جسم پر انتہائی باریک سنہری گاؤں تھے۔وہ تینوں اس کے تخت کی سائیڈ سے گذر کر اس کی پشت پر آ کر کھڑی ہو گئیں اور بڑے میکانکی انداز میں مور چھل جھلنے لگیں۔ کمرے میں پرانی خوشبویات کا ہلکا ہلکا دودھیا دھواں چکراتا پھر رہا تھا۔غرضیکہ اس کمرے میں پہنچ کر کوئی تصور بھی نہ کرسکتا تھا کہ یہ کمرہ جدید دور کی کسی عورت کا ہے بلکہ یوں لگتا تھا جیسے وہ قدیم روم کی کسی ملکہ کے دربار میں پہنچ گیا ہو۔

مادام نے ہاتھ موڑ کر گاؤ تکیہ کی سائیڈ پر ہلکی سے تھپکی دی تو سامنے والا بھاری دروازہ کھلا اور ایک نوجوان جس نے عام لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔

" کیٹاک کو حکم دو کہ وہ علی عمران کو اور الیکس ہال سے آنے والے کرنل فریدی کو علیحدہ علیحدہ دروازوں سے اندر بھجوا دے۔ لیکن یہاں لانے سے پہلے ان کی مکمل چیکنگ کرلی جائے۔" مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔" نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر دروازے میں غائب ہوگیا۔ اس کے باہر جاتے ہی بھاری دروازہ بند ہوگیا۔ اور مادام کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اُسے معلوم تھا کہ علی عمران اور کرنل فریدی اس کمرے کے ماحول

میں داخل ہوتے ہی بوکھلا جائیں گے اور مردوں کی اس بوکھلاہٹ سے مادام فطری طور پر بے حد لطف اندوز ہوتی تھی۔ اور یہ اسی بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہوتا تھا کہ بہادر سے بہادر مرد بھی اس کے قدموں میں لوٹنا شروع کردیتا تھا۔

اور آج تو وہ ایک دلچسپ تماشا دیکھنا چاہتی تھی وہ کرنل فریدی کو لڑتا دیکھ چکی تھی جب کہ علی عمران ذہانت کے اعلٰی ترین معیار کا حامل تھا۔ اور وہ جسمانی طور پر بھی خاصا مضبوط نظر آتا تھا۔ اس لیے اس کا خیال تھا کہ وہ ان دونوں کے درمیان اپنی خاطر جنگ کرا کر انتہائی لطف اندوز ہوگی۔

ابھی وہ بیٹھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک کمرے میں گھنٹی بجنے کی مترنم آواز گونجی تو وہ سنبھل کر بیٹھ گئی۔ جسم پر پہنا ہوا لبادہ اس نے جان بوجھ کر ذرا سا سرکا دیا تاکہ آنے والون کے ہوش پر

حسن کی بجلیاں گرائی جاسکیں۔یہ اس کی مخصوص تفریح تھی اور آج وہ پوری طرح اس تفریح کے موڈ میں تھی۔

گھنٹی کی آواز کا مطلب ہی یہی تھا کہ علی عمران اور کرنل فریدی کمرے میں داخل ہونے والے ہیں۔

عمران کی آنکھ کھلی تو وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود ایک آرام دہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔اس نے ہوش میں آتے ہی آنکھیں ادھر اُدھر گھمائیں۔لیکن کمرے میں اپنے آپ کو اکیلا دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بستر سے نیچے اتر آیا۔جسمانی اور ذہنی طور پر وہ بالکل نارمل تھا۔یوں لگتا تھا جیسے وہ ایک طویل اور پرسکون نیند کے بعد بیدار ہوا ہو۔جسم پر اس کا اپنا لباس تھا۔اس نے جلدی سے اپنے لباس میں موجود چیزوں کی چیکنگ شروع کی۔مگر دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا۔کیونکہ سوائے لباس کے باقی ہر چیز غائب تھی۔حتیٰ کہ اس کی جیکٹ کے اندر استر میں سلی ہوئی چیزیں بھی نکال لیے گئی تھیں نوٹ کے تلے، ٹو اور ایڑی میں موجود خفیہ میکنزم بھی نکال لیے گئے تھے جبکہ بوٹ وہی تھا۔اُسے شاید بڑی مہارت سے دوبارہ سی دیا گیا تھا۔ناخنوں کے اندر البتہ بلیڈ موجود تھے۔

کہیں اندر سے دل، گردے، پھیپھڑے اور جگر بھی غائب نہ ہوں۔" عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز " میں اپنے جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"نہیں! وہ موجود ہیں مسٹر علی عمران۔" اسی لمحے کمرے میں ایک آواز گونجی اور عمران اچھل کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"جج۔۔۔جج۔۔۔جن۔یہ یقیناً کسی جن کی آواز ہے۔اس لیے وہ مجھے نظر نہیں آرہا۔" عمران کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"مادام کے دربار میں پیش ہونے کے لیے تیار ہوجاؤ۔تم دنیا کے خوش قسمت ترین انسان ہو جسے مادام نے اپنے لیے چن لیا ہے۔" وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور وہ مخصوص مائیک عمران کی نظروں میں آگیا جہاں سے آواز نکل رہی تھی۔وہ دروازے کے اوپر خاصی بلندی پر نصب تھا۔دروازہ فولادی تھا۔اور باہر سے بند تھا۔کیونکہ اندر سے اس پر نہ کوئی گرپ نظر آ رہی تھی اور نہ کوئی ہینڈل وغیرہ۔ دروازہ بالکل سپاٹ تھا۔

"مم۔۔۔مم۔۔۔مگر۔۔۔ممی۔۔۔مادام تو مجھے جوتے ماریں گی۔" عمران نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔وہ تمہیں پسند کرتی ہیں۔اس لیے اب تم اس وقت تک اس کے شوہر رہو گے جب تک وہ چاہے گی۔" اسی آواز نے کہا۔

"تت۔۔۔تت۔۔۔توبہ! نعوذ باللہ۔یا اللہ رحم کر۔یہ بندہ

تو کوئی دہریہ ہے۔کافر ہے۔میں بالکل معصوم ہوں۔بھلا ممی کا ہی بیٹا شوہر بن سکتا ہے۔توبہ توبہ۔" عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور باقاعدہ دونوں ہاتھوں سے کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک شروع کردی جیسے اس قدر کبیرہ گناہ کے تصور سے ہی وہ لرز رہا ہو۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔مادام تمہاری ممی کیسے بن گئیں؟" اس بار بولنے والے کا لہجہ کرخت تھا۔

تت۔۔۔تت۔۔۔تم خود تو کہہ رہے ہو۔مم۔۔۔مم۔۔۔مادام۔اور ممی ہی تو مادام ہوتی ہے۔" عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ! اب سمجھا۔تمہارے ملک میں ممی کو مادام کہتے ہوں گے۔گھبراؤ نہیں۔ہم عزت دار خاتون کو مادام کہتے ہیں۔" دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

عزت دار خاتون! تو کیا مادام بیوہ ہے۔ارے توبہ بیچاری بیوہ۔کب فوت ہوا ہے اس کا شوہر۔" " عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔اب اس کے لہجے سے بے پناہ ہمدردی جھلک رہی تھی۔

شٹ اپ! تم قطعاً احمق ہو۔نجانے مشین نے کیسے تمہیں ہائی گریڈ آئی کیو اپ لیول قرار دے دیا " ہے۔" دوسری طرف سے کڑکدار لہجے میں کہا اور عمران یوں خوف سے پیچھے ہٹا جسے بولنے والے نے اُسے کوڑا مار دیا ہو۔پیچھے ہٹتے ہوئے وہ بستر سے ٹکرایا اور پھر دھڑام سے بستر پر گر پڑا۔اور سہم کر یوں آنکھیں بند کرلیں جیسے

بلی کو دیکھ کر معصوم کبوتر بند کرلیتا ہے۔

لیکن دوسرے لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سُن کر عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر نہ صرف بوکھلا کر کھڑا ہوگیا بلکہ اس نے دونوں ہاتھ یوں آنکھوں پر رکھ لیے جیسے اب ساری عمر آنکھیں نہ کھولنے کا فیصلہ کرلیا ہو۔اور کمرے میں مترنم نسوانی قہقہے گونج اٹھے۔

ارے ارے توبہ! شرم کرو۔ارے بہو بیٹیوں کو اس طرح۔" عمران نے انتہائی شرمیلے انداز میں " کہا۔مگر دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھ جھٹکے سے علیحدہ کر دیئے گئے۔

جلدی کرو۔مادام کا بلاوا آگیا ہے۔اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو قیامت آجائے گی۔" ایک لڑکی کی تیز آواز سنائی دی۔

قیامت اور کہاں سے آئے گی۔ایک نہیں دو دو قیامتیں۔ارے میری توبہ۔" عمران نے بوکھلائے انداز میں کہا۔اس نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں کھولیں۔مگر دوسرے لمحے پھر بند کرلیں۔وہ دونوں لڑکیاں جو انتہائی چست لباس میں تقریباً عریاں نظر آرہی تھیں۔اُسے دونوں بازوؤں سے گھسیٹتی ہوئی دروازے کی طرف لیکر چل دیں۔

ارے ارے۔چھوڑو مجھے۔تم نامحرم ہو۔ہاتھ مت لگاؤ اور مجھے چھوڑو۔" عمران نے اپنے جسم کو سمیٹتے ہوئے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

جلدی کرو۔جلدی۔" لڑکیوں نے تیز لہجے میں کہا اور عمران ایسے آگے بڑھ گیا جیسے واقعی اس کے پیچھے قیامت آرہی ہو۔لڑکیاں اب طاس کے عقب میں تھیں اور عمران گردن کو یوں اکڑائے ہوئے تھا جیسے

وہ پیچھے مڑ کر دیکھ ہی نہ سکتا ہو۔دروازے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں پہنچ گیا۔

کمال ہے۔یہ راہداری ہے یا بازار حسن۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔کیونکہ راہداری میں جگہ جگہ اسی قسم کے تقریباً عریاں لباسوں میں حسین لڑکیاں بڑے مودّبانہ انداز میں کھڑی تھیں۔

راہداری سے گذر کر وہ ایک بڑے دروازے پر پہنچ گئے ایک لڑکی نے دروازے کی سائیڈ پر مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو دروازہ کھل گیا۔اور پھر دونوں لڑکیوں نے عمران کو زور سے پیچھے سے دھکا دیا اور عمران یوں اچھل کر دروازے سے اندر چلا گیا جیسے اسے کسی نے اٹھا کر اندر پھینک دیا ہو۔

ہائیں۔ارے ششش۔۔۔ ششش۔۔۔شرم کرو۔ کپڑا ٹھیک کرو۔" عمران نے ایک لمحے کو آنکھیں " پھاڑیں اور پھر جلدی سے آنکھیں بند کر کے ان پر دونوں ہاتھ رکھ لیے۔ کیونکہ سامنے ایک خوبصورت تخت پر بیٹھی ہوئی حسین لڑکی کا آدھے سے زیادہ جسم کھلا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انتہائی مترنم ہنسی سے گونج اٹھا۔

بہت خوب! بڑے عرصے بعد کسی مرد کو اس طرح شرماتے ہوئے دیکھا ہے۔" نسوانی آواز سنائی " دی۔اور اس بار عمران نے تیزی سے آنکھیں کھول دیں۔ کیونکہ وہ آواز پہچان گیا تھا۔یہ مادام کی آواز تھی اسی مادام کی جس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔

اوہ مادام! تو تم ہو مادام۔ مگر تمہارا نام پہلے تو ملکہ وینس ہوا کرتا تھا۔" عمران نے اس بار آنکھیں " کھول کر قدرے سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

ہاں! ہم حسن کی دیوی وینس ہیں وینس۔لوگ ہمیں مادام کہتے ہیں۔" مادام نے مسکراتے ہوئے " کہا۔

اوہ! بڑے ڈھیٹ لوگ ہیں جو تمہیں دیکھنے کے بعد بھی بولنے کے لیے زندہ رہ جاتے ہیں۔ میرا کیا " ہے میں تو مر کر زندہ ہوا ہوں۔اور دوبارہ زندہ ہونے کے بعد موت نہیں آتی۔اس لیے میں ڈھیٹ بننے پر مجبور ہوں۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مادام ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ اس کا خوبصورت اور سفید چہرہ مسرت سے گلنار ہو گیا۔

تم نے جس خوبصورت انداز میں ہمارے حسن کو خراج تحسین ادا کیا ہے اس پر ہم خوش ہوئی ہیں " نوجوان۔" مادام نے کہا۔

نوجوان۔ارے نہیں۔ بھلا دو ہزار سالہ بوڑھا بھی کبھی نوجوان ہوسکتا ہے۔مگر ہائیں میرا جسم۔ارے " واقعی میرا جسم تو نوجوانوں جیسا ہے۔" عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب۔کیا تم ہم سے مذاق کرنے کی گستاخی کر رہے ہو؟ دو ہزار سالہ بوڑھے سے تمہارا کیا " مطلب ہے۔" مادام نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

توبہ توبہ! میری جرات ہے کہ میں حسن کی دیوی سے مذاق کا تصور بھی کرسکوں۔میں سچ کہہ رہا " ہوں حسن کی دیوی جی! میری عمر دو ہزار سال ہے۔میں مصر کے بڑے کلیسیا کا پجاری دادام ہوں۔

لیکن یہ جسم۔یہ جسم کہاں سے آگیا۔" عمران نے ایک بار پھر یوں بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا کہ مادام کو بھی شاید اس کی اداکاری پر یقین آگیا۔کیوں کہ اب وہ حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھی۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور کرنل فریدی بڑے اطمینان سے اندر داخل ہوا۔مادام اور کمرے کا ماحول کو دیکھ کر اس نے بڑے ناگوار سے انداز میں منہ بنایا۔

ارے ناران۔تم اور یہاں۔تم تو روم کے بڑے کلیسیا میں تھے جب پچھلی بار میں تم سے ملنے آیا " تھا۔" عمران نے بڑی طرح چونک کر کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اور ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور کرنل فریدی کے گلے سے یوں لٹک گیا جیسے صدیوں بعد ملاقات ہوئی ہو۔

" پیچھے ہٹو عمران! اس ڈرامہ بازی کی کوئی ضرورت نہیں۔اور مادام! تمہیں اس سارے ڈرامے کی کیا سوجھی۔اس کا مطلب ہے کہ ابھی تم ذہنی طور پر انتہائی پسماندہ ہو۔" کرنل فریدی نے عمران کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے بڑے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

" دیکھو عمران! یہ شخص تمہارے سامنے میری توہین کر رہا ہے۔ کیا تم اسے سزا نہیں دے سکتے۔" مادام نے بڑے میٹھے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سزا۔بالکل دے سکتا ہوں۔جیسے تم حکم کرو۔تم تو حسن کی دیوی ہو۔اور حسن کی دیوی کی شان میں گستاخی تو بہت بڑا جرم ہے۔"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو اسے ھلاک کر دو۔اس کی یہی سزا ہے۔اور سنو! اگر تم اسے ھلاک کرنے میں کامیاب ہوگئے تو پھر یہ حسن کی دیوی تمہاری ہوجائے گی۔" مادام نے اپنی طرف سے عمران کے گرد جال کستے ہوئے کہا۔

" لیکن کس سے ھلاک کروں۔نہ تلوار۔نہ تیر۔نہ کھانڈا اور نہ جدید دور کا کوئی اسلحہ۔ایسا کرو تم ہی اسے آنکھ مار دو۔یہ بیچارہ خود ہی ڈھیر ہوجائے گا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہارے ہاتھوں میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ تم اس کی ہڈیاں توڑ سکو۔" مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

ہڈیاں۔ارے باپ رے۔میں نے تو ابھی قصابوں والا ریفریشر کورس تک نہیں کیا۔اب مجھے کیا " معلوم کہ کونسی ہڈی کو کہاں سے توڑا جاتا ہے۔اگر کوئی غلط ہڈی ٹوٹ گئی تو ہڈی کا سارا گودا ضائع ہو جائے گا۔" عمران نے کہا اور اس بار کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم کرو اس بکواس کو۔سنو مادام! میرا نام کرنل فریدی ہے۔اور میں اس لیبارٹری سے اپنے ملک " کے سائنسدانوں کو واپس لینے آیا ہوں۔اور یہ بھی سن لو کہ میں جو فیصلہ کر لیتا ہوں اُسے بہرحال میں پورا کرتا ہوں۔چاہے مجھے تمہاری پوری لیبارٹری کی اینٹ سے اینٹ کیوں نہ بجا دینی پڑے۔" کرنل فریدی کا لہجہ بیحد سرد تھا۔

اور یہ بھی سن لو اگر تم نے کرنل فریدی کے سائنسدانوں کو کاروں پر بٹھا کر باقاعدہ بینڈ باجے کے " ساتھ واپس نہ کیا تو یہ بھی سن لو کہ کرنل

فریدی نے خود بینڈ باجے کا انتظام کر رکھا ہے۔بینڈ ماسٹر کیپٹن حمید اس کے ساتھ ہے۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اچھا تو یہ بات ہے۔میں تو سمجھ رہی تھی کہ تم لوگ شکاری ہو اور بلیک کالار میں شکار کھیلنے آئے " ہو۔بہرحال اب تو موت تمہارا مقدر بن گئی ہے۔" مادام نے یکلخت بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کا حسین چہرہ یکلخت بگڑ کر بے حد کریہہ بن گیا تھا۔اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دو بار تالی بجائی تو اس کی پشت پر موجود پہاڑ جیسے دونوں دربان یکلخت حرکت میں آ گئے۔اور وہ دونوں ہی مخصوص انداز میں چلتے ہوئے کرنل فریدی اور عمران کی طرف بڑھے۔

اب دیکھو! تم دونوں کی ہڈیاں کیسے ٹوٹتی ہیں۔" مادام نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "

" ارے ارے۔میں تو تمہارا خادم ہوں حسن کی دیوی! مجھ پر تو رحم کرو۔" عمران نے یکلخت گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں! تم بھی اس کے ساتھی ہو۔اور نہ صرف تم دونوں بلکہ تمہاری ساری ٹیم کا مقدر موت بن چکی ہے۔" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دونوں دربان قدم بڑھاتے ان دونوں کے سامنے آکر رک گئے۔وہ واقعی بے حد مضبوط اور فولادی جسم کے مالک تھے۔اور ان کی آنکھوں سے جیسے شرارے سے نکل رہے تھے۔ان کا قد و قامت جسم آنکھوں سے نکلنے والے شرارے انہیں اس قدر ہیبت ناک بنا رہے تھے کہ شاید عام آدمی تو انہیں دیکھ کر ہی بیہوش ہو جائے۔لیکن کرنل فریدی

بڑی بے نیازی کے عالم میں کھڑا تھا۔جب کہ عمران بڑی دلچسپ نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے بچہ اپنے پسندیدہ کھلونوں کو دکان کے شو روم میں پڑے دیکھ رہا ہو۔

" آٹوش۔" مادام نے یکلخت تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔" کرنل فریدی کے سامنے کھڑے ہوئے دربان نے کھڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" تم نے کرنل فریدی کی ہڈیاں توڑنی ہیں جو تمہارے سامنے کھڑا ہے۔اس وقت تک ہاتھ نہیں رکنا چاہیے۔جب تک اس کی ایک ایک ہڈی نہ ٹوٹ جائے۔" مادام نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس مادام! حکم کی تعمیل ہوگی۔" آٹوش نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" راکوش۔" مادام نے دوبارہ کہا۔

یس مادام۔" اس بار عمران کے سامنے کھڑے ہوئے دربان نے اسی طرح کھڑکھڑاتے ہوئے لہجے " میں جواب دیا۔

تم نے اپنے سامنے کھڑے علی عمران کی ہڈیاں توڑنی ہیں۔" مادام نے سرد لہجے میں کہا۔ "

یس مادام! حکم کی تعمیل ہوگی۔" راکوش نے سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔ "

گڈ! اب شروع ہوجاؤ۔" مادام نے چیخ کر کہا اور دونوں دربانوں کے جسموں کو یکلخت حرکت " ہوئی۔لیکن اسی لمحے عمران نے تیزی سے چھلانگ لگائی اور کرنل فریدی کو ہمراہ لیے بجلی کی سی تیزی سے کمرے

کے ایک کونے میں لے گیا۔

آپ درمیان میں نہ آئیں۔میں ان دونوں سے سمجھ لونگا۔آپ مادام کا خیال رکھیں وہ نکل نہ " جائے۔" عمران نے سرگوشیانہ انداز میں کرنل فریدی سے کہا اور کرنل فریدی نے سر ہلا دیا۔گو بظاہر دیکھنے میں دونوں دربان ناقابل تسخیر نظر آتے تھے۔لیکن کرنل فریدی عمران کی صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھا۔اس لیے اسے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوا۔

عمران اور فریدی کے ایک کونے میں جاتے ہی دونوں دربان تیزی سے ان کی طرف مڑے۔اسی لمحے عمران قدم بڑھاتا آگے آیا۔

آؤ بھئی پہلوانو! تمہیں بھی بتا دوں کہ فن پہلوانی میں کون کونسے داؤ میں نے ایجاد کیے ہیں۔" " عمران نے قدم آگے بڑھاتے ہوِئے مسکرا کر کہا۔اور اس کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اُچھلا اور فریدی کے مقابلے پر آنے والے دربان کے سر کے اوپر سے گذر کر اس کی پشت

پر جا کھڑا ہوا۔جیسے ہی اس کے قدم فرش پر لگے۔عمران کی لات بجلی کی تیزی سے اس دربان کی پشت پر کولہے سے ذرا اوپر دائیں طرف پوری قوت سے پڑی۔دربان کو چونکہ کرنل فریدی سے لڑنے کا حکم تھا۔اس لیے عمران کے اس کے سر کے اوپر سے چھلانگ لگانے کے باوجود وہ مڑا نہ تھا۔ بلکہ اسی طرح کرنل فریدی کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔لیکن ضرب کھاتے ہی وہ لڑکھڑایا اور دوسرے لمحے یوں اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا جیسے کٹا ہوا درخت فضا سے زمین پر ایک زوردار دھماکے سے گرتا ہے۔اور عمران اُسے ضرب لگانے کے ساتھ ہی ایک بار پھر اچھلا اور اس بار اس کا ہائی جمپ پہلے سے بھی زیادہ اونچا تھا۔اس

بار وہ اپنے والے دربان کی پشت پر آیا۔وہ دربان اس کے چھلانگ لگاتے ہی تیزی سے مڑنے لگا ہی تھا کہ عمران کی لات ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور اس نے ٹھیک اسی جگہ پر دوسرے دربان کو ضرب لگائی اور دوسرا دربان بھی عین اسی طرح لڑکھڑا کر کٹے ہوئے شہتیر کی طرح فرش پر گر گیا۔

اسی لمحے عمران کو اپنی پشت پر مادام کی چیخ سنائی دی۔عمران تیزی سے مڑا اور اس نے دیکھا کہ کرنل فریدی نے مادام کو دبوچا ہوا ہے۔وہ اسے تخت سے نیچے اتارنے کی کوشش کررہا تھا۔اور پھر عمران کے مڑتے ہی اس نے پیچھے کھڑی ہوئی نیم عریاں لڑکی کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مورچھل سے یکلخت چنگاریاں نکلتے دیکھیں اور اس کے ساتھ ہی اس ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو اس قدر زور سے دھکا لگا کہ وہ کسی گیند کی طرح اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا اور اس

کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر اندھیروں نے یلغار کر دی۔اور پورا کمرہ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرے کی دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔

" گلوریا! تم نے حماقتوں کی انتہا کر دی ہے۔" سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے اور چوڑے چہرے والے غیر ملکی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

" بب۔۔۔بب۔۔۔باس! میں تو انہیں عام شکاری سمجھی تھی۔" کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام نے ہکلاتے ہوئے کہا۔اس کا چہرہ خوف کی شدت سے سفید پڑ گیا تھا۔

" یہ دونوں ہی دنیا کہ انتہائی خطرناک ترین انسان ہیں۔جب میں نے احکامات دے رکھے تھے کہ کسی بھی صورت میں باہر کا آدمی لیبارٹری میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔تو پھر تم نے ایسا کیوں کیا۔بولو۔جواب دو۔" غیر ملکی نے غصے کی شدت سے دانت پیستے ہوئے کہا۔اور گلوریا یکلخت اٹھی اور دھڑام سے غیر ملکی کے پیروں پر گر گئی۔

مم۔۔۔مم۔۔۔معاف کردو۔آخری بار معاف کردو باس! آئندہ

غلطی نہ ہوگی۔" مادام گلوریا نے بری طرح روتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے تھے۔

" اٹھ کر اپنی کرسی پر بیٹھو۔تم دنیا کی سب سے جدید اور خفیہ ترین لیبارٹری کی چیف انچارج ہو۔اور تمہاری یہ حالت ہے کہ تم عام عورتوں کی طرح گڑگڑا رہی ہو۔ٹسوے بہا رہی ہو۔" غیر ملکی نے اپنے پیروں کو جھٹکتے ہوئے اور بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

آپ معاف کردیں باس! بس آخری بار معاف کردیں۔" گلوریا نے اسی طرح دوبارہ اس کے پیر "
پکڑتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔میں نے معاف کردیا۔اب اٹھ کر کرسی پر بیٹھو۔" غیر ملکی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "
شش۔۔۔ شش۔۔۔ شکریہ باس۔بے حد شکریہ! گلوریا نے اسی طرح اطمینان کی طویل سانس لی
جیسے وہ مر کر دوبارہ زندہ ہوئی ہو۔" اور پھر اٹھ کر دوطارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

دراصل اس میں تمہارا زیادہ قصور بھی نہیں ہے۔تمہیں ان دونوں کے بارے میں تفصیلات کا علم نہ "
تھا۔کرنل فریدی کے بلیک کالار میں پہنچنے کا مجھے علم تھا۔لیکن میں اس لیے خاموش رہا کہ ظاہر ہے
کہ نہ وہ لیبارٹری ٹریس کرسکے گا اور نہ اندر داخل ہوسکے گا۔اس لیے خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلا
جائے گا۔اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم نہ صرف اسے بلکہ دنیا کے سامنے سب سے بڑے شیطان علی
عمران کو بھی لیبارٹری کے اندر بلوا لوگی۔" غیر ملکی نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

وہ واقعی بے حد خطرناک لوگ ہیں باس! میں تصور بھی نہ کرسکتی "

تھی کہ کرنل فریدی خالی ہاتھ بیس کوڑا بردار نقاب پوشوں سے نہ صرف ٹکرا جائے گا۔بلکہ انہیں زیر
بھی کر لے گا۔اور اس کے بعد اس علی عمران نے تو کمال ہی کردیا۔اس نے دونوں روبوٹس سے
مقابلہ کرنے کی بجائے ان کی ایٹمک بیٹریوں پر ضربیں لگا کر ان دونوں کو پلک جھپکنے میں بے کار
کردیا۔اگر میری مخصوص چیخ پر میرے پیچھے کھڑی ہوئی لڑکی زیرو بم فائر نہ کرتی تو فریدی لازماً مجھ
پر قابو پا لیتا۔" مادام نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس بار قدر مطمئن لہجے میں کہا۔

بہرحال شکر ہے کہ وہ تم پر قابو نہیں پا سکے۔ورنہ یہ لیبارٹری ان کے قبضے میں آجاتی۔" غیر ملکی " نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

وہ کس طرح باس! وہ جگہ تو مین لیبارٹری سے بالکل الگ ہے۔اور مین لیبارٹری میں تو آپ جانتے " ہیں کہ میرے سوا اور کوئی داخل نہیں ہوسکتا۔" مادام گلوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

تم نے خود ہی تو بتایا کہ ان کے ساتھ ایک سفید فام عورت ہے وہ لازماً اسے تمہاری جگہ مادام " گلوریا بنا دیتے۔اور پھر تم سے تمام معلومات حاصل کر کے پوری لیبارٹری پر قبضہ کرلیتے۔" غیر ملکی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور گلوریا کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت اور خوف سے پھٹنے لگیں۔

اوہ واقعی باس! واقعی آپ درست کہہ رہے ہیں۔" گلوریا نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے ایک بار " پھر یقینی موت سے بچ نکلی ہو۔

بہرحال اب وہ لوگ کہاں ہیں؟" باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ "

ان سب کو میں نے بیہوش کرا کر بلیک روم میں رکھا ہوا ہے۔آپ کی کال آنے پر میں نے ایسا " کیا ہے۔ورنہ میں تو شاید اسی وقت ان کے جسم گولیوں سے چھلنی کرا دیتی۔" مادام نے کہا۔اب اس کا لہجہ دوبارہ باوقار ہوگیا تھا۔

معلوم کرو۔کیا وہ لوگ ابھی تک بیہوش ہیں۔" باس نے کہا اور مادام نے جیب سے ایک چھوٹا " سا فون نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن دبا کر کسی سے بات کرنے لگی۔

یس باس! وہ بدستور بیہوش ہیں۔کمپیوٹر ٹیلی سسٹم پر انہیں ہر لمحہ چیک کیا جا رہا ہے۔" مادام " نے فون نما آلہ بند کرتے ہوئے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو پھر اب ان کے متعلق کیا فیصلہ کیا جائے۔" باس نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"فیصلہ کیا کرنا ہے باس! ان کے جسم گولیوں سے چھلنی کرا کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دیتے ہیں۔" مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں واپس بلیک کالار میں پھینکوا دیا جائے۔ تاکہ انہیں آسان موت نہ مل سکے اور ان کی موت عبرت ناک ہو۔" باس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"مگر کیسے باس! یہ تو وہاں سے بھاگ جائیں گے۔" مادام نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اُسے باس کے فیصلہ پر شدید حیرت ہو رہی ہو۔

"نہیں گلوریا! تم ان لوگوں کے لیے آسان موت کا سوچ رہی ہو۔

بیہوشی کے عالم میں جسموں کو گولیوں سے چھلنی کر دینے سے انہیں کیا تکلیف ہو گی۔ جب کہ میں انہیں عبرت ناک موت دونگا۔ تم انہیں بلیک کالار کے شمالی حصے میں واقع ڈیسی قبیلے کی حدود میں پہنچا دو۔ ڈیسی قبیلہ آدم خور ہے اور وہ اپنے شکار کو زندہ پکڑ کر ایک ایک بوٹی کاٹتا ہے۔ یہ ان کی اصل سزا ہے۔ عبرتناک سزا۔" باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"واقعی باس! آپ درست کہہ رہے ہیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ یہ خطرناک لوگ کسی طرح وہاں سے فرار ہو جائیں۔" مادام نے کہا۔

"اول تو ڈیسی قبیلے کی حدود میں داخل ہونے کے بعد فرار ہونا ناممکن ہے۔ لیکن اگر ایسا ہوا بھی سہی تو ہم انہیں باقاعدہ چیک کرتے رہیں گے۔ اور تم جانتی ہو کہ لیبارٹری کے اندر سے بھی انہیں ہلاک کیا جاسکتا ہے۔" باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے باس! واقعی یہ سزا ان کے لیے انتہائی عبرتناک ہوگی۔" مادام نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ "
تم انہیں اگینم سکس کے ذریعے اسی حالت میں ڈیسی قبیلے کی حدود میں پھینکوا دو۔اور پھر اس کے "
بعد ان کی اس وقت تک کڑی نگرانی کرو جب تک یہ ہلاک نہ ہوجائیں۔اور اگر یہ کوئی چکر چلائیں
جس کی امید تو نہیں ہے، تو پھر انہیں فوری ہلاک کردینا۔" باس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
ٹھیک ہے باس! جیسا آپ حکم کریں۔" مادام گلوریا نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ "
ہر کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔تمہاری معمولی سی غلطی لیبارٹری "

کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔اگر مجھے انتہائی ضروری کام درپیش نہ ہوتا تو یہ کام میں اپنی نگرانی میں کراتا۔" غیر ملکی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

آپ بے فکر رہیں باس! کوئی غلطی نہ ہوگی۔" مادام گلوریا نے پر یقین لہجے میں کہا۔ "

اور باس سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔مادام بھی سر جھکائے اس کے پیچھے چل رہی تھی۔

مادام گلوریا کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے باس کا فیصلہ دل سے پسند نہیں آیا۔لیکن بہرحال وہ مجبور تھی۔

مم۔۔۔مم۔۔۔ماسٹر۔۔۔ماسٹر اٹھو! میں کالے عقابوں کی آوازیں سن رہا ہوں۔" جوزف کی آواز "
عمران کے کانوں میں پڑی۔تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔اور دوسرے لمحے وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔وہ گھنے جنگل کے درمیان ایک کھلے حصے

میں موجود تھا۔اور اس گرد کرنل فریدی، کیپٹن حمید اور اس کے تمام ساتھیوں سمیت اس کے اپنے بھی سارے ساتھی یوں لیٹے ہوئے تھے۔جیسے وہ سب طویل سفر طے کر کے تھک کر سو گئے ہوں۔
اسی لمحے اس کے کانوں میں دور سے کریہہ چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
وہ ان آوازوں کی اچھی طرح پہچانتا تھا۔یہ مخصوص آوازیں آدمخور وحشی اس وقت نکالتے ہیں جب انہیں کافی بڑا شکار مل رہا ہو۔

اسی لمحے جوزف نے ایک درخت سے چھلانگ لگائی اور عمران کی طرف دوڑا۔وہ عمران کو جگا کر خود شاید درخت پر چڑھ گیا تھا۔
ماسٹر! یہ خوفناک آدمخور ہیں۔اور ان کی تعداد یقیناً سینکڑوں میں ہے۔میری آنکھ ان کی آوازوں " سے ہی کھلی تھی۔" جوزف نے کہا۔اس کے لہجے میں خوف کا شائبہ تک نہ تھا۔بلکہ اس کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک تھی۔جیسے وہ خود بھی ان آدم خوروں کا ایک رکن ہو۔
سب کو جگاؤ۔جلدی کرو۔" عمران کی چیخ کر کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر کرنل " فریدی کو جھنجوڑ ڈالا۔
کک۔۔۔کک۔۔۔کیا ہے۔" کرنل فریدی نے آنکھیں کھولیں۔ "
آدم خور آرہے ہیں دعوت اڑانے۔ذرا جلدی سے ان کی دعوت کا انتظام مکمل کر لیجیئے۔" عمران " نے کہا اور پھر پلٹ کر صفدر کو جگانے لگا۔

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں سب ہوش میں آچکے تھے۔وحشی آدم خوروں کی مخصوص اور کریہہ چیخیں اب بالکل قریب سے سنائی دینے لگی تھیں اور یہ آوازیں انہیں چاروں طرف سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھیں۔

اوہ! یہ ڈیسی قبیلے کی مخصوص آوازیں ہیں۔یہ بلیک کالار کا سب سے خطرناک وحشی اور آدمخور قبیلہ " ہے۔مگر ہم یہاں کیسے پہنچ گئے۔" کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

مادام کو ہماری مردانگی پر شبہ ہوگیا تھا۔اس لیے اس نے سوچا ہوگا کہ پہلے ڈیسی قبیلے کے افراد " "ہمیں چیک کرلیں۔پھر دیکھا جائے گا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران! ہمارے پاس تو اسلحہ بھی نہیں ہے۔" جولیا نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔ "

ہمارے پاس تو واقعی نہیں ہے۔لیکن تمہارے پاس تو ہے سنا ہے کہ ڈیسی قبیلے کے افراد سفید فام " خوبصورت لڑکیوں کو اپنی دیوی بنا لیتے ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔اس چہرے پر ذرا بھی پریشانی کے آثار نہ تھے۔

جولیا درست کہہ رہی ہے عمران! ہمیں خود فوراً کچھ سوچنا چاہیے ورنہ یہ لوگ ہمیں زہریلے تیروں " سے چھلنی کر دیں گے۔پہلے راؤنڈ میں بھی ہمارے پچاس افراد ان کے زہریلے تیروں کا شکار ہوگئے تھے۔" کرنل فریدی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

ماسٹر! وہ لوگ چاروں طرف سے آرہے ہیں اور میں نے ان کا ناچ سمجھ لیا ہے۔وہ آدم خور " ہیں۔" جوزف نے قریب آتے ہوئے کہا۔

" تو کیا ہوا! تم بھی ان میں شامل ہوجانا۔بولو کس کا گوشت کھانا پسند کروگے۔" عمران نے مسکراتے ہوتے۔اب یہ سب لوگ وہیں ایک دائرے میں اکھٹے ہوگئے تھے۔

" آپ اس احمق کے چکر میں نہ آئیں۔ہمیں خود ہی کچھ کرنا چاہیے ورنہ بے موت مارے مارے جائیں گے۔" اچانک کیپٹن حمید نے جو کافی دیر سے خاموشی کھڑا تھا کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" فکر نہ کرو۔بغیر موت کے نہیں مرو گے۔اس کی میں گارنٹی

دیتا ہوں۔" عمران نے مسکراتے ہوتے کہا۔

" آخر آپ اس قدر مطمئن کیوں ہیں۔وہ لوگ کافی قریب آچکے ہیں۔" صفدر نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔پھر میں موت کا راگ شروع کر دیتا ہوں۔لیکن شرط یہ ہے کہ آپ سب کو میرے ساتھ آواز ملا کر گائیں گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا بکواس ہے۔یہ شخص واقعی پاگل ہے۔" کیپٹن حمید نے انتہائی بے بسی سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اُسے کرنل فریدی پر غصہ آرہا تھا جو اس قدر خطرناک پچوئشن میں بھی کھڑا عمران کا منہ تک رہا تھا۔

" تم خاموش رہو۔مجھے کچھ سوچنے دو۔صورت حال واقعی بیحد خراب ہے۔یہ جنگل کا انتہائی دشوار گذار علاقہ تھا۔ڈیسی قبیلہ سینکڑوں افراد پر مشتمل ہے اور یہ لوگ چاروں طرف سے گھیرا ڈال کر ہماری طرف بڑھ رہے ہیں۔ان کے زہریلے تیروں سے بچ نکلنا ناممکن ہے۔ہمارے پاس سرے سے کسی

قسم کا کوئی اسلحہ بھی نہیں ہے۔ایسی صورت میں یہی ہوسکتا ہے کہ ہم موت کا راگ ہی الاپیں۔"

کرنل فریدی نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" خدا آپ کا بھلا کرے۔مجھے تو بس آپ ہی اس پورے گروہ میں سے عقل سلیم بلکہ سلیم شاہی۔اور آگے کے لفظ کا کیپٹن حمید کو زیادہ علم ہوگا۔" عمران نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

" ان آدمخوروں سے پہلے میں تمہاری بوٹیاں نوچ لونگا۔ سمجھے۔" کیپٹن حمید نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" واہ کرنل! آپ تو ڈیبیوں سے گھبرا رہے تھے۔ کپتان حمید ڈیسی تو یہاں موجود ہے۔" عمران نے کہا اور کیپٹن حمید یوں آگے بڑھا جیسے عمران پر حملہ کر دے گا۔

" حمید! تم خاموش رہو۔" کرنل فریدی نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور کیپٹن حمید کندھے جھٹک کر دوسری طرف مڑ گیا۔

اب آدم خوروں کا شور بالکل قریب آگیا تھا۔وہ زیادہ سے زیادہ سو گز کے فاصلے پر ہوں گے وہ اب بھی بری طرح چیخ رہے تھے۔

اچانک عمران اپنی جگہ سے یوں اچھلا جیسے اس کے پیر میں کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔اس کا چہرہ یکلخت سرخ ہوگیا تھا۔وہ تیزی سے دوڑا اور پھر ایک قریبی درخت پر چڑھنے لگا۔

" ارے ارے تمہیں کیا ہوگیا؟" کرنل فریدی کے ساتھ ساتھ سب ساتھیوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔لیکن عمران سب کی سنی ان سنی کرتے ہوئے درخت پر چڑھا اور پھر ایک دو شاخے پر بیٹھ

کر اس نے دایاں ہاتھ اونچا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک چیخ سی نکلی۔ایسی چیخ جیسے کوئی انتہائی اونچائی سے نیچے گہرائی میں گر رہا ہو۔

چیخ کی باز گشت پورے جنگل میں گونجنے لگی اور کرنل فریدی اور باقی سب ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس چیخ کے بلند ہوتے ہی ڈیسی قبیلے کے افراد یکلخت یوں خاموش ہو گئے جیسے چابی سے بھرا کھلونا چابی ختم ہونے پر ساکت ہو جاتا ہے۔

چیخ کی باز گشت ختم ہوتے ہی عمران نے اونچی آواز سے عجیب

قسم کا گانا شروع کر دیا۔

گانے کے الفاظ گو کسی کو سمجھ میں نہ آرہے تھے البتہ لہجے اور انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ کوئی المیہ گیت گایا جا رہا ہے۔عمران کی آواز آہستہ آہستہ بلند ہوتی جا رہی تھی۔

اور پھر ان سب نے بھگدڑ کی سی آواز سنی اور درختوں میں سے نیم عریاں وحشی پاگلوں کے سے انداز میں چاروں طرف سے نمودار ہوئے اور ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب زمین پر سجدے کے سے انداز میں گر پڑے۔عمران مسلسل گا رہا تھا اور اس کی آواز مزید بلند ہو گئی تھی۔

اسی لمحے ایک وحشی جس کے سر پر مور کے پروں کا تاج تھا اٹھا اس نے عجیب آواز میں چیخنا شروع کردیا۔وہ سب حیرت سے بت بنے کھڑے تھے اور آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب ڈرامہ دیکھ رہے تھے،

عمران نے یکلخت گانا بند کر کے عجیب و غریب الفاظ بولنے شروع کر دیئے۔اس وحشی سردار اور عمران کے درمیان باقاعدہ الفاظ کا تبادلہ ہو رہا تھا۔

اور پھر اچانک وحشی سردار ایک بار پھر سجدے میں گر گیا اور منہ میں کچھ بڑبڑانے لگا۔

"ہرّا۔اب جوزف ان کا دیوتا بن گیا ہے۔" عمران نے اچانک اردو میں کہا اور پھر اس نے درخت سے نیچے چھلانگ لگا دی۔دوسرے لمحے سب وحشی اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔لیکن ان کی گردنیں

صفہ بمبر

جھکی ہوئی تھیں۔

"یہ کیا ہوا۔کیا تم ڈیلیوں کی زبان جانتے ہو۔" کرنل فریدی کے لہجے میں واقعی بے پناہ حیرت تھی اور عمران کے ساتھی تو عمران کو یوں دیکھ رہے تھے جیسے عمران کی بجائے کسی بھوت کو دیکھ رہے ہوں۔عمران کی یہ عجیب و غریب صلاحیت پہلی بار ان کے سامنے آئی تھی۔

"میں نے انہی کی زبان میں تو پی- ایچ- ڈی کیا تھا فریدی صاحب! بہرحال جوزف ان کے دیوتا آراگان کا اوتار ہے۔میں اس کا پجاری خاص۔اور اگر میں نے یہ گانا نہ کہا ہوتا تو آراگان دیوتا کا قہر ڈیلیوں پر پڑتا اور ڈیلی تباہ ہو جاتے۔" عمران نے مسکرا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی حیرت انگیز انسان ہو۔میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تمہیں اس قسم کے داؤ بھی آتے ہوں گے۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن حمید اور تنویر کا تو منہ بن گیا البتہ جولیا کا چہرہ کھل اٹھا۔کرنل فریدی جیسے انسان کے منہ سے عمران کے لیے کھلے عام اس قسم کے فقرات نے اس کا چہرہ گلاب کی طرح کھلا دیا تھا۔

"جوزف۔" عمران نے اچانک جوزف کی طرف مڑ کر کہا۔جو خاموش کھڑا ان وحشیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"یس ماسٹر۔" جوزف نے چونک کر کہا۔

تم ان کے دیوتا آراگان کے اوتار ہو۔اب تم نے افریقی زبان بولنی ہے۔یہ زبان اراگان دیوتا کی "
اصل زبان ہے۔البتہ مجھے

دیوتا نے اس لیے بھیجا ہے تاکہ میں تمہارا ترجمان بن سکوں۔اب تم انہیں حکم دو گے کہ ہم سب کو عزت و احترام سے اپنے قبیلے میں لے جائیں۔" عمران نے جوزف کو سمجھاتے ہوئے کہا اور جوزف نے دوسرے لمحے افریقی زبان میں اچھل اچھل کر کچھ کہنا شروع کردیا۔

تمام وحشی حیرت سے جوزف کو دیکھنے لگے۔جب جوزف خاموش ہوا تو عمران نے اسی طرح عجیب و غریب انداز میں چیختا شروع کردیا اور اس کی بات سنتے ہی تمام وحشی یکلخت رکوع کے بل جھکے اور پھر وہ تیزی سے بڑھ کر ان سب کے گرد عجیب و غریب انداز میں اچھلنے اور چیخنے لگے۔

چلو۔اب یہ ہماری عزت کر رہے ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے سب ساتھیوں سے کہا اور خود " جوزف کو دھکیلتا ہوا آگے چل پڑا۔باقی سب ساتھی بھی اب وحشیوں کے گھیرے میں چلتے ہوئے آگے کی طرف بڑھ گئے۔

مادام کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔سامنے بڑی سکرین پر جنگل کے اس حصے کا منظر صاف نظر آرہا تھا جس میں عمران۔کرنل فریدی اور اس کے ساتھی تھے۔مادام اس وقت ایک بڑے ہال نما کمرے میں موجود تھی۔کمرے میں چاروں طرف بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں جنہیں سفید لباس پہنے ہوئے آپریٹر چلا رہے تھے۔تمام آپریٹر کی حرکات میکانکی تھی۔حالانکہ وہ بظاہر گوشت پوست کے بنے ہوئے انسان نظر آرہے تھے لیکن ان کی حرکات بتا رہی تھیں کہ وہ انسانوں کی بجائے روبوٹ ہوں۔

جب سے مادام نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈیسی قبیلے کی حدود میں پھینکوایا تھا۔تب سے وہ اس مشین کے سامنے جم کر بیٹھی ہوئی تھی۔وہ اپنی آنکھوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا ڈیسی قبیلے کے ہاتھیوں عبرت ناک انجام ہوتا دیکھنا چاہتی تھی لیکن اس نے عجیب و غریب تماشا دیکھا تھا کہ عمران درخت پر چڑھا اور پھر اس

نے عجیب و غریب آواز میں پہلے چیخ ماری اور پھر کوئی گانا گایا اور اس کے نتیجے میں سب وحشی سجدے میں گر پڑے اور اب وہ ان وحشیوں کے درمیان اطمینان سے چلتے ہوئے ان کی بستی کی طرف جا رہے تھے۔

یہ کیسے ہو گیا۔یہ تو ناممکن ہے۔" ڈیسی تو انتہائی وحشی لوگ ہیں وہ بھلا کیسے رام ہو سکتے ہیں۔وہ تو " انہیں زہریلے تیروں سے چھلنی کر دیتے۔ایسے زہریلے تیر جو انسان کو بے حس کر دیتے ہیں۔پھر وہ انہیں اٹھا کر قبیلے میں لے آتے اور وہاں جشن منایا جاتا۔پھر انہیں درختوں سے باندھ کر ان کے جسموں پر ایسی بوٹی کا رس ملا جاتا جس سے ان کی بے حسی دور ہوجاتی۔اور پھر جشن کا آغاز ہوجاتا۔ اس کے بعد یہ لوگ ناچتے ہوئے ان کے جسموں سے باری باری ایک ایک بوٹی خنجروں سے کاٹتے اور کھا جاتے۔اس طرح انہیں انتہائی عبرت ناک موت آتی۔لیکن یہ تو خلاف معمول انتہائی اطمینان سے ان کے درمیان چلتے ہوئے جا رہے ہیں۔" مادام نے حیرت زدہ ہو کر سوچ رہی تھی۔

اسی لمحے ہال کا دروازہ کھلا اور مادام گلوریا نے چونک کر دیکھا تو دروازے سے اس کا سیکنڈ چیف گنجے سر والا ڈارسن داخل ہو رہا تھا۔مادام گلوریا کے پاس انتظامی اختیارات تھے جب کہ ڈارسن تمام لیبارٹری کا عملی طور پر انچارج تھا۔وہ چیف باس کا خاص آدمی تھا اور چیف باس مادام گلوریا سے بھی زیادہ

ڈارسن کو اہمیت دیتا تھا۔لیکن ڈارسن چونکہ عہدے کے لحاظ سے مادام سے کم تھا اس لیے وہ مادام کی بے حد عزت کرتا تھا اور ویسے بھی جب مادام بور ہوتی تو پھر ڈارسن ہی

اس کے بستر پر نظر آتا تھا اور شاید ڈارسن کے لیے یہی مہربانیاں ہی بہت تھیں۔

کچھ پتہ چلا مادام! کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا حشر ہوا؟" ڈارسن نے دروازے میں داخل ہوتے ہی " کہا۔

انتہائی حیرت انگیز۔وحشیوں نے انہیں شاید مہمان بنا لیا ہے۔وہ ان سے بے حد عزت و احترام سے " پیش آ رہے ہیں۔" مادام نے کہا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" ڈارسن نے چونک کر کہا اور پھر تیزی سے مشین کی طرف بڑھا۔چند لمحے وہ " حیرت سے سکرین پر پھیلا ہوا منظر دیکھتا رہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر مشین کے دو تین بٹن دبا دیئے، دوسرے لمحے کمرے میں مشین سے نکلنے والا عجیب سا شور گونج اٹھا۔یہ ڈیسی قبیلے کے افراد کا شور تھا۔

تم شاید ان کی زبان جانتے ہو۔" مادام نے کہا۔ "

یس مادام! اس لیے تو میں نے ساؤنڈ آن کیا ہے تاکہ صحیح صورت حال کا علم ہوسکے۔" ڈارسن " نے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔اور پھر کچھ دیر تک وہ شور سنتا رہا۔

اوہ مادام! یہ تو واقعی نیا چکر چل پڑا ہے۔یہ جو کالا حبشی سب سے آگے جا رہا ہے۔یہ ان کے دیوتا " آراگان کا اوتار بن گیا ہے۔اور یہ عمران جو اس کے پیچھے مودبانہ انداز میں چل رہا ہے یہ اس کا

ترجمان اور خاص پجاری ہے۔اور اوتار نے انہیں ڈرایا ہے کہ اگر اوتار اس کے خاص پجاری اور دوسرے پجاریوں کی

عزت نہ کی گئی تو آراگان دیوتا کا قہر پورے ڈیسی قبیلے پر ٹوٹ پڑیگا اس لیے اب یہ لوگ ان کے مطیع بن گئے ہیں۔" ڈارسن نے کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد کہا۔

لیکن یہ سب چکر چلا کیسے؟" مادام گلوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ "

آپ کو معلوم ہوگا۔آپ تو شروع سے انہیں چیک کر رہی ہیں۔" ڈارسن نے سرہلاتے ہوئے کہا " اور مادام نے اُسے بتایا کہ کس طرح عمران درخت پر چڑھا۔چیخوں کی آواز اور پھر عجیب و غریب آواز میں گانا گایا۔اس کے بعد وحشیوں کے سجدے میں گرنے سے لے کر اب تک کے تمام حالات بتا دیئے۔

اوہ! میں سمجھ گیا۔اس عمران کو یقیناً نہ صرف ڈیسیوں کی زبان آتی ہے۔بلکہ یہ ان کے دیوتاؤں " سے بھی واقف ہے۔اس لیے اس نے یہ سارا ڈرامہ کھیل لیا۔ویسے مادام! اس جیسا شاطر شخص میری نظروں سے نہیں گذرا۔چیف باس کو چاہیے تھا کہ ان کو بلیک روم میں ہی ختم کرا دیتا۔" ڈارسن نے کہا۔

میں نے تو کہا تھا۔لیکن چیف باس انہیں عبرت ناک سزا دینے پر مصر تھے۔اور نتیجہ اب سامنے " ہے۔بجائے سزا کے اب وہ مہمان بنے ہوئے ہیں۔" مادام گلوریا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

تو اب کیا حکم ہے۔ان سب کو ٹی- پی ریز سے اڑا نہ دیا جائے؟" ڈارسن نے کہا۔ "

تم پاگل تو نہیں ہو گئے ڈارسن! ٹی۔ پی ریز کا استعمال پورے جنگل کو آگ لگا دے گا۔اور نتیجہ یہ " ہو گا کہ ساگالینڈ کی پوری مشینری جنگل پر ٹوٹ پڑے گی۔" مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اوہ سوری مادام! مجھے اس کا خیال نہ رہا تھا۔لیکن اب ان کا کیا کیا جائے۔" ڈارسن نے کہا۔ "

انہیں تو بہرحال ہلاک ہونا ہی ہے۔اس کا ایک ہی حل ہے کہ رات کو روشنی کے انسان بھیجے " جائیں جو ان کو جلا کر راکھ کر دیں۔" مادام نے کہا۔

ورشنی کے انسان۔اوہ آپ کا مطلب ہے کہ برائٹ مین۔بالکل ٹھیک۔وہ بالکل ٹھیک رہیں گے۔وہ " انہیں چن چن کر ہلاک کر دیں گے۔" ڈارسن نے مطمئن انداز میں کہا۔

صرف افسوس اس بات کا رہے گا کہ یہ لوگ عبرتاک موت سے ایک بار پھر بچ گئے ہیں۔اور سنو! " ان برائٹ مینوں کو کنٹرول میں خود کروں گی۔" مادام نے کہا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے مادام! یہ میری ڈیوٹی میں شامل ہے۔آپ صرف یہاں مشین پر بیٹھ کر منظر " دیکھیں گی۔" ڈارسن نے چونک کر کہا۔

میں اپنے ہاتھوں سے اس عمران اور فریدی کا خاتمہ کرنا چاہتی ہوں۔ان دونوں نے مجھے نظر انداز " کر کے میری توہین کی ہے۔" مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

تو پھر ایسا ہوسکتا ہے کہ باقی افراد کو وہیں ہلاک کر کے ان "

دونوں کو یہاں لایا جائے تاکہ آپ اپنی توہین کا انتقام لے لیں۔" ڈارسن نے کہا۔

"نہیں! چیف باس نے سختی سے حکم دیا ہے کہ کسی حالت میں بھی باہر کا آدمی لیبارٹری میں داخل نہ ہو گا۔اور اس بار اگر ہم نے حکم عدولی کی تو پھر ہماری موت قطعی یقینی ہے۔" مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر میرے خیال میں انہیں کسی اور طریقے سے ہلاک ہونا چاہیے نہ ہم باہر جائیں اور نہ برائٹ مینز۔اگر آپ کہیں تو ہم ان لوگوں پر کاسک ریز کا استعمال کریں۔" ڈارسن نے کہا۔

"کارسک ریز استعمال تو ہو سکتی ہیں۔لیکن اس طرح ان لوگوں کے ساتھ پورا ڈیسی قبیلہ بھی ختم ہوجائے گا۔" مادام نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔اس قبیلے کے زندہ رہنے سے ہمیں کیا فائدہ ہے۔" ڈارسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں! اتنا بڑا اقدام چیف باس کے حکم کے بغیر نہیں اٹھایا جاسکتا۔سینکڑوں افراد کی بیک وقت ہلاکت خاصا بڑا اقدام ہو گا۔" مادام نے کہا۔

"اوہ مادام! آپ نے ٹھیک کہا ہے۔آپ ایسا کریں کہ لاسلکی ٹرانسمیٹر پر چیف باس سے بات کرکے اس سے پوچھ لیں کہ اس صورت حال میں کیا اقدام کیا جائے۔" ڈارسن نے کہا۔اور مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بمبر تھرٹین۔" مادام کے سر ہلاتے ہی ڈارسن نے تحکمانہ

لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" ایک آپریٹر نے مڑ کر میکانکی لہجے میں کہا۔

لاسلکی ٹرانسمیٹر پر چیف باس سے مادام کی بات کراؤ۔" ڈارسن نے کہا۔

یس باس۔" نمبر تھرٹین نے کہا اور تیزی سے کمرے کی شمالی دیوار میں موجود ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر نما مشین تھی۔جس پر مختلف رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے۔اس نے بڑے مودبانہ انداز میں یہ مشین جو لاسلکی ٹرانسمیٹر تھا مادام کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

چیف باس کی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی گئی ہے۔" نمبر تھرٹین نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ "

تھینک یو۔" مادام نے کہا اور نمبر تھرٹین واپس اپنی مشین کی طرف مڑ گیا۔مادام نے ایک بٹن دبایا تو بلب مسلسل جلنے لگا۔

ہیلو۔ہیلو۔مادام گلوریا کالنگ فرام بلیک کالار۔" مادام نے بٹن دباتے ہی کہا۔یہ جدید ترین قسم کا ٹرانسمیٹر تھا جس میں بار بار اوور کہہ کر بات ختم کرنے کی بجائے ٹیلیفون کے انداز میں مسلسل بات کی جاتی تھی اور اس ٹرانسمیٹر کی کال دنیا کے کسی بھی ٹرانسمیٹر پر کیچ نہ کی جاسکتی تھی۔

یس۔چیف باس اٹنڈنگ فرام ہیڈ کوارٹر۔" چند لمحوں بعد چیف باس کی آواز سنائی دی۔ "

مادام گلوریا نے عمران، کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں کو ڈیسی قبیلے کی حدود میں پھینکوانے سے لے کر اب تک کی تمام تفصیلات چیف باس کو بتا دیں۔یہاں تک کہ ڈارسب اور اس کے درمیان ان لوگوں کو ہلاک کرنے کے بارے میں جو تجاویز سوچی گئیں وہ بھی چیف باس کو بتا دیں۔

ہوں! مجھے پہلے ہی خیال تھا کہ یہ عمران اور کرنل فریدی ضرور کوئی نہ کوئی چکر چلا دیں گے۔" " چیف باس نے کہا۔

لیکن باس! اگر آپ کا پہلے ہی یہ خیال تھا تو آپ نے انہیں لیبارٹری کے اندر کیوں نہ ہلاک " کردیا۔انہیں باہر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔" مادام گلوریا کی سوئی اسی جگہ پر اٹکی ہوئی تھی۔

مادام! جس حد تک میں سوچتا ہوں اس حد تک تمہارا ذہن نہیں جاسکتا۔اس وقت لیبارٹری کے اندر " جو اہم ترین کام ہو رہا ہے میں اس میں کسی طرح کا رخنہ نہیں چاہتا۔اور مجھے یقین تھا کہ تم اور ڈارسن تو کجا میں خود بھی انہیں ہلاک کرنے کے لیے بلیک روم میں داخل ہوتا۔تو کوئی بھی چکر چل سکتا تھا اور میں ایسی صورت میں ایک معمولی سا رسک بھی نہیں لے سکتا۔تمہیں معلوم ہے کہ جاگر سٹلائٹ کی تیاری کس قدر نازک اور اہم مسئلہ ہے۔اگر پاکیشیا اور ساگا لینڈ کے ان سائنسدانوں کی اشد ضرورت نہ ہوتی تو میں انہیں بھی اغوا نہ کراتا۔اس کے بعد بھی یقیناً کرنل فریدی ٹکریں مار کر واپس چلا جاتا اور شاید اُسے یہی شک رہتا کہ کیا بلیک کالار میں واقعی کوئی لیبارٹری ہے بھی یا نہیں۔ لیکن تم نے انہیں اپنی حماقت

سے اندر بلا کر اس بات کو یقینی بنا دیا۔اب اس کا حل یہی ہے کہ انہیں ان کے اپنے حال پر چھوڑ دو۔اور صرف اس بات کی نگرانی کرو کہ یہ لوگ دوبارہ لیبارٹری میں داخل نہ ہوسکیں۔فی الحال میں انہیں چھیڑنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔جاگر سٹلائٹ کی تیاری مکمل ہونے کے بعد میں انہیں ان کے اپنے ملکوں میں موت کے گھاٹ اتار دونگا۔اس وقت ہماری پوری توجہ اس اہم مشن پر ہے۔ اور اسی پر رہنی چاہیے۔جہاں تک برائٹ مینز کے بھیجے جانے یا کاسک ریز کا استعمال ہے تم نے ان میں سے کوئی حربہ بھی استعمال نہیں کرنا۔اور تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے بات کرلی۔ورنہ برائٹ مینز کے ذریعے یہ لوگ لیبارٹری کا راستہ ڈھونڈ نکالتے۔اور جہاں تک کاسک ریز کا تعلق ہے یہ ہمارے

اپنے جاگر سٹلائٹ کے لیے نقصان دہ ہوجاتی۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ڈیسی قبیلے کی حدود میں ہی وہ کانیں موجود ہیں جہاں سے جاگر نکالی جا رہی ہے اور ان ہی کانوں کی وجہ سے ہی ہمیں بلیک کالار میں یہ لیبارٹری قائم کرنی پڑی ہے۔" چیف باس نے تفصیل سے مادام کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

اوہ یس باس! واقعی میرا اس طرف خیال ہی نہ گیا تھا۔" مادام نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔ "

ٹھیک ہے۔اب تم ایسا کرو کہ ان کی صرف نگرانی کرو۔ میرا کام یہاں زیادہ سے زیادہ چار روز کا " ہے۔اس کے بعد میں لیبارٹری میں آجاؤں گا اور معاملات کو خود سنبھال لوں گا۔" چیف باس نے کہا۔

ٹھیک ہے باس! حکم کی تعمیل ہوگی۔" مادام نے کہا۔ "

نگرانی انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ لازماً دوبارہ لیبارٹری میں داخل ہونے کی " کوشش کریں گے۔اور ڈارسن کو کہو کہ وہ لیبارٹری کے کیموفلاجنگ نظام کو ہر وقت مکمل پڑتال کرتا رہے۔اوکے۔" چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

سُن لیا ڈارسن۔" مادام نے لاسلکی ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے ڈارسن سے مخاطب ہو کر کہا۔ "

یس مادام! چیف باس درست کہہ رہے ہیں۔واقعی ہمیں جاگر سٹلائٹ مشن پر پوری توجہ دینی چاہیے۔ " یہ انتہائی اہم مشن ہے۔اگر ہمارا یہ تجربہ کامیاب ہو گیا تو پلک جھپکنے میں پوری دنیا پر ہمارا کنٹرول ہو جائے گا۔" ڈارسن نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ بہرحال میں آٹو ٹیک ٹیلی آپریٹر پر ان کی چوبیں گھنٹے نگرانی کا حکم دے دیتی ہوں۔تم " کیموفلاجنگ نظام کو مسلسل چیک کرتے رہو۔" مادام نے اٹھتے ہوئے کہا۔

بالکل ٹھیک ہے مادام! آپ بے فکر رہیں۔وہ میری ذمہ داری ہے۔" ڈارسن نے بھی کرسی سے " اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مادام سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔

عمران، کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو علیحدہ جھونپڑے ان کی رہائش کے لیے دیئے گئے تھے۔ جب کہ جوزف کا علیحدہ خیمہ تھا۔جس پر مور کے پروں کا بنا ہوا ایک خوبصورت جھنڈا لہرا دیا گیا تھا۔یہ دیوتا آراگان کا نشان تھا۔
کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کے ساتھ بیس افراد تھے جب کہ عمران کے ساتھیوں کی تعداد بارہ تھی۔ چونکہ انہیں ڈیبیوں کے ساتھ کئی میل تک پیدل چلنا پڑا تھا۔اس لیے وہ سب جھونپڑوں میں پہنچتے ہی ڈھیر ہوگئے تھے۔جب کہ عمران جھونپڑے سے نکل کر کچھ دور ایک اونچے ٹیلے کی سائیڈ میں بیٹھ گیا۔اس وقت چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔جس کی وجہ سے موسم بے حد خوشگوار ہوگیا تھا۔یہ علاقہ جنگل کے درمیان کافی وسیع رقبے پر مشتمل تھا چاروں طرف گھنے جنگل میں سے درندوں کی خوفناک آوازیں مسلسل سنائی

دے رہی تھیں۔
عمران صاحب۔" اچانک عمران کو اپنی پشت پر ظفر کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر پیچھے " دیکھا اور پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ظفر اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"تم نے خوامخواہ ساتھ آنے کی ضد کی بلیک زیرو۔اب شاید تمہیں درندوں کی آوازوں سے خوف سے نیند نہیں آرہی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ظفر کے میک اپ میں بلیک زیرو خود تھا اور اس مشن پر روانگی سے قبل اس نے ضد کر لی تھی کہ وہ اس مشن میں خود ضرور شرکت کرے گا۔اس کی ضد کی بنا پر اسے پائلٹ کے میک اپ میں ساتھ لے آنے پر مجبور ہوگیا تھا۔اور اس کا اس نے بھرپور انداز میں فائدہ بھی اٹھایا تھا۔ کیونکہ فریدی نے خیمے سے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت پائلٹ کے کیبن میں بیٹھے بلیک زیرو سے ہی ہوتی رہی تھی۔

"یہ بات نہیں عمران صاحب! میں کچھ اور سوچ رہا ہوں۔" بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا سوچ رہے ہو۔ کیا کوئی ڈیسی دوشیزہ پسند آگئی ہے۔" عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ آخر ہمیں لیبارٹری سے باہر کیوں پھینکوایا گیا ہے۔حالانکہ ہم بری طرح بے بس ہوچکے تھے اور وہ ہمیں آسانی سے گولی مار سکتے تھے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"کب کی بات کر رہے ہو؟" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جہاں سے ہمیں یہاں بجھوایا گیا۔اس وقت ظاہر ہے کہ ہم ہوش میں تو نہیں تھے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم واقعی ہوش میں نہیں تھے۔لیکن میں ہوش میں تھا۔البتہ جب انہوں نے ہمیں آزوکا گن کے ذریعے باہر بھیجا تو میں ہوش میں تھا لیکن آزوکا گن کے فائر نے وقتی طور پر مجھے بیہوش کردیا تھا۔ بہرحال تمہارا سوال اپنی جگہ درست ہے کہ وہ ہمیں گولی مار سکتے تھے تو انہوں نے کیوں نہیں ماری۔" عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہاں! اس سوال کا کوئی مثبت جواب مجھے نہیں مل رہا تھا۔" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "
جہاں تک میرا آئیڈیا ہے کہ لیبارٹری میں کسی اہم ترین مشن پر کام ہو رہا ہے۔اور مادام بھی "
آخری انچارج نہیں ہے۔وہ کسی کے احکامات کی تعمیل کی پابند ہے۔کیونکہ جس ذہنی سطح کی عورت
ہے اس سطح کی عورتیں اتنی جدید اور خفیہ لیبارٹری کو اس انداز میں صرف اپنے طور پر نہیں چلا
سکتیں۔اس لیے میرا خیال ہے کہ مادام کو اس کا باقاعدہ حکم دیا گیا ہے کہ ہمیں لیبارٹری کے اندر
ہلاک کرنے کی بجائے ڈیسی قبیلے کے ہاتھوں مروایا جائے۔" عمران نے کہا۔
لیکن اس سے انہیں فائدہ! وہ ہماری لاشیں بھی باہر پھینکوا سکتے تھے۔ایسی صورت میں ہم انہیں کیا "
نقصان پہنچا سکتے تھے۔" بلیک زیرو نے کہا۔
ہوسکتا ہے کہ لیبارٹری سے روحیں باہر نہ جا سکتی ہوں اور وہ "

کسی روح کا وجود لیبارٹری میں برداشت نہ کرنا چاہتے ہوں۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے منہ
بنا لیا۔
آپ سنجیدگی سے بات کریں عمران صاحب! میرے خیال میں اس کی یقیناً کوئی خاص وجہ ہوگی اور "
اسی خاص وجہ کے معلوم ہونے پر ہمارا مشن بھی کامیاب ہوسکتا ہے۔" بلیک زیرو واقعی بیحد سنجیدہ
تھا۔
میں بتاؤں کہ کیا خاص وجہ ہے۔" عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "
یہی تو پوچھنے کے لیے یہاں آیا ہوں۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

اس کی وجہ یہ ہے کہ مادام ہمارے ساتھ چوہے بلی کا کھیل کھیلنا چاہتی ہے۔اس نے ہمیں گولی مار کر ہلاک کرنے کی بجائے ڈیسی قبیلے کی حدود میں پھینکوا دیا۔مجھے معلوم ہے کہ یہ قبیلہ کس قدر وحشی اور آدمخور ہے۔یہ اجنبی کو اپنے زہریلے تیروں سے پہلے بے بس کردیتے ہیں اس کے بعد انہیں باندھ کر ان کے جسموں پر کسی بوٹی کا رس ملتے ہیں اس طرح بے حسی دور ہوجاتی ہے اور پھر یہ ایک ایک بوٹی کرکے اس کے جسم سے گوشت علیٰحدہ کرتے ہیں۔تم خود سوچو کہ یہ کس قدر ہولناک اور عبرت ناک سزا ہے۔مادام ہمیں یہی سزا دینا چاہتی تھی اور مجھے یقین ہے کہ سائنسی طور پر ہماری نگرانی بھی کی جا رہی ہوگی اور شاید اب وہ کوئی حربہ استعمال کرے۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اوہ! واقعی انتہائی خوفناک سزا ہے۔اگر آپ نہ ہوتے تو شاید اب تک ہم یہ سزا بھگت چکے ہوتے۔ " یا اس وقت بھگت رہے ہوتے۔لیکن عمران صاحب! آپ کو بلیک کالار کے اس وحشی قبیلے کی زبان۔ اس کے دیوتا اور اس کے رسم و رواجات کا کیسے علم ہو گیا۔" بلیک زیرو نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

بس اتفاق ہی کہو۔کافی عرصہ پہلے جب میں ساگالینڈ میں ایک مشن کے سلسلے میں آیا تھا تو یہاں " میرا ٹکراؤ ایک ایکریمی مشنری سے ہو گیا تھا۔وہ اس قبیلے سے کسی طرح زندہ بچ نکل آنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔حالانکہ پہلے وہ کافی عرصہ ان کے درمیان رہا تھا اور عام مشنریوں کی طرح اس نے انہیں خاصے تحائف دے کر رضامند کیا تھا لیکن جیسے ہی ان کے پاس یہ تحائف ختم ہوئے۔یہ وحشی اُسے کھانے پر تُل گئے۔بہرحال وہ کسی نہ کسی طرح جان بچا کر نکل آنے میں کامیاب ہوگیا۔اس

سے مجھے ان کے بارے میں سب کچھ معلوم ہوا تھا۔ان کی زبان شمالی لاطینہ کے جنگلوں میں بولی جانے والی زبان سے بہت ملتی جلتی ہے اور جو وہ زبان جانتا ہو۔اُسے یہ زبان بولنے اور سمجھنے میں زیادہ دشواری نہیں ہوتی۔صرف چند حروف اور لہجہ ہی بدلا ہوا ہے۔بہرحال اس وقت میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ اس مشنری سے حاصل کردہ معلومات کسی روز ہماری جانیں بچانے کے کام آئیں گی۔ورنہ مادام نے ہمیں واقعی بے بس کرکے عبرت ناک موت سے دوچار کردیا تھا۔" عمران نے کہا۔

تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔میرے خیال ہے کہ ہم واپس جائیں "

اور اسلحہ وغیرہ لے کر دوبارہ آئیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

اب واپس جانے کا خیال چھوڑ دو۔سیکرٹ سروس بغیر کامیابی کے واپس نہیں جاتا کرتی۔یا تو ساتھ " نہ آنا تھا۔اب آئے ہو تو پھر بھگتو۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

عمران تم یہاں ہو۔" اچانک قریب سے ہی کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔ "

اچھا میں چلتا ہوں۔" بلیک زیرو نے جلدی سے کہا۔ "

ہاں ظفر۔تم جاسکتے ہو۔آیت الکرسی پڑھ لینا۔اچھی نیند آئے گی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

رہنے دو۔مجھے معلوم ہے۔جب یہ بطور ایکسٹو پائلٹ کیبن سے گفتگو کر رہا تھا تو میں نے سن لیا تھا۔ " شاید اس کا اصل نام طاہر ہے۔" کرنل فریدی نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے باپ رے۔یہ تو سارا ڈرامہ ہی ختم کرنا چاہتے ہیں۔" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ "

ارے نہیں۔ میں تمہارے ممبروں کو نہیں بتاتا۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ یہاں تو تم نے چکر چلا دیا ہے۔ "
اب آئندہ کیا پروگرام ہے۔" کرنل فریدی نے بھی وہیں چٹان پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
اب میں کیا کہوں۔ آپ نکاح ہی نہیں پڑھواتے۔ اب میں نے سوچا کہ چلو کسی ڈیسی دوشیزہ سے ہی "
بات کروں۔ کم از کم یہاں تو نکاح کا چکر نہ ہوگا۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اور جس روز اس دوشیزہ کو غصہ آیا تو پھر تمہاری بوٹیاں ہی آگ پر "

چڑھی نظر آئیں گی۔" کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔
ارے باپ رے۔ پھر تو میں باز آیا ایسے عشق سے۔" عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ "
اچھا اب تم مذاق بند کرو۔ ہم نے ساری عمر یہاں نہیں رہنا۔" کرنل فریدی نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
میں خود رقیبوں کو زیادہ عرصہ برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے " جواب دیا۔
میرا خیال ہے کہ میں نے تم لوگوں کو ڈسٹرب کیا ہے اس لیے تم ایسا کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے "
میں چلتا ہوں۔ پھر بات کریں گے۔" کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر واپس جانے لگا۔

اربے بیٹھیے کرنل صاحب! آپ اور میں ہم دونوں نے کنوارہ ہی مرجانا ہے اس لیے یہ روٹھی "
بیویوں جیسی عادتیں ہمیں راس نہیں آتیں۔" عمران نے کرنل فریدی کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوبارہ بٹھاتے
ہوئے کہا اور فریدی ہنستا ہوا واپس بیٹھ گیا۔

پھر تم سنجیدہ ہو جاؤ۔" کرنل فریدی نے کہا۔ "

میں کیا۔ میرا باپ بھی سنجیدہ ہونے پر مجبور ہوچکا ہوگا۔یہ قبیلہ انتہائی خطرناک ہے۔ جتنی جلدی سے "
یہ رام ہوا ہے اتنی جلدی یہ بگڑ بھی سکتا ہے۔اور دوسری بات یہ ہے کہ مادام یقیناً ہماری نگرانی
کررہی ہوگی اور دیر ہونے کی صورت میں وہ بھی ہم پر کوئی سائنسی حملہ کرسکتی ہے۔اس لیے ہم نے
جو کچھ کرنا ہے فوراً کرنا ہے۔" عمران نے حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔اب اس کے چہرے کو دیکھ کر
کوئی یقین ہی نہ کر

سکتا تھا کہ یہ شخص مذاق کرتا تو ایک طرف کبھی مسکرایا بھی ہوگا۔

تو پھر تمہاری کیا پلاننگ ہے۔" کرنل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "

آپ نے بھی تو آخر کچھ سوچا ہوگا۔" عمران نے پوچھا۔ "

ہاں! میرا بھی ایک آئیڈیا ہے کہ لیبارٹری یہاں موجود نہیں ہے۔ جب ہمیں لیبارٹری سے باہر بھجوایا "
گیا اس وقت میں ہوش میں تھا اور میں نے تمہیں حرکت کرتے دیکھا تھا۔ تم بھی یقیناً ہوش میں
ہوگے۔ آزوکا گن کے ذریعے فائر کرکے ہمیں یہاں پہنچایا گیا ہے۔فائر کے دھکے کی وجہ سے میں
بیہوش ہو گیا تھا۔" فریدی نے کہا۔

"فریدی صاحب! میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ یہ کیسی گن ہے جس کے ذریعے انسانوں کو اتنی دور پہنچایا جاسکتا ہے اور پھر انہیں چوٹ بھی نہیں آئی۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ! تو تم اس کے بارے میں نہیں جانتے۔اس کا نام تو گن ہے مگر یہ ایک کیپسول نما گاڑی ہوتی ہے جو کمپیوٹر کنٹرول سے چلتی ہے۔اور اس کیپسول کو ایک لانچر سے فائر کیا جاتا ہے۔اس لیے اسے گن کہا جاتا ہے۔اُسے فائر کرکے جب ایک مخصوص ٹارگٹ پر پہچایا جاتا ہے تو زمین سے لگتے ہی اس کا نچلا حصہ کھل جاتا ہے اور اس پلیٹ فارم پر موجود انسان یا کوئی بھی چیز زمین سے ٹک جاتی ہے۔اس کے بعد یہ کیپسول ری بیک ہوکر واپس اپنی جگہ پہنچ جاتا ہے۔" کرنل فریدی نے آزوکا گن کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"میں نے کئی بار اسے کہا ہے کہ تم بھی سائنس میں کوئی ڈگری لے لو۔چاہے ڈھمپ یونیورسٹی سے ہی سہی۔لیکن یہ مانتا ہی نہیں۔اس لیے ایکسٹو بن جانے کے باوجود اسے بچوں کی طرح سوالات کرنے پڑتے ہیں۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور بلیک زیرو جھینپ گیا۔وہ عمران کا طنز سمجھ گیا تھا۔لیکن اب کیا ہوسکتا تھا۔بے خیالی میں وہ سوال کر بیٹھا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔بہرحال میں اپنا آئیڈیا بتا رہا تھا۔جب آزوکا گن فائر ہونے لگی تو میں نے براؤن رنگ کی پہاڑیاں بہت واضح دیکھی تھیں۔ان براؤن رنگ کی پہاڑیاں میں سفید جھریاں سی تھیں یوں لگتا تھا جیسے زیبرے کی کھالیں پہاڑیوں پر منڈھی ہوئی ہوں۔ایسی پہاڑیاں میں کالار کے شمال مشرق میں واقع ایک خوفناک دلدل سے ملحقہ دیکھی تھیں۔" کرنل فریدی نے کہا۔

" اوہ! اللہ آپ کا بھلا کرے۔آپ نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔اسی دلدل میں وہ خفیہ راستہ جو لیبارٹری میں جاتا ہے۔" کیونکہ دلدل کے عین درمیان میں ایک چٹان میں نے دیکھی تھی اور وہ یقیناً مصنوعی تھی اور اس پلیٹ فارم کو ہیلی کاپٹر کے لیے استعمال کیا جاتا ہوگا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چٹان! اور دلدل کے درمیان۔یہ کیسے ممکن ہے۔میں نے خود اس دلدل کو دیکھا ہوا ہے اس میں تو کوئی چٹان نہیں ہے اور ویسے بھی دلدل کے درمیان چٹان کیسے رہ سکتی ہے۔" کرنل فریدی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" اگر ہمیں آزو کا گن کے ذریعے یہاں تک بھجوایا جاسکتا ہے۔اور دھوئیں میں لپیٹ کر لیبارٹری کے اندر لے جایا جا سکتا ہے تو پھر دلدل میں چٹان بھی کھڑی رہ سکتی ہے۔یہ بھی بتا دوں کہ جب مجھے دھوئیں میں لپیٹ کر لے جایا گیا تو میں نے سانس روک لیا تھا اس طرح میں ہوش میں رہا۔مجھے اسی چٹان پر اتارا گیا اور پھر یہ چٹان درمیان میں پھٹی اور میں نجانے کتنی گہرائی میں گر گیا۔اس طرح اچانک گرنے کی وجہ سے مجھے بے اختیار سانس لینا پڑا اور پھر دھوئیں نے میرے دماغ کو گرفت میں لے لیا۔بہرحال وہ چٹان میں نے دیکھ لی تھی۔" عمران نے کہا۔

" اوہ! پھر تو تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔اتنی دیر تک سانس روک کے رکھنا۔اور دلدل میں چٹان کی موجودگی۔واقعی ایسا مسئلہ ہے کہ ساری زندگی بھی سر کھپانے کے باوجود اس جیسا راستہ نہ ڈھونڈا جاسکتا تھا۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" واقعی کمال ذہانت سے راستہ بنایا گیا ہے۔" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

وہ انتہائی خوفناک دلدل ہے اور انتہائی وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔اس چٹان تک پہنچنا بھی ایک " مسئلہ ہو جائے گا۔میرا خیال ہے کہ ہمیں جنگی ہیلی کاپٹروں کا سہارا لینا پڑے گا۔" کرنل فریدی نے کہا۔

تو پھر ہم مت پہنچے۔آپ کے جنگی ہیلی کاپٹر تو فضا میں ہی تباہ ہو جائیں گے۔بس ایسا ہے کہ ہم " صبح واپسی کا پروگرام کا اعلان کر دیں

گے۔سوائے ہم تین کے کسی کو اس بات کا علم نہ ہونا چاہیے کہ ہمارا پروگرام کیا ہے۔ہم نے یہی اعلان کرنا ہے کہ یہ لیبارٹری ہمارے بس سے باہر ہے اس لیے کرنل فریدی اپنے ہیڈ کوارٹر۔اور ایکسٹو۔اوہ سوری! سیکرٹ سروس اپنے ہیڈ کوارٹر۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن آخر بغیر اسلحہ کے۔" کرنل فریدی نے کہا۔ "

ابھی میں نے طاہر کو بے تیغ لڑنے والا مصرعہ سنایا ہے۔یا تو آپ نے ہمیں بلایا نہ ہوتا تو یقیناً " آپ واپس جا کر کون آئس کریم کھاتے یا پھر اب ہمارے ساتھ دلدل میں گھسنا پڑے گا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی ہنس پڑا۔

ٹھیک ہے۔جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔پروگرام طے ہو گیا۔" کرنل فریدی نے کہا اور اٹھ کر واپس " اپنے جھونپڑے کی طرف مڑ گیا۔

اب تم جاؤ۔تمہارے پاس سکسٹی تھرٹی ٹرانسمیٹر تو بہرحال ہو گا۔" عمران نے کرنل فریدی کے " جانے کے بعد بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں! وہ تو میں نے دانت کے خلا میں چھپایا ہوا ہے۔ لیکن وہ بے کار ہے۔ ٹیم کے کسی ممبر کے پاس تو کوئی ٹرانسمیٹر نہیں ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے پاس تو ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس میں رات کو ہی اپنی گفتگو وقفے سے ٹیپ کر دینا اور پھر موقع ملتے ہی اسے آن کر دینا اور خود ٹیم کے پاس ہی رہنا۔ کیونکہ میں نے صفدر اور کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں تمہارے لیے شکوک و شبہات کی پر چھائیاں دیکھی ہیں۔ تمہاری موجودگی

میں ایکسٹو کی کال آنے سے ان کے ذہن صاف ہو جائیں گے۔" عمران نے کہا۔

"لیکن میں کہوں کیا؟" بلیک زیرو نے کہا۔

"کوئی فلمی کہانی سنا دینا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ میں کرلونگا۔ ویسے عمران صاحب! میں معافی چاہتا ہوں۔ کرنل فریدی سے میں بس بے خیالی میں سوال کر بیٹھا تھا۔" بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خیال رکھا کرو۔ تم ایکسٹو ہو۔ اور ایکسٹو کا وقار بہرحال ہر صورت میں قائم رہنا چاہیے۔" جواب میں عمران کا لہجہ بیحد سنجیدہ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ آئندہ آپ کو شکایت نہ ہوگی۔" بلیک زیرو نے کہا اور واپس اپنے خیمے کی طرف مڑ گیا۔

اس کے جانے کے بعد عمران اٹھا اور ٹہلتا ہوا جنگل کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ادھر جانے کا کوئی مقصد نہ تھا۔ بس ویسے ہی وہ اس طرف کو بڑھنے لگا۔ دراصل وہ خود ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا تھا۔ اسلحہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ خاصی دشواری محسوس کر رہا تھا اور اسے معلوم تھا کہ لیبارٹری کے اندر

سے انہیں یقیناً چیک کیا جا رہا ہوگا۔اس لیے وہ کوئی ایسی تجویز سوچنا چاہتا تھا جس سے کم از کم اس نگرانی سے بچا جا سکے۔

یہی سوچتا اور ٹہلتا ہوا عمران کافی طے کر کے جنگل کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ٹھٹھک کر رک گیا۔اس کی تیز نظریں جنگل کے اندر ایک درخت پر جمی ہوئی تھیں۔اس درخت کے گھنے پتوں کے درمیان

رات ہونے کے باوجود ایک بڑی سی انسانی کھوپڑی ٹنگی ہوئی اسے صاف نظر آ رہی تھی۔اور پھر غور سے ادھر اُدھر دیکھنے کے بعد وہ مزید چونک پڑا۔کیونکہ درختوں میں جگہ جگہ ایسی بے شمار انسانی کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی دکھائی دینے لگی تھیں۔وہ سمجھ گیا کہ یہ ڈیسی قبیلے کا کیا دھرا ہے وہ جسم کا گوشت کھا کر نشانی کے طور پر کھوپڑیاں درختوں سے لٹکا دیتے ہیں۔اور پھر اس کے لبوں پر یہ سوچ کر مسکراہٹ رینگنے لگی کہ اگر اسے ڈیسیوں کی زبان نہ آتی تو شاید اس وقت ان سب کی کھوپڑیاں بھی اسی طرح درختوں پر ٹنگی ہوتیں۔اور پھر وہ سوچنے لگا کہ اگر تنویر اور جولیا کی کھوپڑیاں اکٹھی ایک شاخ سے یہ وحشی ٹانگ دیتے تو کیا تنویر کی کھوپڑی بھی عشق شروع کر دیتی۔ واہ کھوپڑی کا عشق۔ کتنا خوبصورت نام ہے رومانی کہانی کا۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور " پھر خود ہی ہنس دیا۔اور پھر وہ واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک چونک پڑا۔وہ تیزی سے واپس مڑا۔ اس نے اس بڑی کھوپڑی کو حرکت کرتے دیکھا تھا۔اس کھوپڑی کو جس پر سب سے پہلے اس کی نظریں جمی تھیں۔لیکن کھوپڑی اسی طرح ساکت تھی۔ایک لمحے کے لیے تو عمران نے سوچا کہ اس کو وہم ہوا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کھوپڑی ہوا کی وجہ سے ہلی ہو۔لیکن ہوا بھی بند تھی۔اور عمران

جانتا تھا کہ اُسے وہم بھی نہیں ہوسکتا۔اس نے مڑتے وقت کھوپڑی کو حرکت کرتے واضح طور پر دیکھا تھا۔

چنانچہ وہ صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لیے تیزی سے اس درخت کی طرف بڑھا جس کی اونچی شاخ پر وہ کھوپڑی ٹنگی ہوئی تھی۔

درخت کے قریب پہنچ کر عمران نے سر اٹھا کر غور سے کھوپڑی کو دیکھا۔اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔چاند کی تیز روشنی میں نزدیک سے وہ کھوپڑی کو دیکھتے ہی بری طرح چونک پڑا۔کیونکہ اس نے نقلی کھوپڑی کو صاف پہچان لیا تھا۔وہ کسی دھات کی بنی ہوئی تھی۔

عمران نے حیرت بھرے انداز میں ایک بار کندھے جھٹکے اور پھر تیزی سے درخت پر چڑھنے لگا۔ لیکن جیسے ہی اس نے درخت پر چڑھنے کے لیے اس کے تنے کے گرد بازو پھیلائے۔اچانک کھوپڑی میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی نیلے رنگ کی تیز شعاع نکل کر عمران کے جسم پر پڑی اور عمران یوں دھڑام سے گھاس پر گرا جیسے دیوار کے ساتھ چمٹی ہوئی چھپکلی نیچے گرتی ہے۔اور اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔

کافی بڑے ہال کے عین درمیان میں ایک بہت بڑی اور انتہائی پیچیدہ ساخت کی مشین موجود تھی۔ مشین پر بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے۔ مشین کے ساتھ ایک سٹریچر پر عمران بیہوش پڑا ہوا تھا۔اس کے پورے جسم پر شفاف شیشے کا ڈھکن دے دیا گیا تھا۔جس

میں سے تقریباً بیسوں تاریں نکل کر اس مشین میں جا رہی تھیں۔ایک سائیڈ پر کرسی تھی جس پر مادام گلوریا بیٹھی تھی۔اس نے سر پر ہیڈ فون کی طرح کا آلہ چڑھایا ہوا تھا۔سفید رنگ کا کوٹ پہنے ایک لمبا تڑنگا سا آپریٹر مشین کی سائیڈ میں کھڑا تھا۔

مادام! اس کے ذہن میں کیا فیڈ کرنا ہے۔" آپریٹر نے بڑے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ "

تم نے اس کا آئی کیو لیول چیک کیا ہے۔" مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "

یس مادام! اس شخص کا آئی کیو لیول ٹاپ پر ہے۔بلکہ میرا تو خیال ہے کہ ہماری جدید ترین مشین " پر بھی ذہانت جا حو انتہائی لیول لکھا ہوا ہے اس کی ذہانت اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔" آپریٹر نے اسی طرح جواب دیتے ہوئے کہا۔

پھر ایسا نہ ہو کہ جب یہ ہوش میں آئے تو اس کے ذہن کو کی گئی فیڈنگ بے اثر ہو جائے۔" " مادام نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

ایسا نہیں ہو گا میڈم! پروفیسر راکی کی بنائی ہوئی یہ مشین اسے کنٹرول کرلے گی۔البتہ یہ ہو گا کہ " فیڈنگ کے اثرات محدود رہیں گے۔" آپریٹر نے جواب دیا۔

زیادہ سے زیادہ تین روز مادام! اس کے بعد دوبارہ فیڈنگ کرنی پڑے گی۔دوبارہ وقفہ زیادہ ہو گا۔" " آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ! تین روز بہت ہیں۔" مادام گلوریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

ٹھیک ہے مادام! میں مشین آن کر دیتا ہوں۔آپ جو احکامات اس کے دماغ کو دینا چاہیں وہ " تحکمانہ لہجے میں مائیک میں بولتی جائیں۔میں مشین کنٹرول کرتا رہوں گا۔آپ کے سامنے ٹیپ پر

اوکے کے الفاظ ابھریں تو سمجھ لیں کہ اس کا ذہن آپ کے احکامات کو قبول کر رہا ہے اور فیڈنگ ہو رہی ہے۔ لیکن آپ ہدایات انتہائی مختصر دیں گی۔یہ ضروری ہے۔" آپریٹر نے بتایا۔

" ٹھیک ہے پروفیسر راکی! میں ویسے ہی کروں گی جیسے آپ نے کہا ہے۔" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" یس اوکے۔" پروفیسر راکی نے چند لمحوں بعد کہا۔

" علی عمران! تم اب ہمیشہ کے لیے میرے غلام رہو گے۔اور میرے ہر حکم کی چاہے وہ تمہیں پسند ہو یا نہ ہو، پوری طرح تعمیل کرو گے۔" مادام نے تحکمانہ لہجے میں ہدایات دینی شروع کردیں۔اس کی نظریں سامنے پلیٹ پر ابھرنے والے الفاظ اوکے پر جمی ہوئی تھیں۔

" بس مادام! یا کچھ اور کہنا ہے۔" مادام گلوریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بس میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے۔" مادام گلوریا نے مسکراتے ہوِئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔میں مشین آف کرتا ہوں۔" پروفیسر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس نے تیزی سے مشین کے بٹن آف کرنا شروع کردیئے۔

مادام نے بھی اپنے سر سے ہیڈ فون اتار کر رکھ دیا۔

مشین آف کرکے پروفیسر راکی تیزی سے سٹریچر پر پڑے ہوئے بیہوش عمران کی طرف بڑھا۔

" اسے ہوش میں لا کر کہاں پہنچایا جائے مادام۔" پروفیسر نے سٹریچر کے اوپر سے شفاف ڈھکن ہٹاتے ہوئے مادام سے پوچھا۔

"اوہ! اسے یہیں ہوش میں مت لانا۔یہ انتہائی خطرناک شخص ہے۔تم ایسا کرو کہ اسے میرے خاص کمرے کے نچلے تہہ خانے میں پہنچا کر پھر وہاں میرے سامنے ہوش میں لانا۔" مادام نے چونکتے

ہوئے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام! ٹی ٹی فائیو ریز کا انٹی انجکشن تقریباً ایک گھنٹے بعد اثر کرے گا۔میں اسے یہیں انجکشن لگا کر تہہ خانے میں بھجوا دیتا ہوں۔وہاں یہ آپ کے سامنے ہوش میں آئے گا۔"

پروفیسر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اور سنو! اس سارے سلسلے کا علم نہ ہی ڈارسن کو ہونا چاہیے اور نہ ہی چیف باس کو۔"

مادام نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام! آپ بھی اپنا وعدہ یاد رکھیں۔آپ مجھے میرے ملک بھجوا دیں گی تاکہ میں اپنے بچوں سے مل لوں۔مجھے چار سال ہوگئے ہیں۔میں نے اپنے بچوں کی شکل نہیں دیکھی۔"

پروفیسر نے قدرے دل گرفتہ لہجے میں کہا۔

"مادام ہمیشہ اپنا وعدہ پورا کرتی ہے پروفیسر! کل تمہاری یہاں سے روانگی کا بندوبست کردوں گی اور تمہارے بجائے تمہارا روبوٹ کام کرتا رہے گا۔" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مادام! پھر کل میں آپ کے پاس آجاؤں۔" پروفیسر نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں! تم کل صبح دس بجے میرے پاس آجانا۔" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔

مادام کے جانے کے بعد پروفیسر نے ایک الماری سے انجکشن نکال کر عمران کے بازو میں انجکٹ کیا اور پھر اس کے سٹریچر کو دھکیلتا ہوا وہ

شمالی دیوار میں موجود ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے دروازے کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک مخصوص بٹن دبا کر دروازہ کھولا دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔چند لمحوں بعد کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا گیا۔

کافی گہرائی میں اترنے کے بعد کمرے کی حرکت رک گئی اور پروفیسر نے دروازہ کھولا اور سٹریچر کو دھکیلتا ہوا ایک راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔

راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔پروفیسر نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھل گیا۔دوسری طرف مادام گلوریا کھڑی تھی۔

انجکشن لگ گیا ہے؟" مادام نے پوچھا۔ "

یس مادام۔" پروفیسر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔ "

اوکے! اب تم جاؤ۔ صبح دس بجے اسی دروازے سے آجانا۔" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور " سٹریچر اندر کھینچ لیا۔

مادام! میں اسے کسی اور چیز پر لٹا دوں تاکہ سٹریچر کو واپس مشین کے ساتھ فٹ کر دیا جائے۔" " پروفیسر نے کہا۔

اوہ ٹھیک ہے۔تم بھی آجاؤ اور اسے سامنے والے بستر پر لٹا دو۔" مادام نے ایک طرف ہٹتے ہوئے " کہا اور پروفیسر سٹریچر کو دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

اندر داخل ہوتے ہی پروفیسر کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں یہ کمرہ انتہائی شاندار ٹائپ کی خواب گاہ کے انداز سے سجا ہوا تھا۔بڑے سے

خوبصورت بستر کے اوپر روپہلی کے پردے لٹکے ہوئے تھے۔

پروفیسر سٹریچر کو اس بستر کے قریب لے گیا۔اور پھر اس نے بڑی مشکل سے عمران کو سٹریچر سے اٹھا کر بستر پر لٹا دیا۔اس کے بعد مادام کو سلام کر کے وہ سٹریچر کو واپس دروازے کی طرف لے گیا۔اس کے دروازے سے باہر جانے کے بعد مادام نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے اُسے لاک کردیا۔اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ بستر پر آڑھے ترچھے پڑے ہوئے عمران کی طرف بڑھنے لگی۔بیہوش عمران کے چہرے پر بے پناہ وجاہت تھی۔

نجانے تم میں کیا کشش ہے کہ میں نے تمہاری خاطر لیبارٹری کے اصول بھی نظر انداز کر دیئے " ہیں۔اب کم از کم تین دن تک تو تم میرا جی بہلاؤ گے۔اس کے بعد تمہاری موت مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔" مادام نے قریب رک کر تقریباً بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتی ملحقہ کمرے میں چلی گئی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ اس کمرے سے باہر نکلی تو اس کے جسم پر انتہائی باریک لبادہ تھا۔ اور اس کے جسم سے عطریات کی تیز خوشبو آرہی تھی۔آنکھوں میں گلابی ڈورے ابھرے ہوئے تھے۔اس نے ایک نظر عمران پر ڈالی اور پھر ایک سائیڈ میں بنی الماری کی طرف بڑھ گئی۔الماری کھول کر اس نے شراب کی ایک بوتل اور دو جام نکال کر سائیڈ پر رکھی تپائی پر رکھ دیئے اور خود

وہ بیڈ کے اوپر عمران کے ساتھ ہی اس کے سرہانے سے پشت لگا کر بیٹھ گئی۔اس نے بوتل کھول کر ایک جام بھرا اور پھر آہستہ آہستہ چسکیاں لینے لگی۔انتہائی تیز

شراب کی وجہ سے اس کا سرخ و سفید چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا گیا۔اس کی نظریں عمران کے جسم پر جمی ہوئی تھیں۔وہ اسے یوں دیکھ رہی تھی جیسے صدیوں سے بھوکا اپنی خوراک کو دیکھتا ہے۔ ابھی اس کا آدھا جام ہی ختم ہوا تھا کہ وہ یکلخت چونک پڑی۔کیونکہ اس نے عمران کے جسم میں حرکت محسوس کرلی تھی۔

" ارے پروفیسر تو کہہ رہا تھا کہ ایک گھنٹے بعد ہوش آئے گا۔لیکن ابھی تو آدھا گھنٹہ ہی گذرا ہوگا۔" مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔مگر اس کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی تھی۔

چند لمحوں بعد عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

" عمران! کیا تم ہوش میں آگئے ہو۔" مادام نے عمران کی آنکھیں کھلتے ہی زور سے کہا۔

" ارے باپ رے۔یہ کھوپڑی تو کسی عورت کی ہے۔" عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔اس کی نظریں مادام پر جمی ہوئی تھیں اور آنکھوں سے شدید حیرت ٹپک رہی تھی۔

" تم میرے غلام ہو عمران۔" مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

" غلام! ارے غلام۔اپنا غلام کہو مادام۔" عمران نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے اب تک اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

" اب تم میرے احکام کی تعمیل کرو گے۔" مادام نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

بالکل کروں گا۔دل و جان سے کرونگا۔" عمران کا لہجہ بے حد سادہ تھا۔ "
تو ملحقہ کمرے میں جاؤ اور جا کر یہ گندہ لباس اتار کر نائٹ سوٹ پہن کر آؤ۔خوب اچھی طرح نہا دھو کر آنا۔" مادام نے بڑے مطمئن انداز میں تپائی پر رکھا ہوا جام دوبارہ اٹھاتے ہوئے کہا اور عمران فرمابردار غلام کی طرح اٹھا۔بستر سے نیچے اتر کر وہ سیدھا ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔مادام اس وقت تک اسے دیکھتی رہی جب تک وہ باتھ روم کے دروازے میں غائب نہ ہوگیا۔
اوہ! واقعی مکمل مرد ہے۔ مکمل مرد۔" مادام نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔اس کا چہرہ " جذبات کی حدت سے مزید سرخ ہوگیا اور آنکھوں میں موجود ڈورے اور زیادہ واضح ہوگئے۔
تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب عمران واپس آتا تو اس کے جسم پر انتہائی خوبصورت نائٹ سوٹ تھا۔بال سلیقے سے سنورے ہوئے تھے۔اور وہ واقعی انتہائی وجیہہ اور خوبصورت لگ رہا تھا۔
بہت خوب! میرا فیصلہ غلط نہیں ہوسکتا۔" مادام نے اسے دیکھ کر اس انداز میں کہا جیسے نظروں " ہی نظروں میں اس پر نثار ہورہی ہو۔
یس مادام! اب کیا حکم ہے۔" عمران نے پلنگ کے قریب آکر پوچھا۔اس کی آنکھیں سوئی سوئی سی " معلوم ہورہی تھی اور لہجہ بھی دھیما دھیما سا تھا۔
میری ہدایات غور سے سنو! اور پھر تم نے ان ہدایات پر پورے "

جوش و خروش اور دل و جان سے عمل کرنا ہے۔اب تم میرے ساتھ اس بستر پر رات گذارو گے۔ دل کھول کر شراب پیئو گے اور ساری رات مجھے خوش کرنے میں گذار دوگے۔" مادام نے کہا۔

ٹھیک ہے مادام! میں تمہاری ہدایات پر پوری طرح عمل کروں گا۔ لیکن۔۔۔" عمران نے اسی طرح دھیمے لہجے میں کہا۔

لیکن کیا۔" مادام عمران کے منہ سے لیکن کا لفظ سن کر بری طرح چونک پڑی۔ کیونکہ جس طرح عمران کا ذہن اس کے احکامات کا پابند تھا اس صورت میں لیکن کے لفظ کا جواز نہ بنتا تھا۔ اسے تو بے چوں چراں ہدایات ہر عمل کرنا تھا۔

لیکن تم کمرے کی بتی بند نہیں کروگی۔ مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بتی بند نہیں ہوگی۔" مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔ "

لیکن مادام! روشنی میں میں شراب نہیں پی سکتا۔ اندھیرے میں تو چلو شربت سمجھ کر پی جاؤں گا۔ "

لیکن روشنی میں ایسا ناممکن ہے۔" عمران نے پھر کہا۔

کیا مطلب! یہ تم کیا شرطیں لگانے لگ گئے ہو۔ میرے احکامات کی تعمیل کرو۔ آؤ بستر پر آجاؤ۔ " وقت ضائع مت کرو۔" مادام نے عمران کا بازو پکڑ کر اسے بستر کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

ارے ارے مجھے ہاتھ نہ لگانا۔ نامحرم کا ہاتھ جس جگہ لگ جائے وہ جگہ ہی دوزخ کا ایندھن بن جاتی " ہے۔" عمران بدک کر پیچھے ہٹ گیا اور مادام یوں حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اسے کچھ سمجھ نہ آرہی ہو۔

تم میرے احکامات کی تعمیل نہیں کروگے۔" مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ "

" بالکل کروں گا مادام! لیکن بے شرمی کے احکامات نہیں۔شرم والے احکام دو۔آخر میں نے خدا کو بھی منہ دکھانا ہے۔اور خدا سے پہلے تو جولیا نے میرا منہ دیکھ لینا ہے اور اسے پتہ چل گیا تو مجھے سب کے سامنے جوتے مارنے سے بھی دریغ نہ کرے گی۔" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" کون جولیا۔کیا یہ تمہاری بیوی ہے؟" مادام نے پوچھا لہجے میں غراہٹ تھی۔

" ارے مادام! تمہارے منہ میں گھی شکر۔کاش وہ میری بیوی ہوتی۔" عمران نے جواب دیا۔

" تو تم جولیا کی وجہ سے میرے احکامات کی تعمیل نہیں کررہے۔" مادام نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کے موڈ میں تیزی سے تبدیلی آتی جا رہی تھی اور موڈ خراب ہوتا جا رہا تھا۔

" اب میں کیا کہوں مادام! میں تو احکامات کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں۔لیکن " عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کا جواب سنتے ہی مادام ایک جھٹکے سے بستر سے نیچے اتری اور تیزی

سے ایک کونے میں رکھے ہوئے فون کی طرف جھپٹی۔

مادام کے بستر سے نیچے اترتے ہی عمران بڑے اطمینان سے بستر پر لیٹ گیا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اب تک بستر خالی ہونے کے انتظار میں رہا ہو۔

" پروفیسر راکی! مادام بول رہی ہوں۔فوراً میری خواب گاہ میں پہنچو۔فوراً۔مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

ریسور رکھ کر جیسے ہی وہ واپس مڑی بری طرح ٹھٹک گئی۔ عمران بستر پر آنکھیں بند کیے نہ صرف لیٹا ہوا تھا بلکہ خراٹے بھی لے رہا تھا اس کے چہرے پر ایسا سکون تھا جیسے بہت تھکے ہوئے آدمی کو بے حد جدوجہد کے بعد اتنا آرام دہ بستر نصیب ہوا ہو۔

مادام ہونٹ بھینچے کھڑی رہی۔اس کا چہرہ جو پہلے جذبات کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا اب غصے سے تمتمانے لگا تھا۔

چند لمحوں بعد اسی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی جس کے ذریعے عمران کو سٹریچر پر اندر لایا گیا تھا۔اور مادام تیر کی طرح اس دروازے کی طرف بڑھی۔اس نے چٹخنی کھولی اور دوسرے لمحے پروفیسر راکی گھبراتے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

حکم مادام۔خیریت مادام۔" پروفیسر راکی کا لہجہ بے حد پریشان تھا۔ "

یہ تمہاری مشین کسی ہے پروفیسر! جی چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری مشین سمیت زمین میں دفن " کردوں۔تم تو کہتے تھے کہ تین

روز تک عمران میرے احکام کی مکمل تعمیل کرے گا، لیکن دیکھو! میرے احکامات کے باوجود وہ گہری نیند سو رہا ہے۔" مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

سس۔سو رہا ہے۔یہ کیسے ہوسکتا ہے مادام۔" پروفیسر راکی نے تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے " ہوئے کہا۔پھر جیسے ہی وہ عمران کے قریب جا کر اس پر جھکا۔دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر پیچھے کھڑی مادام سے پوری قوت سے آ ٹکرایا اور وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گر گئے۔

تمہاری مشین میں صرف ایک خامی باقی رہ گئی ہے پروفیسر راکی! اس کی زولو بیٹری ابھی کمزور " ہے۔" عمران کی سرد آواز سنائی دی۔اور مادام اور پروفیسر فرش پر گرے حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے جو نہ صرف بستر سے نیچے کھڑا تھا بلکہ اس کے ہاتھ میں ریوالور بھی نظر آرہا تھا۔

تت۔۔۔تت۔۔۔تم نے یہ ریوالور؟" مادام نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "

یہ باتھ روم میں پڑا تھا۔اس میں گولیاں بھی ہیں۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ "

یہ کیسے ہوسکتا ہے۔زولو بیٹری تو فُل چارج تھی۔" پروفیسر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ "

فل چارج تو تھی۔لیکن اس کی قوت کمزور ہے۔میرے لیے کم از کم ہائی پاور بیٹری لگانی چاہیے تھی۔ " بہرحال یہ بتادوں کہ

جب تم مادام سے باتیں کر رہے تھے تو نہ صرف مجھے ہوش آگیا تھا بلکہ میں تمہاری باتیں بھی سن رہا تھا۔اور مادام! تم نے مجھے اپنے شیطانی اور شرمناک منصوبے میں استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔اگر واقعی ایسا ہو جاتا تو پھر تمہیں مجھے مارنے کی ضرورت نہ پڑتی۔میں خود ہی اپنا گلا گھونٹ لیتا۔" عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

اسی لمحے مادام یکلخت اپنی جگہ سے اچھلی۔اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں عمران پر چھلانگ لگائی تھی۔لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی دوبارہ فرش پر جا گری۔

اگر آئندہ ایسی کوشش کی تو پیشانی میں گولی پڑے گی۔ سمجھیں میرا نام عمران ہے عمران۔اور " میں تم جیسی عورتوں کی گردنیں توڑنے کے لیے پیدا ہوا ہوں۔تمہاری مذموم اور ناپاک خواہشات

پوری کرنے کے لیے پیدا نہیں ہوا۔" عمران کا لہجہ اس قدر سخت تھا کہ فرش پر پڑے ہوئے پروفیسر کے جسم میں بے اختیار سردی کی لہر سی دوڑنے لگی۔

" ہاں پروفیسر تم۔تم بھی مادام کے ناپاک منصوبے کو پورا کرانے میں برابر کے شریک ہو۔میرا خیال ہے تمہاری سزا موت ہی ہو سکتی ہے۔" عمران نے اس بار پروفیسر سے مخاطب ہوتے ہو کر کہا۔

" مم۔۔۔مم۔۔۔معاف کردو۔میں مجبور تھا۔مادام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے آزاد کر دے گی۔یقین کرو میں چار سال سے اپنے پیارے بچوں کی صورتیں دیکھنے کے لیے تڑپ رہا ہوں۔" پروفیسر نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

" ایک شرط ہے کہ تم میرے ساتھ مکمل تعاون کرو۔اور سنو! مادام نے تمہیں صبح جب بلایا تھا تو اس کا مقصد تمہیں اس لیبارٹری کی قید سے رہائی دینا نہ تھا۔بلکہ وہ تمہیں اس دنیا کی قید سے رہائی دلانے کا فیصلہ کرچکی تھی۔اس نے تمہارے جانے کے بعد فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا کہ صبح تمہیں ہلاک کردیا جائے گا۔" عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

" یہ جھوٹ ہے۔غلط ہے۔میں نے ایسا نہیں کہا۔" مادام نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

" خاموش رہو۔" عمران نے کہا اور دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی مادام کی چیخ سنائی دی۔اس کے کان کی لو کا نچلا حصہ غائب ہو چکا تھا۔اور اس سے لہو ٹپکنے لگا۔

اب اگر تم بولی تو دوسری گولی یقیناً پیشانی پر پڑے گی۔" عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا اور مادام " یوں سہم کر خاموش ہو گئی جیسے اب اس نے زندگی بھر نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔البتہ وہ دانتوں سے مسلسل ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

میں تمہارے ساتھ تعاون کے لیے پوری طرح تیار ہوں۔" پروفیسر راکی نے کہا۔ "

تو اٹھ کر پہلے دروازہ بند کردو۔" عمران نے کہا اور پروفیسر نے اٹھ کر تیزی سے دروازے کی " طرف لپکا۔اس نے جلدی سے دروازہ بند کیا اور پھر اس کی چٹخنی چڑھا دی۔اور عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ دروازہ بند کرنے کا حکم اس نے جان بوجھ کر دیا تھا۔کیونکہ پروفیسر کے ذہن

میں اگر ذرا سی بھی خلاف ورزی کی رمق ہوتی تو اس دروازے سے بھاگ جانے کا اسے سنہری موقع حاصل تھا۔عمران چونکہ سائیڈ میں کھڑا ہوا تھا اس لیے پروفیسر آسانی سے بھاگ سکتا تھا۔یہ دوسری بات ہے کہ ایسی صورت میں عمران کے ریوالور سے نکلنے والی گولی اسے دہلیز پار کرنے کا موقع نہ دیتی۔لیکن پروفیسر کے دروازہ بند کرنے سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ عمران کا ساتھ دینے کا مکمل طور پر فیصلہ کرچکا ہے۔

باتھ روم میں رسی موجود ہے وہ لے آؤ۔" عمران نے اسے دوسرا حکم دیا اور پروفیسر سر ہلاتا ہوا " باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تم کیا چاہتے ہو۔اگر یہاں سے نکلنا چاہتے ہو تو میں اس کا بندوبست کر دیتی ہوں۔" مادام نے اس " بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ظاہر ہے میں اس شیطانی جگہ سے نکلنا ہی چاہوں گا۔لیکن ابھی نہیں۔ابھی تو میں نے تمہارے احکامات کی تعمیل کرنی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔ "

کیا مطلب۔ابھی تو تم۔" مادام کے لہجے میں حیرت تھی۔ "

اپنے اپنے انداز ہوتے ہیں مادام۔میں اس وقت تک تمہاری خواہشات کی تکمیل پورے جوش و خروش سے نہیں کرسکتا جب تک تمہارے ہاتھ اور پیر بندھے ہوئے نہ ہوں۔آزاد عورت سے مجھے ڈر لگتا ہے۔یہ میری کمزوری ہے۔" عمران نے کہا اور مادام یوں حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگی جیسے عمران کوئی عجوبہ ہو۔ "

کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔" مادام کے لہجے میں اشتیاق تھا۔ "

ابھی تم دیکھ لوگی۔" عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔اسی "

لمحے پروفیسر نائلون کی رسی اٹھائے باتھ روم سے نکل آیا۔

اس کے ہاتھ اور پیر باندھ کر اسے عزت و احترام سے بستر پر لٹا دو۔" عمران نے کہا۔ "

میں خود بستر پر لیٹ جاتی ہوں۔" مادام نے اٹھکر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ "

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔" عمران نے کہا۔ "

مادام اٹھ کر بڑے اطمینان سے جا کر بستر پر لیٹ گئی۔

مادام کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دو پروفیسر۔اور پیر بھی اچھی طرح باندھنا۔" عمران نے پروفیسر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ "

پروفیسر سر ہلاتا ہوا مادام کی طرف بڑھا۔اور پھر اس نے پہلے مادام کو الٹا کر کے اس کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دیئے اور پھر اُسے سیدھا کر کے اس کے دونوں پیر بھی رسی سے کس کر باندھ دیئے۔اس دوران عمران ریوالور لیے مادام کے سر پر کھڑا رہا۔اس کے لبوں پر بڑی شریر سی مسکراہٹ تھی۔

پروفیسر کے ایک طرف ہٹ جانے کے بعد عمران نے آگے بڑھ کر خود بھی گانٹھوں کا جائزہ لیا۔

مادام کی آنکھوں میں ایک بار پھر جذبات جاگ اٹھے تھے۔

مگر دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بلند ہوا اور ریوالور کا دستہ پوری قوت سے مادام کی کنپٹی پر پڑا اور مادام کی اشتیاق سے پر آنکھیں یکلخت مدہم پڑیں اور پھر بند ہو گئیں۔اس کا سر ڈھلک گیا تھا۔

اچھا پروفیسر! اب تم بتاؤ کہ مجھے ڈیسی قبیلے کے ملحقہ جنگل سے کیسے یہاں لایا گیا تھا؟ میرا خیال " جہاں تک ہے کہ یہ تمام کام انتہائی خفیہ طریقے سے کیا گیا تھا۔" عمران نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑا تھا۔

بالکل خفیہ طریقے سے کیا گیا تھا۔ورنہ ڈارسن اس کام کی ہرگز اجازت نہ دیتا۔لیکن مادام تمہارے " لیے پاگل ہو رہی تھی۔اس نے مجھ سے رابطہ قائم کیا اور میں سپیشل وے کے ذریعے تمہیں یہاں لے آیا۔" پروفیسر نے جواب دیا۔

اس سپیشل وے کا تمہیں پہلے سے علم تھا؟ عمران نے پوچھا۔ "

نہیں! اگر مجھے علم ہوتا تو میں بھاگ نہ جاتا۔اس کا علم صرف مادام کو تھا۔وہ اگر چاہتی تو خود بھی " تمہیں وہاں سے یہاں لے آتی۔لیکن تمہیں ذہنی طور پر رام کرنے کے لیے اس نے مجھ سے رابطہ

قائم کیا تھا۔اور میں اپنی یہاں سے رہائی کے لالچ میں اکر اس سے تعاون پر راضی ہو گیا۔ کیونکہ مادام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے رہا کر دے گی۔" پروفیسر نے جواب دیا۔

یہاں وہ سپیشل راستہ کتنی دور ہے۔" عمران نے پوچھا۔ "

کافی دور ہے۔ایک طویل سرنگ ہے جو اس جنگل میں جا کر نکلتی ہے۔یہ دروازہ ہفتے میں ایک روز " کھولا جاتا ہے۔کیونکہ ڈیسی قبیلے کی حدود میں جاگر کی کانیں ہیں۔ان کانوں سے جاگر یہاں لایا جاتا ہے۔اور یہاں سپیشل لیبارٹری میں جاگر سٹلائٹ

بنایا جا رہا ہے۔" پروفیسر نے جواب دیا۔

جاگر سٹلائٹ! کیا مطلب؟ تفصیل بتاؤ۔" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ "

یہ سائنسی بات ہے۔تم سمجھ نہ سکو گے۔بہرحال یہ ایک ایسی ایجاد ہے جس کے مکمل ہونے کے " بعد پوری دنیا پر کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔" پروفیسر نے جواب دیا۔

اوہ! جاگر سے تمہارا مطلب جینٹم آرڈیکاکو کم آرش ریز تو نہیں ہے۔" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا " اور پروفیسر راکی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

کک۔۔۔کک۔۔۔کیا مطلب! کیا تم خلائی سائنسدان ہو۔" پروفیسر نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔ "

میں خلائی سائنسدان نہیں۔بلکہ سائنس میں موجود خلا ہوں۔اور یہ خلا صرف میری ذات سے ہی پر " ہوسکتا ہے۔بہرحال تم یہ بتاؤ کہ میں درست کہہ رہا ہوں؟" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔لہجہ بے حد نرم تھا۔

ہاں! تم درست کہہ رہے ہو۔مجھے شدید حیرت ہے یہ انتہائی جدید دریافت ہے اور دنیا کو اس کا ابھی " علم نہیں ہے۔پھر تمہیں کیسے علم ہو گیا۔" پروفیسر نے اٹکتے اٹکتے کہا۔اس کی حیرت ابھی تک موجود تھی۔

یہ جدید دریافت نہیں ہے پروفیسر! ہمارے ملک کی لیبارٹری میں بھی اس پر تحقیق ہو رہی ہے۔ "

ڈاکٹر اشتیاق اور ڈاکٹر اسلم ملک

اس کے ماہرین میں شمار کیے جاتے ہیں۔اور انہوں نے ہی ہمارے ملک کے شمال مشرقی حصے کی ایک پہاڑی سے اس دھات کو دریافت کیا تھا جس سے یہ ریز نکلتی ہیں۔انہوں نے اس کا نام ایک طوفانی رفتار سے چلنے والی کار جاگور کے نام پر جاگور ریز رکھا ہوا تھا۔اور ان دونوں سائنسدانون کو حال ہی میں اغوا کرلیا گیا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ انہیں بلیک کالار لایا گیا ہے۔" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اوہ ہاں! یہ دونوں سائنسدان سپیشل لیبارٹری میں کام کررہے ہیں۔میں نے اسی مشین سے ان کے ذہنوں کو کام کرنے پر آمادہ کیا تھا۔" پروفیسر راکی نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا اب ایسا کرو کہ مجھے اس سپیشل گیٹ تک لے چلو۔لیکن خفیہ طریقے سے۔" عمران نے کہا اور " پروفیسر اثبات میں سرہلاتا ہوا مڑ گیا۔

عمران نے بستر پر بیہوش پڑی ہوئی مادام کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پروفیسر کے پیچھے چل پڑا۔ ریوالور بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔

ڈارسن نے ایک فائل کا مطالعہ کرتے کرتے چونک کر سر اٹھایا کیونکہ اس کی میز کے کونے پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے ایک ڈبے میں سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز اچانک نکلنے لگی تھی۔وہ ایک لمحے تک تو بے خیالی کے سے انداز میں اس ڈبے کو دیکھتا رہا۔پھر اس نے چونک کر ڈبے کے وسط میں لگے بٹن کو دبا دیا۔

بٹن دبتے ہی سامنے دیوار پر ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔اور پھر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ڈارسن یہ منظر دیکھتے ہی کرسی پر اس بری طرح اچھلا کہ نیچے گرتے گرتے بچا۔اس کی آنکھوں سے شدید حیرت ٹپک رہی تھی۔یوں لگتا تھا جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔اس ڈبے کا تعلق مادام کی خفیہ خواب گاہ سے تھا۔اور مادام کے بیڈ کی سائیڈ کی پٹی کے اندر اس کا کنکشن تھا۔جو بظاہر نظر نہ آتا تھا۔لیکن اگر اس جگہ کو خصوصی طور پر دبایا

جائے تو اس کمرے میں لگے ہوئے ٹی وی کنکٹر کا سلسلہ ڈارسن کے خاص کمرے کی مشین سے ہو جاتا تھا۔یہ مادام اور ڈارسن کے درمیان خفیہ رابطے کا ایک سلسلہ تھا۔جب مادام، ڈارسن کو اپنی خفیہ خوابگاہ میں عیاشی کے لیے طلب کرنا چاہتی تو وہ بیڈ کی اس پٹی کو دبا دیتی۔اور اس طرح ڈارسن کو علم ہوجاتا۔ڈارسن اس مشین کو آن کر دیتا اور پھر سکرین پر اس کمرے کا نہ صرف منظر دیکھ لیتا۔بلکہ یہ منظر ایسا ہوتا کہ ڈارسن کے جذبات بھڑک اٹھتے اور وہ بجلی کی سی تیزی سے اس طرح مادام کی خواب گاہ کی طرف دوڑ پڑتا جس طرح لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا ہے۔

اب بھی ڈبے کی سیٹی سن کر وہ اس لیے چونکا تھا کہ مادام نے اسے طلب کیا ہے۔لیکن سکرین پر ابھرنے والے منظر نے اس پر حیرتوں کے پہاڑ توڑ دیئے تھے۔سکرین پر مادام کے جذبات بھڑکا

دینے والے پوز کی بجائے ایک حیرت انگیز منظر نظر آرہا تھا کہ کوئی شخص مادام کو بستر پر سے اٹھا کر کاندھے پر لاد رہا تھا۔مادام کے ہاتھ اور پیر بندھے ہوئے تھے۔اور وہ بیہوش تھی۔اس کے ساتھ ہی ایک اور شخص سائیڈ دروازے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

جیسے ہی مادام کو اٹھانے والا آدمی مڑا، ڈارسن ایک بار پھر کرسی سے گرتے گرتے بچا۔کیونکہ مادام کو اس طرح کندھے پر اٹھانے والا علی عمران تھا۔وہ علی عمران جسے اس کے ساتھیوں سمیت ڈارسن نے ڈیبیوں کی حدود میں پھینکوا دیا تھا۔

دروازے کے قریب جا کر آگے جانے والا شخص مڑا تو ڈارسن

نے اسے بھی پہچان لیا وہ پروفیسر راکی تھا۔ذہنوں کو تبدیل کرنے والے سیکشن کا انچارج۔اور پھر وہ دونوں ہی دروازے سے باہر نکل گئے اور سکرین پر صرف خالی کمرے کا منظر ہی نظر آنے لگا۔

اوہ! یہ کیا ہو گیا ہے۔کس طرح ہو گیا ہے؟ علی عمران اندر کیسے آیا۔پروفیسر راکی اس کے ساتھ " کیسے مل گیا؟ اور مادام کی یہ حالت؟" ڈارسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے سوچا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا بلکہ تقریباً بھاگتا ہوا کمرے کے ایک کونے میں موجود سٹینڈ پر رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی مشین کے پاس پہنچا۔مشین پر کسی کپڑے کا غلاف سا چڑھا ہوا تھا اس نے جلدی سے غلاف کھینچ کر ایک طرف پھینکا اور مشین کا بٹن آن کر دیا۔مشین میں زندگی کی لہریں سی دوڑنے لگی۔اور پھر اس کے اوپر لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔

ڈارسن نے جلدی جلدی سے اس مشین کی مختلف نابیں گھمائیں اور سکرین پر منظر بدلنے لگے۔وہ ہر منظر کو غور سے دیکھتا اور پھر ناب گھما دیتا۔چند لمحوں بعد ایک منظر ابھرا تو اس میں پروفیسر راکی

اور علی عمران نظر آنے لگے۔وہ ایک طویل سرنگ کے دھانے پر کھڑی ایک شٹل گاڑی میں سوار ہو رہے تھے۔

اوہ! تو یہ سپیشل وے سے باہر نکل رہے ہیں۔اب سمجھ گیا کہ یہ کیسے اندر آئے اور یہ لازماً سپیشل " وے سے آئے ہیں۔لیکن اس سپیشل وے کو کھولنے کا کوڈ تو صرف مادام کو ہی پتہ ہے۔پھر یہ لوگ کس طرح اندر آئے اور اب باہر جا رہے ہیں۔" ڈارسن نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اور دوسرے لمحے اس نے مشین آف کی اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔کمرے سے باہر نکل کر وہ ایک راہدی میں آیا اور پھر اس راہداری میں ڈورتا ہوا وہ آگے بڑھتا گیا۔راہداری کے اختتام پر موجود ایک بڑے سے دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوا۔یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا۔جس کی دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔اور سفید کپڑوں میں ملبوس آپریٹر ان مشینوں پر کام کررہت تھے۔یہ ڈارسن کا کنٹرولنگ روم تھا اور ان مشینوں کے ذریعے وہ لیبارٹری کے تمام حصوں کو کنٹرول کرتا تھا۔ہر مشین علیحدہ علیحدہ حصے کو کنٹرول کرتی تھی۔

ڈارسن تیز تیز قدم اٹھاتا شمالی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی مشین کی طرف بڑھا۔یہ مشین بند پڑی تھی اور اس کے سامنے کوئی آپریٹر نہ تھا۔اس مشین کا تعلق لیبارٹری کے اس حصے سے تھا جس میں وہ سپیشل وے موجود تھا۔لیکن چونکہ سپیشل وے کا کنٹرول مادام کے پاس تھا اس لیے اس مشین کو چلانے کی ضرورت کبھی پیش نہیں آئی تھی۔لیکن ایمرجنسی میں اس مشین کو چلا کر اس حصے کا کنٹرول سنبھالا جاسکتا تھا۔باقی مشینوں کے سامنے کام کرنے والے آپریٹر روبوٹ تھے۔جنہیں انسانی شکلوں میں تیار

کیا گیا تھا۔اور وہ بظاہر انسان ہی نظر آتے تھے اس لیے ڈارسن کے اندر آنے کے باوجود کوئی بھی نہ چونکا تھا اور نہ کسی نے اس کی طرف مڑ کر کچھ پوچھا۔وہ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہے تھے۔

ڈارسن نے جلدی سے مشین کو آن کیا اور اس کے سامنے رکھے

ہوئے اسٹول پر بیٹھ گیا۔اس نے مشین کی سائیڈ سے لٹکا ہوا ہیڈ فون اتار کر اپنے سر پر چڑھا لیا۔ اور پھر مشین کے درمیان میں لگی ہوئی سکرین کو دیکھنے لگا۔جس پر جھماکے سے ہو رہے تھے۔ڈارسن کا ہاتھ تیزی سے ایک ناب کو گھما رہا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی سکرین پر ایک منظر ابھرا اور ڈارسن نے ہاتھ ہٹا لیا۔دوسرے لمحے اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔کیونکہ سکرین پر سپیشل وے کا منظر نظر آرہا تھا۔سپیشل وے کھلا ہوا تھا۔ساتھ ہی شٹل گاڑی کھڑی تھی۔اور عمران، پروفیسر راکی اور مادام تینوں غائب تھے۔

ڈارسن چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔پھر اس نے سر سے ہیڈ فون ہٹایا اور تیزی سے اٹھ کر وہ سائیڈ میں رکھی ہوئی مشین کی طرف بڑھا۔اس نے اس مشین کی سائیڈ سے منسلک ایک لچھے دار تار کو کھینچ کر اس کا پن پہلے والی مشین کے ساتھ منسلک کردیا۔اور دوبارہ سٹول پر بیٹھ کر ہیڈ فون سر پر دوبارہ چڑھایا اور مشین کے مختلف بٹن دبانے لگا، ساتھ والی مشین میں بھی زندگی کی لہر دوڑ پڑی۔اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بدل گیا۔اس بار سکرین پر ڈیسی قبیلے کے جھونپڑوں کا منظر نظر آنے لگا۔ اور ڈارسن یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ جھونپڑوں میں سے اٹھارہ بیس افراد نکل کر اس جنگل کی طرف بڑھ رہے تھے جس میں سپیشل گیٹ تھا۔عمران آگے آگے تھا۔لیکن مادام ان کے ساتھ نہ تھی البتہ

ایک سفید فام عورت ان کے ساتھ تھی۔وہ سب تیزی سے جنگل کی طرف بڑھ رہے تھے۔ڈارسن خاموشی سے بیٹھا انہیں دیکھتا رہا۔اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔تھوڑی دیر بعد یہ سب لوگ

سپیشل وے میں داخل ہو گئے۔

ڈارسن ہونٹ بھنچے انہیں سپیشل وے میں داخل ہوتے دیکھتا رہا، ایک لمحے کے لیے اسے خیال آیا کہ ان سب کو فوری طور پر ھلاک کر دیا جائے۔لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے خیال بدل دیا۔کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف باس جو کہ مادام پر بے پناہ اعتماد کرتا ہے۔وہ کبھی بھی اس بات پر یقین نہیں کرے گا کہ مادام نے غداری کی ہے۔اس لیے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کی بجائے اگر بیہوش کردیا جائے اور پھر چیف باس سے رابطہ کرکے اسے اطلاع دی جائے تو صورت حال چیف باس پر واضح ہو جائے گی۔اور اس کے بعد لازماً وہ مادام کی بجائے پوری لیبارٹری کا مکمل انچارج بن جائے گا۔چنانچہ اس نے سرخ بٹن پر رکھا ہوا ہاتھ ہٹایا اور اس سے نیچے ایک نیلے رنگ کے بٹن کو دبا کر ساتھ ہی ایک ناب گھما دی۔اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

عمران اور اس کے ساتھی جو سپیشل وے میں داخل ہو کر اب اس کا دروازہ بند کر رہے تھے، اچانک چھت سے نیچے نیلے رنگ کی چنگاریوں کی شدید بارش شروع ہو گئی۔اور جس جس کے جسم سے یہ چنگاریاں ٹکراتیں، وہ اس طرح اچھل کر فرش پر گرے کہ دوبارہ حرکت ہی نہ کر سکے۔

جب ڈارسن کو پوری طرح اطمینان ہو گیا کہ اندر آنے والا ہر شخص ان چنگاریوں کی زد میں آکر بے حس و حرکت ہوچکا ہے تو اس نے نیلے رنگ کا بٹن آف کردیا۔اور اس نے مشین کے نیچے بنے ہوئے ایک خانے کو کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا مائیک نکال کر اس

کا بٹن دبایا اور منہ سے لگا لیا۔

ہیلو۔ ہیلو۔ چیف ڈارسن کالنگ سکس تھرٹی تھری۔" ڈارسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "

یس سر! نمبر ون آف تھرٹی تھری اٹنڈنگ۔" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک کھڑکھڑاتی سی " آواز سنائی دی۔

نمبر ون! سپیشل وے کے آخری پوائنٹ پر کچھ بیرونی افراد زیرو ٹو کے فائر سے بے حس و حرکت " پڑے ہیں۔ تم اپنے سارے سیکشن سمیت وہاں جاؤ اور انہیں وہاں سے اٹھا کر تھرٹی تھری کے زیرو روم میں ڈال دو اور ان کی کڑی نگرانی کی جائے۔" ڈارسن نے کہا۔

یس باس! حکم کی تعمیل ہوگی۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈارسن نے بٹن دبا کر رابطہ ختم " کردیا۔ اب اس کی نظریں دوبارہ سکرین پر جم گئیں۔

تھوڑی دیر بعد سیاہ رنگ کی وردیوں میں ملبوس تقریباً پچاس کے قریب افراد وہاں پہنچے اور انہوں " نے ایک ایک کرکے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

یس چیف ڈارسن۔" ڈارسن نے دوبارہ مائیک کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔ "

نمبر ون آف تھرٹی تھری سپیکنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ سب کو زیرو روم میں منتقل کر دیا گیا " ہے اور ان کی کڑی نگرانی کی جا رہی

ہے۔" دوسری طرف سے وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اوکے! جب تک میں دوسرا حکم نہ دوں ان کی کڑی نگرانی ہونی چاہیے۔" ڈارسن نے کہا اور " مائیک کا بٹن دبا کر رابطہ ختم کردیا۔اس کے بعد اس نے مشین کے ایک اور حصے کا بٹن دبایا تو مشین کے اس حصے میں موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔اور چند جھماکوں کے بعد سکرین پر ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر نمودار ہوا جس کی ایک دیوار کے ساتھ اوپر تلے دس انسانی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔وہ دسوں کی دسوں نظاہر انسانی لاشیں ہی لگتی تھیں۔لیکن ان کا انداز ایسا تھا جیسے لکڑی کے گٹھے ایک دوسرے پر چن کر رکھ دیئے گئے ہو۔

ڈارسن نے پہلے بٹن کے ساتھ ایک اور بٹن دبایا تو سکرین کی سائیڈ پر جھماکے ہونے لگے۔ڈارسن نے اس سکرین کی سائیڈ میں جہاں ہلکے ہلکے جھماکے ہو رہے تھے۔ایک ناب کو ذرا سا گھمایا تو جھماکے بند ہو کر اس پر ایک نمبر واضح ہوگیا۔اس کے ساتھ ہی سکرین پر دیوار کے ساتھ موجود دس انسانی لاشوں میں سے سب سے اوپر والی لاش کے جسم میں سے تیز روشنی پھوٹنے لگی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر فرش پر عام انسانوں کی طرح کھڑی ہو گئی۔لیکن اس کے پورے جسم سے تیز روشنی پھوٹ رہی تھی۔

ڈارسن نے ناب دوبارہ گھمائی تو سکرین کی سائیڈ پر دو کا ہندسہ ابھرا اور اس کے ساتھ ہی دوسری لاش کے جسم سے روشنی پھوٹ پڑی اور پھر وہ بھی اچھل کر پہلے کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ڈارسن نے ایک اور بٹن دبایا اور ساتھ ہی مائیک کا بٹن دبا دیا۔

ہیلو برائٹ مین نمبر ون اینڈ ٹو۔آر یو اٹنڈنگ چیف ڈارسن۔" ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔ "

یس باس۔" دونوں کے حلق سے باریک سی آوازیں نکلیں۔ "

نوٹ مائی انسٹرکشنز۔" ڈارسن نے کہا اور پھر وہ انہیں تفصیلی ہدایات دینے لگا کہ وہ ڈیسی قبیلے میں " جائیں جہاں مادام گلوریا موجود ہے۔انہیں مادام گلوریا کو وہاں سے واپس لا کر بلیو روم میں پہنچانا ہے اور اس کے لیے چاہے پوری قبیلے کو ہی کیوں نہ موت کے گھاٹ اتارنا پڑے۔انہیں حکم کی ہر صورت میں تعمیل کرنی ہے۔اور پھر رپورٹ کرنی ہے۔

یس باس۔" دونوں برائٹ مینز نے جواب دیا اور ڈارسن نے انہیں حرکت میں آنے کا حکم دے " کر مشین کے بٹن آف کر کے مائیک کو ایک طرف رکھ دیا۔اسے معلوم تھا کہ ڈیسی قبیلے کے افراد روشنی کے انسانوں سے بے حد ڈرتے ہیں اور انہیں عظیم دیوتا کے نام سے پکارتے ہیں۔اس لیے دونوں مادام کو آسانی سے لے آئیں گے۔اب اسے صرف اتنا انتظار کرنا تھا کہ جیسے ہی مادام بلیو روم میں پہنچے وہ چیف باس سے رابطہ قائم کر کے اسے مکمل رپورٹ دے دے۔اس کے لبوں پر کامیابی کی مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔اسے یقین تھا کہ اس صورت حال میں چیف باس لازماً اسے آئیدہ کے لیے لیبارٹری انچارج بنا دے گا۔اور پھر مادام اس کی ماتحت ہوگی اور لیبارٹری کے قانون کے مطابق آفیسر کو ماتحت پر ہر قسم کا پورا اختیار ہوتا ہے۔چاہے وہ اسے گولی کیوں نہ مار دے۔اس سے پوچھ گچھ نہیں ہوتی۔اس لیے

اگر مادام کو اس کی ماتحت بنا دیا گیا تو پھر مادام اس کی کنیز بن جائے گی۔اس کے بعد وہ مادام کے موڈ اور حکم کا تابع نہ ہوگا۔بلکہ مادام اس کے موڈ اور حکم کی تابع ہوگی اور جب وہ چاہے گا

مادام کو اپنی خواب گاہ میں طلب کر سکے گا۔یہ خیال سوچ سوچ کر ہی ڈارسن کا دل بلیوں اچھلنے لگا تھا۔اور اس کے ہونٹوں پر بے حد معنی خیز مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد مشین سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں اور ڈارسن نے جلدی سے مائیک اٹھا کر اسے آن کر دیا۔ٹوں ٹوں کی آوازیں آنا بند ہو گئیں۔

ہیلو۔برائٹ مینز نمبرون! کالنگ چیف ڈارسن۔" مشین سے باریک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ "

یس! چیف ڈارسن اٹنڈنگ۔" ڈارسن نے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "

باس! حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔مادام گلوریا کو بلیو روم میں منتقل کر دیا گیا ہے۔وہ بے ہوش ملی " ہیں اور ابھی تک بے ہوش ہیں۔وہ بندھی ہوئی ہیں۔" دوسری طرف سے باریک آواز سنائی دی۔

پوری تفصیل بتاؤ کہ وہ ڈیسی قبیلے میں کہاں تھیں۔اور وہاں سے مادام کو لانے کے لیے تمہیں کیا " کاروائی کرنی پڑی۔" ڈارسن نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

باس! ہم دونوں ڈیسی قبیلے کے سردار کے جھونپڑے کے "

سامنے اترے اور ہم نے اپنا مخصوص سائرن بجایا تو ڈیسی قبیلے کا ہر فرد مع سردار کے استقبال کے باہر نکل آیا۔انہوں نے ہمارے سامنے سجدہ کیا اور ہماری شان میں استقبالیہ فقرے کہے۔ہم نے مادام کے بارے میں سردار سے پوچھا تو ہمیں بتایا گیا کہ مادام گلوریا سردار کے جھونپڑے میں موجود ہے اور وہ بے ہوش اور رسیوں سے بندھی ہوئی ہے۔ان کے آراگان دیوتا کے اوتار کا ترجمان انہیں وہاں لایا تھا اور اس نے سردار کو حکم دیا تھا کہ اسے ان کی واپسی تک وہیں رکھا جائے۔ہم نے آراگان دیوتا کے اوتار کا یہ حکم رد کر دیا اور مادام کو واپس لے جانے کے لیے اپنے حوالے

کرنے کا سردار کو حکم دیا۔چنانچہ سردار کے حکم پر دو آدمی سردار کے جھونپڑے سے بیہوش مادام کو اٹھا لائے۔مادام کے ہاتھ اور پیر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور پھر ہم مادام کو اسی حالت میں لے آئے اور آپ کے حکم کے مطابق اُسے بیلو روم میں پہنچا کر آپ کو رپورٹ دے رہے ہیں۔"

دوسری طرف سے باریک اور چیختی آواز میں جواب دیا گیا۔

اوکے! اب تم دونوں واپس آپنے شیڈ میں جاؤ۔اور بریک ہو جاؤ۔" ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا اور " پھر مائیک آف کر دیا۔اسے معلوم تھا کہ وہ دونوں دوبارہ پہلے کی طرح اپنے ساتھیوں پر جا کر لیٹ جائیں گے اور ایک بار پھر آف ہو جائیں گے۔جیسے پہلے تھے۔

مادام کے متعلق اب ڈارسن کو کوئی فکر نہ تھی۔کیونکہ بیلو روم کی ساخت

اور نظام ایسا تھا کہ مادام وہاں سے کسی صورت نہ نکل سکے گی۔اور پھر وہ تو بندھی ہوئی تھی اس لیے وہ بے فکر تھا۔

ڈارسن مشین آف کرکے اٹھا۔اس نے دوبارہ غلاف اس پر چڑھایا اور پھر اس ہال نما کمرے سے باہر آکر وہ اسی طرح راہداریاں کراس کرتا ہوا واپس اپنے دفتر پہنچ گیا۔یہاں پہنچ کر اس نے لاسلکی ٹرانسمیٹر نکالا اور چیف باس کو کال کرنے لگا۔لیکن چند لمحوں بعد اسے ہیڈ کوارٹر سے پیغام ملا کہ چیف باس اڑتالیس گھنٹوں کے لیے کسی خفیہ مقام پر گئے ہوتے ہیں اور ان سے رابطہ نہیں ہوسکتا۔جس پر ڈارسن نے پیغام دیا کہ چیف باس جیسے ہی واپس آئیں انہیں پیغام دیا جائے کہ وہ بلیک کالار لیبارٹری میں فوری طور پر ڈارسن کو کال کریں۔اس کے بعد ٹرانسمیٹر آف کرکے اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اڑتالیس گھنٹوں کے لیے اب وہ بالکل فارغ

ہے باقی کام چیف باس کی ہدایات کے مطابق ہی ہونا تھا۔چنانچہ وہ اٹھ کر اپنی خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا۔کیونکہ رات کافی زیادہ گزر گئی تھی اور اب اس کی آنکھوں میں نیند پوری طرح بھر گئی تھی۔

عمران کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ذہن پوری طرح کام کررہا تھا۔لیکن اس کا جسم بالکل ہی بے حس و حرکت تھا۔یہی حال کرنل فریدی، کیپٹن حمید اور باقی سب ساتھیوں کا تھا۔

عمران مادام سمیت اس کی خواب گاہ سے نکل کر پروفیسر راکی کے ساتھ شٹل گاڑی پر سوار ہوکر سپیشل وے کے دروازے تک پہنچا اور پھر اس نے پروفیسر راکی سے اس دروازے کے کھولنے اور بند کرنے کا سارا سسٹم پوچھ لیا۔یہ سسٹم اور کوڈ مادام نے پروفیسر کو بتایا تھا۔تاکہ پروفیسر عمران کو اندر لاسکے۔اس کے بعد دروازہ کھول کر وہ مادام اور پروفیسر سمیت جنگل گیا۔اور پھر وہ سردار کے جھونپڑے میں پہنچے اور عمران نے دیوتا آراکان کے ترجمان کی حیثیت سے سردار کو حکم دیا کہ وہ مادام کی پوری طرح حفاظت کرے اور اسے اس کے دوسرے حکم تک اسی جھونپڑے میں قید رکھا جائے۔پروفیسر کی منت خوشامد

پر عمران نے سردار کو حکم دیا کہ دیوتا آراکان کے حکم کے مطابق پروفیسر کو بلیک کالار سے باہر بھیج دینے کا انتظام کیا جائے۔البتہ اس نے سردار کے جھونپڑے تک پہنچنے سے قبل ہی پروفیسر سے لیبارٹری کی اندرونی معلومات جس حد تک پروفیسر کو معلوم تھیں تفصیل سے لے لی تھیں۔عمران کے

کہنے کے مطابق سردار نے اسی وقت ایک ڈونگی کا بندوبست کیا اور چار افراد ساتھ دے کر دریا کے راستے پروفیسر کو بلیک کالارس باہر چھوڑ آنے کا حکم دیا۔

پروفیسر کے جانے کے بعد عمران نے کرنل فریدی، اس کے ساتھیوں اور اپنے ساتھیوں کو بیدار کیا اور انہیں ساری صورت حال بتا کر انہیں ہمراہ لے کر واپس سپیشل وے کا دروازہ کھول کر اندر لیبارٹری میں لے آیا۔اس نے پروفیسر اسے اسلحہ اسٹور کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں اور ان کا پروگرام تھا کہ وہ خفیہ طور پر اسلحہ اسٹور میں جاکر وہاں سے ضروری اسلحہ حاصل کریں گے اور پھر لیبارٹری پر قبضہ کرلیں گے۔کیونکہ عمران کے خیال کے مطابق لیبارٹری کی انچارج مادام گلوریا ان کے قبضے میں تھی اور پروفیسر نے بتایا تھا کہ لیبارٹری کے انتظامی شعبے میں انسان نما روبوٹ رکھے گئے ہیں۔اصل انسان صرف دو ہیں۔وہ خود اور مادام۔البتہ تعمیری شعبوں میں اصل انسان کام کرتے ہیں۔اسی طرح سپیشل لیبارٹری جہاں اصل مشن پر کام ہو رہا ہے وہاں اصل سائنسدان ہیں اور ان کا انچارج بھی اصل انسان ڈارسن ہے۔اس لیے عمران کا پروگرام یہی تھا کہ اسلحہ حاصل کرنے کے بعد وہ انتظامی شعبے پر مکمل کنٹرول کرکے پھر تعمیراتی شعبے کے افراد کو ساتھ لے کر سپیشل لیبارٹری

پر حملہ کرے گا اور وہاں سے سائنسدانوں کو برآمد کرکے اس لیبارٹری کو تباہ کردیا جائے گا۔اس کے بعد پروفیسر راکی کی مشین کی مدد سے وہ سائنسدانوں کے دماغوں کو ری بیک کرکے نارمل حالت میں لے آئیگا اور پھر ان کی واپسی ہوگی اور آخر میں انسانوں کو باہر نکال کر اس لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کردیا جائے گا۔اس طرح یہ مشن مکمل ہوجاتا۔لیکن سپیشل وے میں داخلے کے فوراً بعد ہی ان پر

نجانے کس نے سائنسی حربہ استعمال کیا اور وہ بے خیالی میں نہ صرف اس کی زد میں آگئے بلکہ اب وہ سب بے حس لاشوں کی صورت میں کمرے میں پڑے ہوئے تھے۔اس کا مطلب ہے کا مطلب تھا کہ پروفیسر نے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔یہاں مادام اور پروفیسر کے علاوہ بھی کوئی آدمی تھا۔جسے شاید ان کے نکل جانے کے بعد اس ساری واردات کی خبر ہوگئی۔گو جو نیلی وردیوں میں ملبوس افراد سپیشل وے سے اٹھا کر اس کمرے تک لے آئے تھے۔وہ بھی انسانی شکل میں روبوٹ تھے۔اب تک کسی اور اصل انسان شکل انہوں نے نہ دیکھی تھی۔لیکن بہرحال اس وقت وہ سب بری طرح پھنس گئے تھے۔زبان بھی جسم کے ساتھ ہی بے حس ہوچکی تھی۔اس لیے وہ بولنے سے بھی معذور تھے اور عمران جانتا تھا کہ اگر فوری طور پر اس بے حسی کا علاج نہ کیا گیا تو پھر انہیں موت کے منہ سے کوئی نہ بچا سکے گا۔اور اسی حالت میں وہ آسانی سے گولیوں سے چھلنی ہوجائیں گے۔لیکن اس بے حسی کو دور کرنے کا کوئی طریقہ سمجھ نہ آرہا تھا۔

ابھی وہ پڑا سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی نظریں کرنل فریدی

پر پڑیں جس کی پشت عمران کی طرف تھی اور وہ بھی بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

لیکن دوسرے لمحے عمران کا ذہن گھوم گیا۔جب اس نے واضع طور پر کرنل فریدی کے جسم میں حرکت دیکھی۔کرنل فریدی کے جسم نے آہستہ آہستہ کروٹ بدلی اور پھر اس کا رخ عمران کی طرف ہوگیا۔عمران حیران تھا کہ کرنل فریدی کا جسم آخر کس طرح حرکت میں آگیا کہ اچانک کرنل فریدی آہستہ آہستہ اٹھنے لگا۔گو اس کی حرکت کی رفتار بے حد سست تھی۔لیکن تھوڑی ہی دیر بعد وہ اٹھ کر نہ صرف بیٹھ گیا۔بلکہ اس نے اب اٹھ کھڑے ہونے کی کوشش شروع کردی۔عمران

تو کیا باقی ساتھی بھی بے حس و حرکت پڑے کرنل فریدی کو دیکھ رہے تھے۔چند لمحوں بعد کرنل فریدی اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

کیسی رہی۔" اچانک کرنل فریدی کی آواز سنائی دی اور عمران دل ہی دل میں کرنل فریدی کی اس " حیرت انگیز کامیابی پر اسے خراج تحسین ادا کرنے لگا۔

کرنل فریدی چند لمحوں تک ڈرل کرنے کے انداز میں ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دیتا رہا اور پھر جب اس کا جسم پوری طرح حرکت میں آگیا تو وہ عمران کی طرف بڑھا۔

عمران خاموش پڑا اسے دیکھتا رہا۔کرنل فریدی نے جھک کر عمران کے منہ پر ہاتھ رکھا اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک بند کردی۔عمران کا سانس گھٹنے لگا۔کرنل فریدی کی گرفت بیحد سخت تھی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کے جسم میں بے اختیار حرکت ہوئی۔لیکن کرنل فریدی

نے ہاتھ نہ ہٹائے۔

عمران کو یوں محسوس ہورہا تھا جیسے اس کا سینہ پھٹ جائے گا۔اور پھر اس کا جسم بری طرح تڑپا تو کرنل فریدی نے ہاتھ ایک جھٹکے سے ہٹا دیئے۔

" ارے آپ تو مجھے دن دہاڑے ہلاک کر رہے تھے۔" عمران کی زبان ہاتھ ہٹتے ہی حرکت میں آگئی تھی۔

" اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔اب اس کا جسم پوری طرح حرکت میں آگیا تھا۔

لیکن فریدی صاحب! یہ جادو آپ نے کہاں سے سیکھ لیا کہ از خود آپ کا جسم حرکت میں آگیا۔" "
عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی پوچھا۔اور کرنل فریدی ہنس پڑا۔

تو تمہارا خیال ہے کہ سب جادو تمہیں ہی آتے ہیں۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

ارے ارے میں نے کب کہا ہے۔میں جادو میں آپ کو اپنا پیرومرشد مانتا ہوں۔" عمران نے کہا "
اور کرنل فریدی ہنس پڑا۔

دراصل یہ اعصابی نظام کا کھیل ہے۔بے حسی پیدا کرنے والی تمام ریز اور ادویات بنیادی طور پر "
اعصابی مرکز جسے حرام مغز کہتے ہیں کو سن کر دیتی ہیں۔اس طرح انسان کا جسم بے حس ہو جاتا ہے۔لیکن اگر قوت ارادی اور قوت متخیلہ کو کام میں لے کر تمام توجہ حرام مغز کو حرکت میں لانے پر مرکوز کر دی جائے اور اس کی باقاعدہ مشق ہو تو پھر دماغ حرام مغز کے مرکز پر قابو پا لیتا ہے اور پھر توجہ کی بنا پر اسے حرکت

میں لے آنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔میں نے اس کی طویل مشقیں کی ہیں۔چنانچہ نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔اور باقی رہی تمہاری بات۔ تو اتنا تو تمہیں معلوم ہوگا اگر خون میں شامل ہونے والی آکسیجن جو سانس کے ذریعے اندر جاتی ہے کو روک دیا جائے تو خون کی گردش یکلخت تیز ہوجاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ کہ حرام مغز کے مرکز پر چھائی ہوئی بے حسی جھٹکے لگنے سے دور ہوجاتی ہے جیسا کہ تمہارے ساتھ ہوا۔" کرنل فریدی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"واہ! آپ نے تو زبردست جادو سکھا دیا ہے۔میں بھی واپس جا کر اس کی باقاعدہ مشق کروں گا اور آپ کی مٹھائی اور تیس گز کی پگڑی میرے ذمہ۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی ہنس دیا۔

اس کے بعد ان دونوں نے مل کر اپنے اپنے ساتھیوں کو حرکت میں لانا شروع کردیا۔کرنل فریدی نے کیپٹن حمید پر وہی عمل دوہرایا جو اس نے عمران کے ساتھ کیا تھا جب کہ عمران نے جولیا کے ساتھ اور پھر تھوڑی دیر بعد ان سب کی بے حسی دور ہو گئی اور وہ سب چاق و چوبند ہو گئے۔

"اگر کرنل بے حسی دور نہ کرتے تو تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی ہوجاتا۔" کیپٹن حمید نے حرکت میں آتے ہی عمران پر طنز شروع کردیا۔

"اچھا چلو پندرہ گز کی پگڑی تمہاری بھی ہو گئی۔آخر تم بھی کرنل کے ناخلف شاگرد ہو۔اگر باخلف ہوتے تو تم بھی یہ مشق کرچکے ہوتے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن حمید بے اختیار جھنپ گیا۔

"اسے عشق لڑانے سے فرصت ہوگی تو مشق کرے گا۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عشق اور مشق میں صرف ع اور م کا فرق ہے اور ع سے عمران بنتا ہے اس لیے عشق ہو گیا میرا "
کام۔اور م سے موت۔اب آگے کیپٹن حمید کم از کم اتنا تو سمجھدار ہے ہی۔" عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

تمہاری بکواس شروع ہو گئی۔خوامخواہ ہمیں یہاں لا کر پھنسا دیا۔" کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "

ہاں تو عمران! اب تم بتاؤ کہ یہ کیا چکر ہوا۔تم تو کچھ اور بتا رہے تھے۔" کرنل فریدی نے سنجیدہ "
لہجے میں پوچھا۔

کرنل فریدی! حساب کتاب میں غلطی تو ہو ہی جاتی ہے۔زائچہ غلط ہو گیا ہو گا۔میں نے سمجھا کہ "
مریخ کا عروج ہو گا۔وہ نکل آیا زحل کا عروج۔اب بتائیے کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔" عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

ارے میرا مطلب تم پر طنز کرنا نہیں تھا۔تم غلط سمجھے ہو۔میرا مقصد تھا کہ یہ صورت حال کیسے "
پلٹ گئی۔" کرنل فریدی نے اس کے طنز کا مطلب سمجھتے ہوئے ہنس کر کہا۔

مجھے تو یہی اطلاع ملی تھی کہ مادام یہاں کی انچارج ہے۔لیکن اب اس حرکت سے معلوم ہوتا ہے "
کہ کوئی اور بھی ہے۔بہرحال فی الحال تو کوئی سامنے نہیں آیا۔اور شاید وہ لوگ اس بات سے

ہی مطمئن ہوں کہ ہم بے حس و حرکت پڑے رہیں گے۔لیکن ہم کرنل فریدی کے جادو کی وجہ سے
حرکت میں آگئے ہیں تو پھر یہ حرکت جاری رہنی چاہیے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر
تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔اس نے دروازے کا ہنڈل دبا کر اسے کھینچا تو دروازہ
آہستہ سے کھل گیا۔اسے باہر سے بند نہ کیا گیا تھا اور عمران کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی۔اس

نے باہر جھانکا تو اسے راہداری میں دو آدمی کھڑے نظر آئے۔ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔وہ سامنے دیوار کی طرف دیکھ رہے تھے۔عمران کچھ لمحے انہیں بغور دیکھتا رہا اور پھر اسے یقین ہوگیا کہ یہ اصل انسان نہیں، بلکہ انسانی شکل میں روبوٹ ہیں تو اس نے جھک کر اپنا ایک بوٹ اتارا۔اور پھر دروازے میں سے ہاتھ نکال کر اس نے بوٹ کو زور سے ان کے ذرا اگے پھینک دیا۔

جیسے ہی بوٹ فرش سے ٹکرایا۔دونوں روبوٹ بجلی کی تیزی سے حرکت میں آئے۔انہوں نے انتہائی تیز رفتاری سے کاندھوں سے مشین گنیں اتاریں اور اس بوٹ پر بے تحاشا گولیاں برسانا شروع کردیں۔ایسا کرتے وقت ان دونوں کی پشت عمران کی طرف ہوئی اور عمران دروازہ کھول کر بجلی کی سی تیزی سے ان پر لپکا۔پھر اس سے پہلے کہ وہ انسانی روبوٹ مڑتے، عمران کی لاتیں پوری قوت سے ان کی پشت پر پڑیں اور وہ خود فضا میں قلابازی کھا کر سیدھا ہوا۔اس کی ایک لات ایک روبوٹ کی پشت کے درمیان اور دوسری لات دوسرے روبوٹ کی پشت کے درمیان پڑی تھی اور وہ دونوں ضرب کھا کر منہ

کے بل فرش پر گرے۔ان کے گرنے سے دھماکہ ہوا اور وہ نیچے گر کر پھر سیدھے نہ ہوئے، البتہ مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں اسی طرح پکڑی ہوئی تھیں۔

عمران نے آگے بڑھ کر دونوں مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکال لیں۔وہ دونوں بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔مشین گنیں نکال کر وہ واپس مڑا تو دروازے پر کرنل فریدی اور اس کے باقی سب ساتھی کھڑے تھے۔

یہ ایف سکس ٹائپ کے روبوٹ ہیں۔ان کی پشت کے عین درمیان میں آپریٹینگ مشین ہے۔" "
عمران نے کرنل فریدی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

میں نے دیکھ لیا ہے۔ میرے خیال میں یہاں کے تمام روبوٹ اسی ٹائپ کے ہیں۔مادام کے "
کمرے میں جو فائٹر تھے وہ بھی اسی ٹائپ کے تھے۔" کرنل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

یہ راھداری اور کمرہ شاید ساؤنڈ پروف ہے۔ورنہ اس قدر فائرنگ کے بعد تو یہاں طوفان آجانا چاہیے "
تھا۔" جولیا نے کہا۔

ہاں! تمہاری بات درست ہے جولیا۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب راھداری کے "
بند دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

ہمیں کوئی اور حل سوچنا چاہیے۔اس طرح ہم کب تک ایک ایک روبوٹ کو ناکارہ کرتے رہیں "
گے۔" کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

حل میں نے سوچ لیا ہے۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

کونسا حل۔" عمران سمیت سب نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔ "

مادام گلوریا ان کی انچارج ہے۔اس لیے یہ اس کی آواز اور لہجہ نہ صرف پہچانتے ہوں گے۔بلکہ "
اس کا حکم بھی مانتے ہوں گے۔اگر مس جولیا مادام گلوریا بن جائیں تو مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔" کرنل
فریدی نے کہا۔

لیکن تنویر کی موجودگی میں جولیا مادام گلوریا کیسے بن سکتی ہے۔یہ فوراً رقابت کا چکر چلا دے گا۔" "
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

یوشٹ اَپ! اچھی خاصی سنجیدہ بات میں بول پڑتے ہو۔لیکن کرنل صاحب! میں نے تو مادام گلوریا کا " لہجہ اور بولنے کا انداز سنا ہی نہیں۔" جولیا نے عمران کو ڈانٹ کر کرنل فریدی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

آپ نے کیوں نہیں سنا۔جب میں ان کوڑا برداروں سے لڑرہا تھا تو مادام گلوریا ساتھ کھڑی تھی۔" " کرنل فریدی نے کہا۔

اوہ! وہ تو مادام گلوریا تھی۔لیکن سوری! اس وقت میں نے اس کے لہجے پر غور ہی نہ کیا تھا۔" " جولیا نے معذرت بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اگر تنویر وعدہ کرے کہ وہ مجھ پر عاشق نہ ہوجائے حا تو میں مادام گلوریا کی آواز اور لہجہ بنا کر سنا " دیتا ہوں۔" عمران پھر بول پڑا۔

میں تم جیسے چرخ پر کیوں عاشق ہونے لگا۔" تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور سب بے " اختیار ہنس پڑے۔

عمران سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف گیا۔اس نے

بھاری دروازے کو ذرا سا کھینچا تو وہ کھل گیا۔

مادام سپیکنگ! باہر کون ہے۔آواز دے کر شناخت کرائے۔" عمران کے حلق سے مادام کی آواز " نکلی۔

نمبر فورٹین اور نمبر الیون آف تھرٹی تھری موجود ہیں مادام۔" باہر سے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی " دی۔

نمبر ون آف تھرٹی تھری کو فوراً بلاؤ۔میں اس کا انتظار کر رہی ہوں۔" عمران نے کہا۔ "

یس میڈم۔" باہر سے کہا گیا اور پھر ایک آدمی کے قدموں کی چاپ ابھری اور عمران نے دروازہ " بند کردیا۔

کمال ہے۔ تمہیں تو اصل میں عورت ہونا چاہیے تھا۔" کیپٹن حمید نے پہلی بار مسکراتے ہوئے طنز " کیا۔

اصل تو عورتیں ہی ہوتی ہیں۔باقی مرد تو ان میں سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔" عمران نے سر ہلاتے " ہوئے جواب دیا اور کیپٹن حمید کٹ کر رہ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی۔

نمبر ون آف تھرٹی تھری۔" دروازے کے باہر سے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔لیکن لہجہ پہلے " سے مختلف تھا۔

اندر آجاؤ۔لیکن اکیلے۔" عمران نے سب ساتھیوں کو سائیڈ میں ہوجانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور " خود دروازے کی سائیڈ میں کھڑا ہوگیا۔دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور انسانی شکل میں ایک روبوٹ اندر داخل ہوا۔اس کے کندھے سے بھی مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔اندر داخل ہوتے ہی

وہ ٹھٹھکا۔اس کے ہاتھ تیزی سے مشین گن پر پڑے ہی تھے کہ عمران کی لات اس کی پشت کے درمیان پوری قوت سے پڑی۔اور نمبر ون کے جسم کی حرکت سست پڑ گئی۔عمران نے اپنا پاؤں اسکی کمر پر رکھ دیا۔

کرنل صاحب! اس کی پشت پر سے قمیض پھاڑ دیں۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور کرنل فریدی " نے جلدی سے آگے بڑھ کر الٹے پڑے ہوئے نمبرون کی قمیض اس کی پشت سے پھاڑ دی۔

عمران نے یکلخت اپنا پیر ہٹایا۔نمبر ون نے ایک بار پھر حرکت کرنی چاہی۔لیکن عمران پیر ہٹاتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھکا اور اس کا ہاتھ عین اس جگہ پر جم گیا جہاں پہلے اس کا پیر تھا۔ اس کی انگلیوں نے تیزی سے حرکت کی اور نمبرون کا جسم ایک بار پھر بے حس و حرکت ہو گیا۔ دوسرے لمحے عمران نے جھک کر اسے کاندھے پر اٹھایا اور اندر کمرے میں لے آیا۔باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے کمرے میں آگئے۔

عمران نے بے حس و حرکت نمبر ون کو جس کی آنکھوں کی چمک خاصی مدھم پڑ گئی تھی۔کمرے کے فرش پر الٹا لٹا دیا۔اور اس کے بعد اس کے قریب بیٹھ کر اس نے اس کی پشت پر موجود ایک چھوٹی سی ڈبیا جو کہ اس کے جسم کے ساتھ ہی پیوست تھی اور جس کے اوپر والے حصے پر ایک چھوٹا سا چکر بنا ہوا تھا۔اور ساتھ باریک باریک نمبر لکھے ہوئے تھے۔جیسے پنکھے کے ریگولیٹر پر لکھے ہوتے ہیں۔اس ریگولیٹر کو انگلی کی مدد سے گھمایا اور پھر نمبر ایک پر رکھ کر اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

نمبر ون! میرے سوالوں کا جواب دو۔" عمران کے حلق سے مادام کی آواز نکلی۔ "

پوچھو مادام۔" نمبر ون کے حلق سے ہلکی لیکن کھڑکھڑاتی ہوئی آواز برآمد ہوئی۔ "

کتنے نمبرز یہاں موجود ہیں۔" عمران نے پوچھا۔لہجہ بدستور مادام جیسا تھا۔ "

چالیس نمبرز سیکشن تھرٹی تھری میں ہیں۔" نمبرون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "

اس کمرے میں یہ جو بہت سے لوگ موجود ہیں انہیں کس کے حکم پر یہاں لایا گیا ہے اور کس " طرح۔ تفصیل بتاؤ۔" عمران نے سوال کیا۔

چیف ڈارسن نے حکم دیا تھا کہ سپیشل وے کے آخری پوائنٹ پر کچھ افراد بے حس پڑے ہیں۔ " انہیں اٹھا کر سیکشن تھرٹی تھری کے زیرو روم میں پہنچا دو۔اور ان لوگوں کی کڑی نگرانی کی جائے۔" نمبرون نے جواب دیا۔

چیف ڈارسن کہاں موجود ہے۔اور تم اس کا حکم کیوں مانتے ہو؟" عمران نے پوچھا۔ "

سپیشل لیبارٹری کے دفتر میں ہے۔وہ ہم سے ٹاپ الیون پر بات کرتا ہے۔مادام کے بعد ہم چیف " ڈارسن کا حکم مانتے ہیں۔" نمبرون نے جواب دیا۔

کیا تمہارا سیکشن سپیشل لیبارٹری میں جاسکتا ہے؟" عمران نے پوچھا۔ "

نہیں! ہم سیکشن سے باہر نہیں جاسکتے۔" نمبرون نے "

جواب دیا۔

تم مادام کا حکم کیوں مانتے ہو؟" عمران نے پوچھا۔ "

مادام ہماری چیف باس ہے۔اس کا حکم ماننا ہمارا فرض ہے۔" نمبر ون نے جواب دیا۔ "

تو مادام کا حکم سنو! مادام تمہیں حکم دیتی ہے کہ تم اب چیف ڈارسن کا حکم نہیں مانو گے۔صرف " مادام کا حکم مانو گے۔" عمران کا لہجہ بیحد تحکمانہ ہو گیا۔

میں صرف مادام کا حکم مانوں گا۔چیف ڈارسن کا حکم نہیں مانوں گا۔چیف ڈارسن غدار ہے۔" نمبر " ون نے دوہرایا۔

مادام تمہیں حکم دیتی ہے کہ زیرو روم میں موجود سب بیرونی افراد ہمارے دوست ہیں۔" عمران نے کہا۔

" مادام کا حکم سن لیا۔زیروروم میں موجود سب بیرونی افراد ہمارے دوست ہیں۔" نمبر ون نے کہا۔

" تم آن ہوتے ہی ان سب کو سیلوٹ مارو گے۔تم صرف مادام کی آواز کا حکم مانو گے۔اس کی شکل تمہارے مقناطیسی دماغ سے غائب ہوجائے گی۔" عمران نے کہا۔

" میں آن ہو کر انہیں سیلوٹ مارونگا۔اور صرف مادام کا حکم مانوں گا۔اس کی شکل میرے مقناطیسی دماغ سے غائب ہوچکی ہے۔" نمبرون نے دو ہرایا۔

" تم سیکشن تھرٹی کے سب ممبرز کو یہی احکام دوگے۔" عمران نے کہا اور نمبرون نے اسے دوہرایا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے

ڈبیہ پر لگے ریگولیٹر کو انگلی سے گھما کر آخری نمبر پر کردیا۔اس نمبر پر پہنچتے ہی نمبرون کے جسم میں بجلی جیسی تڑپ پیدا ہوئی۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔اب اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سیلوٹ کیا۔

جاؤ اور جا کر اپنے تمام ممبرز کو احکام دو۔اور انہیں راہداری میں اکٹھا کرو۔" عمران نے مادام کے لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔" نمبرون نے کہا اور تیزی سے گھوم کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اور اس کے کمرے سے نکلتے ہی کرنل فریدی سمیت سب افراد بے اختیار ہنس پڑے۔

" واہ! مادام ہو تو ایسی ہو۔" جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

اسے کہتے ہیں تبدیلی جنس۔ اگر جولیا کو یہ کرنل فریدی کہنا شروع کردیں تو کیسی رہے۔" عمران " نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی نہ کسی طرح اس چیف ڈارسن کو قابو میں کرنا چاہیے۔" کرنل فریدی " نے کہا۔

ہاں! پہلے اس سیکشن تھرٹی تھری کو تو پوری طرح قابو کرلیں۔ شکر ہے یہ روبوٹ ہیں، ورنہ تو ہر " آدمی کو قتل کرنا پڑتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد نمبرون کمرے میں داخل ہوا۔

کیا بات ہے نمبرون۔" عمران نے مادام کے لہجے میں کہا۔ "

حکم کے مطابق تمام ممبرز کو احکام جاری کردیئے گئے ہیں۔ اور وہ "

راہداری میں موجود ہیں مادام۔" نمبرون نے چونک کر جواب دیا۔

آؤ۔" عمران نے کہا اور پھر وہ سب ساتھیوں سمیت راہداری میں پہنچ گئے۔ دو روبوٹ جو کمرے " سے ملحقہ راہداری میں پڑے تھے وہ ویسے ہی پڑے تھے۔ انہیں اب پڑا بھی رہنا چاہیے تھا۔ کیونکہ اب وہ ناقابل مرمت تھے۔ ان کے آپریٹنگ سوئچ عمران کی لات کی ضرب سے ٹوٹ چکے تھے۔ باہر راہداری میں اٹھتیس افراد موجود تھے۔

اپنے دفتر میں چلو۔ اور سب نمبرز اپنی اپنی ڈیوٹی پر جائیں۔" عمران نے کہا اور نمبر ون نے تمام " ممبرز کے سامنے عمران کا حکم دوہرا دیا۔

سارے نمبرز نمبرون کے تابع تھے۔اور پھر وہ سب نمبرون کے دفتر میں پہنچ گئے۔یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔جس کے درمیان میں ایک بڑی مشین موجود تھی۔

چیف ڈارسن سے اگر ایمرجنسی بات کرنی ہو تو کیسے کرتے ہو؟" عمران نے پوچھا اور نمبرون نے " اس مشین کی طرف اشارہ کردیا۔عمران آگے بڑھا اور مشین کا جائزہ لینے لگا۔

میرے خیال میں چیف ڈارسن کو کسی طرح یہاں بلایا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔" کرنل فریدی " نے کہا۔

میرے خیال میں وہ یہاں نہیں آئے گا۔اور ہوسکتا ہے کہ وہ چونک پڑے۔ہاں البتہ ایک صورت " ہوسکتی ہے۔" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پاس کھڑے نمبر ون کی طرف مڑ گیا۔

نمبرون! اس لیبارٹری کا چیف باس کون ہے؟" عمران نے مادام کے لہجے میں پوچھا۔ "

چیف باس باہر رہتا ہے۔وہ کبھی کبھار آتا ہے۔یہاں مادام اور چیف ڈارسن رہتے ہیں۔" نمبرون " نے جواب دیا۔اور عمران نے سرہلاتے ہوئے سٹول کھینچا اور مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔

ایسا نہ ہو کہ وہ تمہاتی شکل دیکھ لے۔" کرنل فریدی نے کہا۔ "

مجھے احساس ہے۔اس کا بندوبست میں پہلے کروں گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چند " لمحوں کی تحقیق کے بعد وہ مشین کی سائیڈ سے ایک لاسلکی ٹرانسمیٹر ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہو گیا اس نے اس کا بغور جائزہ لیا اور پھر اس پر موجود دو کے ہندسے والا بٹن دبا دیا۔ٹرانسمیٹر پر تین بٹن تھے۔ایک پر ٹاپ لکھا تھا جب کہ باقی دو پر ایک اور دو نمبر لکھے ہوئے تھے۔عمران نے اندازہ

لگایا تھا کہ ٹاپ والا بٹن چیف باس کے لیے ہوگا اور نمبر ایک کا بٹن مادام کے لیے اور نمبر دو چیف ڈارسن کے لیے ہوگا۔اور وہی ہوا۔چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز گونجی۔

یس ڈارسن سپیکنگ۔" بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔ "

چیف باس فرام دس اینڈ۔" عمران نے لہجے کو بے حد بھاری بناتے ہوئے کہا۔ظاہر ہے کہ وہ " چیف باس کے اصل لہجے کے بارے میں تو کچھ نہ جانتا تھا۔اس لیے بس اس نے لہجے کو بھاری ہی بنا دیا تھا۔

چیف باس آپ! مگر آپ کا لہجہ کیسا ہے۔" دوسری طرف سے ڈارسن کی چونکی ہوئی آواز سنائی " دی۔

لہجے کو چھوڑو۔گلے میں خرابی ہو گئی ہے۔بات کرو۔" عمران نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ "

اوہ اچھا باس! انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ہے۔اس لیے میں نے آپ کو کال کیا تھا۔مگر ہیڈ کوارٹر " سے بتاتا گیا تھا کہ آپ اڑتالیس گھنٹے تک نہیں مل سکتے۔" ڈارسن نے کہا۔

یوفول۔تمہید مت باندھو۔بات کرو کیا رپورٹ ہے۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "

اوہ یس باس! آپ کے احکام کے مطابق مادام گلوریا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈیسی قبیلے " کی حدود میں پھینکوا دیا تھا لیکن باس! عمران نے حیرت انگیز طور پر اس وحشی قبیلے کے افراد کو رام کرلیا۔وہ ان کے دیوتا بن بیٹھے۔لیکن باس! رات کو مادام نے آپ کے احکام سے غداری کرتے ہوئے پروفیسر راکی کو ساتھ ملا کر عمران کو سپیشل وے کے ذریعے اپنی خواب گاہ میں بلالیا جہاں عمران نے اس پر قابو پا لیا۔اتفاق سے مجھے اطلاع مل گئی۔جب میں نے ٹیلی سوئچ آن کیا تو

عمران، پروفیسر راکی اور مادام سمیت سپیشل وے سے باہر نکل چکے تھے۔ابھی میں مزید کاروائی کے متعلق سوچ رہا تھا کہ عمران اپنے سب ساتھیوں سمیت واپس سپیشل وے میں داخل ہوا۔میں نے زیرو ٹو فائر کر کے انہیں بے حس کردیا۔اور پھر سیکشن تھرٹی تھری کے ذریعے انہیں زیرو روم میں پہنچا دیا اور پھر سیکشن کو ان کی کڑی نگرانی کے لیے کہا۔اس کے بعد میں نے دو برائٹ مینز ڈیسی قبیلے میں بھیجے اور وہاں سے مادام کو واپس منگوایا جو بیہوش تھی میں نے اسے بلیو روم میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد میں نے آپ کو مزید ہدایات کے لیے کال کیا۔لیکن آپ نہ مل سکے باس! مادام نے

تنظیم کے اصولوں سے غداری کی ہے۔اگر مجھے بروقت پتہ نہ چلتا تو یہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً لیبارٹری پر قبصہ کر لیتے۔" ڈارسن نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" ہوں! تم نے واقعی فرض شناسی سے کام لیا ہے۔لیکن تم سے ایک حماقت ہو گئی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو سیکشن تھرٹی تھری کے حوالے کر کے خود اطمینان سے بیٹھ گئے ہو۔وہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔تم فوراً سیکشن تھرٹی تھری پہنچو اور ان کی خود نگرانی کرو۔میں جلد ہی لیبارٹری پہنچ رہا ہوں۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس! میں ابھی جاتا ہوں۔" دوسری طرف سے ڈارسن نے کہا اور عمران نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کردیا۔

" لو جناب! چیف ڈارسن صاحب بذات خود تشریف لا رہے ہیں۔" عمران نے ٹرانسمیٹر ایک طرف رکھتے ہوئے کرنل فریدی سے کہا۔

ٹھیک ہے۔میں گیٹ کے پاس رکتا ہوں۔اسے آتے ہی چھاپ لوں گا۔" کرنل نے سر ہلاتے " ہوئے کہا اور عمران نے مادام کے لہجے میں نمبرون کو فریدی کے ساتھ گیٹ پر جانے کا حکم دیا اور نمبرون کرنل فریدی کو ہمراہ لیے سیکشن کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔تمام ممبرز کے چہرے کامیابی سے کھل اٹھے۔ظاہر ہے کہ اب چیف ڈارسن کے قابو آجانے کے بعد لیبارٹری ان کے قدموں تلے آجانی تھی۔

مادام کی آنکھ کھلی تو چند لمحے تو وہ خاموشی سے بے خیالی کے انداز میں آنکھیں کھولے پڑی رہی۔ اس کا سردرد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا۔ذہن میں دھماکے ہورہے تھے۔لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا۔اور پھر شعور کی بیداری کے ساتھ ہی اس نے ماحول کا جائزہ لیا اور پھر وہ چونک پڑی۔کیونکہ جس جگہ وہ پڑی تھی وہ جگہ اپنی ساخت کے لحاظ سے بلیو روم تھا۔
وہ چند لمحے سوچتی رہی کہ آخر وہ یہاں بلیو روم میں کیسے آگئی اور یہاں اسے کون لایا تھا۔ظاہر ہے عمران تو اسے بلیو روم میں لا کر نہ چھوڑ سکتا تھا۔پھر آخر کیا ہوا؟ وہ کافی دیر تک سوچتی رہی۔لیکن جب کوئی بات واضح طور پر سمجھ نہ آئی تو اس نے اس خیال کو چھوڑ کر سب سے پہلے یہاں سے نکلنے کے لیے سوچا۔اس کے ہاتھ اسی طرح پشت پر اور پیر بندھے ہوئے تھے۔لیکن اس طرح وہ اٹھ کر بیٹھ

سکتی تھی۔چنانچہ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور پھر اس نے پیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش شروع کردی۔اسے بلیو روم کے اپریشن کے متعلق پوری طرح علم تھا کہ یہ کمرہ مکمل طور پر کمپیوٹر کنٹرولڈ ہے اور اگر کمپیوٹر کا سسٹم باہر سے لاک کردیا گیا ہے تو پھر باہر سے اس لاک کو کھولے بغیر وہ کسی طرح بھی یہاں سے باہر نہیں نکل سکتی تھی اور یہی بات وہ چیک کرنا چاہتی تھی کہ کیا بلیو روم کا حفاظتی سسٹم باہر سے لاک ہے یا نہیں۔

کچھ دیر کی کوششوں کے بعد وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئی۔چند لمحے تو وہ اپنا توازن سنبھالتی رہی پھر اس نے مینڈک کی طرح پھدک پھدک کر آگے بڑھنا شروع کردیا۔پیر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ کئی بار پھدک کر کھڑی نہ ہوسکی اور کولہوں کے بل زمین پر گر پڑی۔ لیکن اس نے ہمت نہ ہاری اور دوبارہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ دروازے تک پہنچ گئی اور اس نے اپنا چہرہ آگے بڑھا کر ناک لوہے کے دروازے سے لگا دی۔دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹی۔کیونکہ دروازے میں ہلکی ہلکی سرسراہٹ موجود تھی۔اور یہ اس بات کی نشانی تھی کہ حفاظتی کمپیوٹر سسٹم کو باہر سے لاک کیا جاچکا ہے اور جب تک اسے باہر سے نہ کھولا جائے یہاں سے باہر نکلنا ناممکن ہے۔وہ کچھ دیر کھڑی سوچتی رہی۔پھر اس نے دوبارہ سائیڈ کی طرف پھدکنا شروع کردیا۔اب وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو ان رسیوں کی گرفت سے آزاد کرانا چاہتی تھی۔ذرا سی دیر میں وہ کمرے کے انتہائی شمالی کونے میں پہنچ گئی۔اس کونے میں ایک باکس سا باہر کو ابھرا ہوا تھا۔یہ کمپیوٹر کا باکس کا اندرونی حصہ تھا۔کمپیوٹر کا سارا نظام

باہر تھا۔صرف باکس کا پچھلا حصہ جو فولاد کا بنا ہوا تھا، کمرے کے اندرونی حصہ میں باہر کو تھا۔لیکن اس باکس کی وجہ سے دو کونے بن گئے تھے اور مادام اس کونے کو رسی کاٹنے کے لیے استعمال کرنا چاہتی تھی۔اس نے اپنی پشت باکس کی طرف کی اور دونوں ہاتھ ممکن حد تک اونچے کرکے درمیانی رسی کو اندازے کے ساتھ کونے پر رکھا اور اسے اوپر نیچے کرکے کونے کے ساتھ رگڑنے لگی۔اس کی کلائیوں پر خراشیں آئیں لیکن وہ ہونٹ بھینچے اپنے کام میں مصروف رہی۔

چند لمحوں بعد ہی اسے رسی کی گرفت ڈھیلی ہوتی محسوس ہوئی۔اس نے اب تیزی سے رگڑنا شروع کردیا اور پھر ایک جھٹکے سے رسی کٹ گئی۔اور اس کے ہاتھ رسی کی گرفت سے آزاد ہوگئے۔اس نے جلدی سے ہاتھ آگے کیے تو اس کی کلائیاں اور دونوں ہاتھوں کی پشت خاصی زخمی ہوچکی تھیں۔ لیکن زخم صرف خراشوں تک ہی محدود تھے۔گہرے زخم نہ تھے۔

ہاتھ آزاد ہوتے ہی مادام نے جھک کر پیروں میں بندھی ہوئی رسی کھول ڈالی اور اب وہ رسیوں سے آزاد ہوچکی تھی۔درد کی شدت کے باوجود اس کامیابی کی وجہ سے اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔رسیوں کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی وہ دوبارہ اسی کمپیوٹر باکس کی طرف بڑھی۔باکس کا جو حصہ کمرے میں نظر آرہا تھا وہ مکمل طور پر بند تھا اور فولادی چادر کو توڑا نہ جاسکتا تھا۔

مادام چند لمحے غور سے اس باکس کے اس حصے کا مشاہدہ کرتی رہی۔اس کے ذہن سے جذباتی بھوت مکمل طور پر اتر چکا تھا۔اور اب وہ

مکمل طور پر مادام گلوریا بن چکی تھی۔ذہنی طور پر انتہائی عیار، شاطر اور ذہین مادام گلوریا۔جس کی انہی صلاحیتوں کی وجہ سے چیف باس نے اسے اس اہم ترین لیبارٹری کا انچارج بنایا تھا۔اب تک اس نے مار کھائی تھی تو صرف جذباتی ہونے کی وجہ سے۔

وہ کچھ دیر باکس کو دیکھتی رہی۔اس کا ذہن تیزی سے کسی نتیجے پر پہنچنے کے لیے تگ و دو کر رہا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔اس نے کمپیوٹر سسٹم کو آف کرنے کا طریقہ سوچ لیا تھا ایک انوکھا طریقہ۔ایسا طریقہ جو اس کی ذہانت کو ظاہر کرتا تھا وہ تیزی سے جھکی اور اس نے اپنے پیر سے سینڈل نما جوتی اتاری اور پھر اسے فرش پر مار مار کر اس کی ایڑی توڑ ڈالی۔اندر ایک لوہے کی پتی موجود تھی جس کے ساتھ ایڑی کو لگایا گیا تھا۔

چند لمحوں کی کوششوں کے بعد وہ جوتی میں موجود اس پتی کو نکالنے میں کامیاب ہو گئی۔پتی خاصی چوڑی اور مضبوط تھی۔اس کے دونوں کونے کٹے ہونے کی وجہ سے خاصے تیز تھے۔پتی ہاتھ میں لے کر مادام اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر اس نے باکس کے کونے کے جوڑ پر اس پتی کا کونا رکھ کر اسے اوپر سے نیچے رگڑنا شروع کردیا۔اس جگہ چونکہ دو فولادی چادروں کو جوڑنے کے لیے ویلڈنگ جوڑ لگایا گیا تھا اس لیے اسے یقین تھا کہ وہ اس جوڑ کو پتی کی مدد سے اس حد تک کھول لینے میں کامیاب ہوجائے گی کہ پتی اندر جاسکے۔ایک بار پتی اندر چلی گئی تو پھر کمپیوٹر کے حساس پرزوں کو وہ اس پتی کی مدد سے آسانی سے بیکار کر سکتی تھی۔کافی دیر تک زور لگانے کے بعد وہ تھوڑا سا خلا پیدا کرنے میں

کامیاب ہوگئی۔اور پھر اس نے پتی کا چوتھائی حصہ اس خلا میں اندر داخل کرکے پتی کو جھٹکے دینے شروع کردیئے۔اچانک اس کے ہاتھ کو اتنا زور دار جھٹکا لگا کہ وہ چیخ مار کر اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گری۔پتی بھی نکل کر واپس ایک چھناکے سے فرش پر آ گری۔

مادام نیچے گر کر کراہتی ہوئی دوبارہ اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑی ہوئی پتی دوبارہ اٹھائی۔لیکن اسی لمحے اسے ایک خیال آیا تو وہ پتی ہاتھ میں لیے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔ ایک جوتی ہونے کی وجہ سے وہ چونکہ صحیح طور پر چل نہ سکتی تھی۔اس لیے اس نے دوسری جوتی بھی اتار دی۔

دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ دروازے سے لگایا تو دوسرے لمحے اس کے حلق سے مسرت بھری چیخ نکل گئی۔اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔پتی ایسی جگہ ٹکرائی تھی جس سے کمپیوٹر کا برقی نظام فیل ہوگیا تھا۔اور اسی وجہ سے اسے شاک لگا تھا اور برقی نظام فیل ہوجانے کی وجہ سے کمپیوٹر لاک بے کار ہوچکا تھا۔اور اب دروازے میں سرسراہٹ نہ تھی۔

اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے جھٹکے سے کھینچا تو دروازہ کھل گیا۔اس نے ہاتھ میں دبی ہوئی لوہے کی پتی پھینکی اور پھر اچھل کر دروازے سے باہر آگئی۔باہر ایک راہداری موجود تھی وہ تیزی سے راہداری میں دوڑتی ہوئی دروازے پر پہنچی۔یہ اس سیکشن کا آپریٹنگ روم تھا۔دروازے کو دھکیل کر وہ اندر داخل ہوئی اور پھر دروازہ بند کرکے اس نے جلدی سے دیوار کے ساتھ نصب ایک بڑی

سی مشین کا بٹن دبایا تو مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور مشین کے درمیان لگی ہوئی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔دو مختلف بٹن دبا کر ایک چھوٹے سے چکر کو گھماتی رہی۔اور پھر سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔یہ ایک کمرے کا منظر تھا جس میں کئی مشینیں کام کر رہی تھیں اور سفید کوٹ پہنے آپریٹرز مشینوں پر کام کررہے تھے۔وہ چند لمحے انہیں غور سے دیکھتی رہی۔یہ سپیشل لیبارٹری کا آپریٹنگ سیکشن تھا۔اور یہاں چونکہ نارمل انداز میں کام ہورہا تھا اس لیے اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ سپیشل لیبارٹری محفوظ تھی۔اس نے چکر کو ایک بار پھر گھمانا شروع کردیا۔اور دوبارہ بٹن دبانے شروع کردیئے۔

چند لمحوں بعد سکرین پر ایک زوردار جھماکا ہوا اور ساتھ ہی ایک اور کمرے کا منظر ابھر آیا۔اور اس منظر کو دیکھتے ہی مادام بری طرح اچھل پڑی کیونکہ کمرے میں نہ صرف عمران بلکہ اس کے سب ساتھی موجود تھے۔یہ سیکشن تھرٹی تھری کا آپریٹنگ روم تھا۔اس نے جلدی سے سوئچ دبایا تو کمرے سے آنے والی آوازیں بھی مشین سے نکلنے لگیں۔

نمبرون! تم کرنل فریدی کے ساتھ آؤٹ گیٹ پر جاؤ۔اور جیسے ہی چیف ڈارسن اندر داخل ہو۔اُسے قابو میں کرنے کے لیے کرنل فریدی کی امداد کرو۔" اچانک مادام کی اپنی آواز مشین سے نکلی اور مادام کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔بالکل اسی کی آواز اور اسی کا لہجہ تھا۔جب کہ اس نے عمران کے لب ہلتے دیکھے تھے۔اور پھر اس کے دماغ پر قیامت ٹوٹ پڑی۔جب اس نے نمبرون کو بالکل اسی طرح حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دیکھا جس طرح وہ مادام کے حکم کی تعمیل کرتا تھا۔

ہوں! تو یہ چکر ہے۔" مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ایک لمحے کے لیے اس نے ہاتھ اٹھایا۔ " وہ ان لوگوں پر سائنسی حربہ استعمال کرنا چاہتی تھی۔ لیکن پھر اس نے ہاتھ روک لیا۔ کیونکہ ایک تو کرنل فریدی کمرے سے جاچکا تھا۔ اور دوسرے وہ ڈارسن کے سلسلے میں بھی پوری صورت حال معلوم کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ ڈارسن کا کردار اسے سمجھ میں نہ آیا تھا۔ بلیو روم میں اس کو قید کرنا اور پھر باہر سے کمپیوٹر پر لاک کرنے کا سسٹم سوائے برائٹ مینز کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہ تھا۔ اور برائٹ مینز کا استعمال مادام کے علاوہ صرف ڈارسن ہی جانتا تھا۔ سیکشن تھرٹی تھری بھی اس سے واقف نہ تھا۔ اس لیے صاف ظاہر تھا کہ اسے بلیو روم میں قید کرنے والا ڈارسن کے علاوہ اور کوئی نہ ہوسکتا تھا۔

وہ سکرین پر نظریں جمائے خاموش کھڑی رہی۔ اور پھر تقریباً پندرہ منٹ کے بعد اس نے کرنل فریدی اور نمبرون کو واپس کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ کرنل فریدی کے کاندھے پر ڈارسن لدا ہوا تھا اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بیہوش ہے۔

جیسے ہی یہ کمرے میں داخل ہوئے مادام کا ہاتھ تیزی سے اٹھا اور اس نے ایک ناپ کو گھما کر اس کے ساتھ ہی ایک نیلے رنگ کا بٹن دبایا تو مشین سے گونج کی آواز پیدا ہوئی اور چند لمحوں میں یہ گونج کافی حد تک بڑھ گئی اور اس کے ساتھ ہی مادام نے سرخ رنگ کے ایک بٹن کو دو بار پریس کردیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی عمران والے کمرے میں دو بار تیز جھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو فرش پر ڈھیر ہوتے دیکھا۔ البتہ نمبرون آف سیکشن تھرٹی تھری

اسی طرح خاموش کھڑا تھا۔

جب مادام کو یقین ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی بیہوش ہو چکے ہیں تو اس نے بٹن آف کیے اور پھر مشین کی سائیڈ سے لٹکا ہوا مائیک ہاتھ میں لے کر اس پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا۔

ہیلو نمبرون آف سیکشن تھرٹی تھری! مادام کالنگ یو۔" مادام نے تیز لہجے میں کہا۔ "

یس مادام! نمبرون اٹنڈنگ یو۔" نمبرون کے ہونٹ ہلتے دکھائی دیئے اور اس کی مخصوص " کھڑکھڑاتی ہوئی آواز مشین سے نکل کر کمرے میں گونجی۔

یہ بیرونی افراد تمہارے سیکشن میں کیسے پہنچے۔ تفصیل بتاؤ۔" مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "

مادام! چیف ڈارسن کا حکم ملا تھا کہ بیرونی افراد سپیشل وے کے آخری پوائنٹ پر بے حس پڑے " ہوئے ہیں۔انہیں وہاں سے اٹھا کر زیرو روم میں قید کیا جائے اور ان کی کڑی نگرانی کی جائے۔ چنانچہ ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر مادام آپ نے حکم دیا کہ یہ بیرونی افراد ہمارے دوست ہیں۔ چنانچہ آپ کے حکم پر ہم انہیں یہاں لے آئے۔ چیف ڈارسن کو یہاں بلایا گیا اور ان کے ایک آدمی نے چیف ڈارسن کو بے ہوش کردیا۔اور اب الیون تھرٹی کے ڈبل ایکشن سے یہ سب بیہوش پڑے ہوئے ہیں۔" نمبرون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

زیرو روم سے یہ لوگ کس طرح باہر نکلے؟" مادام نے پوچھا۔ "

"چونکہ یہ افراد بے حس تھے اس لیے زیرو روم کو لاک نہ کیا گیا۔ صرف راہداری میں دو نمبرز نگرانی پر موجود تھے۔ پھر راہداری پوائنٹ کے اندر سے آپ نے مجھے بلایا اور اس کے بعد آپ کے حکم پر انہیں یہاں لایا گیا۔" نمبرون نے جواب دیا۔

"چیف ڈارسن کو کیسے یہاں بلایا گیا؟" مادام نے پوچھا۔

"ایک آدمی نے لاسلکی ٹرانسمیٹر کا نمبر دو دبا کر ڈارسن سے بات کی۔ اس آدمی کا لہجہ بالکل چیف باس کی طرح تھا۔ اور اسی حکم پر ہی چیف ڈارسن یہاں آیا۔" نمبرون نے جواب دیا۔

"کونسا آدمی ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرو۔" مادام نے پوچھا اور نمبرون نے فرش پر پڑے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کردیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ سوائے چیف ڈارسن کے، باقی سب بیرونی افراد کو اٹھوا کر زیرو روم میں ڈال کر زیرو روم کو لاک کردو اور چیف ڈارسن کو مین آپریٹنگ سیکشن کے بلیک روم میں الیکٹرک چیئر پر بٹھا کر لاک کردو۔ جلدی کرو۔" مادام نے احکام دینے شروع کردیئے۔

"یس مادام! حکم کی تعمیل ہوگی۔" نمبرون نے کہا اور وہ تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے سے باہر نکل گیا۔

عمران کی آنکھ کھلی تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے کمرے میں لوہے کی ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے پایا۔ کرسی پر اس کے جسم کے آگے لوہے کے مضبوط راڈز موجود تھے۔ جن کی وجہ سے عمران کا جسم حرکت بھی نہ کرسکتا تھا۔ کرسی کے پائے فرش میں گڑے

ہوئے تھے۔اس لیے وہ کرسی کو بھی نہ ہلا سکتا تھا۔ کمرے میں وہ اکیلا تھا۔اس کا اور کوئی ساتھی وہاں موجود نہ تھا۔سامنے ہی کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ کمرہ اس کرسی کے علاوہ ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا۔

وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہ یہاں کیسے پہنچا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور مادام گلوریا اندر داخل ہوئی۔اس کے پیچھے چار لمبے تڑنگے اور بھاری جسموں کے مالک افراد تھے جنہوں نے سفید رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ان کے چہروں پر بھی سفید نقاب تھے۔صرف

آنکھیں نظر آرہی تھیں۔ان کے ہاتھوں میں کوڑے موجود تھے۔ایسے کوڑے جن کے ساتھ خاردار تار لپٹی ہوئی تھی اور جس کی ضرب سے گوشت کو بری طرح کاٹ دیتی تھی۔

مادام گلوریا کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر عمران نے ایک طویل سانس لیا۔اس کا مطلب تھا کہ مادام گلوریا بلیو روم کی قید سے نکل کر واپس لیبارٹری میں پہنچ گئی ہے اور شاید ڈارسن سمیت ان سب کو بیہوش بھی اسی نے کیا ہوگا۔

"ارے مادام گلوریا! ارے تم جیسی حسینہ اس طرح جلادوں کی طرح کیوں آرہی ہے۔" عمران نے مادام گلوریا کے اندر آتے ہی بڑے عاشقانہ انداز میں کہا۔

"شٹ اپ! اب میں اس جذباتی بھوت سے نجات حاصل کرچکی ہوں جس کی وجہ سے تم نے یہ سارا کھیل کھیلا۔" مادام کے لہجے مین بے پناہ کرختگی تھی۔

"میں نے کھیل کھیلا۔ارے تم عشق و محبت کو کھیل کہہ رہی ہو۔شکر ہے کوئی سن نہیں رہا۔ورنہ وہ لازماً مکتب عشق سے چھٹی کرا دیتا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

مجھے ساری حقیقت معلوم ہو گئی ہے۔تم پروفیسر راکی کی مدد سے مجھے باندھ کر سپیشل وے سے باہر نکلے۔پروفیسر کو تم نے فرار کرا دیا اور مجھے ڈیسی قبیلے کے حوالے کر کے تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس لیبارٹری میں آئے۔اب یہ اتفاق تھا کہ میرے پلنگ کی سائیڈ پٹی پر ایک ایسا ابھار تھا جس کا تعلق ڈارسن کے ساتھ تھا اور شاید مجھے

اٹھاتے وقت تمہارا گھٹنا اس ابھار سے ٹکرایا اور طرح ڈ ارسن سے رابطہ ہو گیا اور پھر اس نے کنٹرول سنبھال لیا۔تمہیں وہاں سپیشل وے میں زیرو ٹو فائر کر کے بے حس کر کے زیرو روم میں پہنچا دیا اور ڈارسن نے برائٹ مینز بھیج کر مجھے ڈیسی قبیلے سے واپس منگوا کر بلیو روم میں قید کردیا۔وہ خود چونکہ لیبارٹری کا انچارج بننا چاہتا تھا اس لیے اس نے چیف باس کو کال کیا۔لیکن چیف باس چونکہ اڑتالیس گھنٹوں تک نہ مل سکتا تھا۔اس دوران تم لوگوں نے سیکشن تھرٹی تھری کے زیرو ون پر کنٹرول کرلیا اور میری آواز اور لہجہ بنا کر تم نے اپنے ساتھیوں کو چھڑایا اور سیکشن کے آپریشن روم میں پہنچے۔وہاں سے لاسلکی ٹرانسمیٹر پر تم نے چیف باس بن کر ڈارسن کو کال کیا اور اسے کہا کہ وہ تم لوگوں کی نگرانی کے لیے سیکشن تھرٹی تھری میں پہنچے۔جہاں تمہارے ساتھی کرنل فریدی نے اسے ضرب لگا کر بیہوش کردیا۔لیکن میں اس دوران بلیوروم کی قید سے نکل آئی تھی اور میں آپریٹنگ روم میں پہنچ گئی تھی۔چنانچہ میں نے تمہیں بیہوش کردیا۔اس کے بعد میں نے ڈارسن سے ساری تفصیلات معلوم کیں اور پھر اسے سازش کرنے کے الزام میں موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔" مادام نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

اچھا کیا۔ خوامخواہ رقیب بن رہا تھا۔ کہتا تھا مادام صرف میری ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سنو! اب میں کسی چکر میں نہیں آسکتی۔ تمہارے ساتھی اس وقت بیہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میں تمہیں یہاں صرف اس لیے

لا کر ہوش میں لائی ہوں کہ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ نے حسی کے باوجود تم زیرو روم سے کیسے باہر نکلے اور تم نے نمبرون پر کیسے کنٹرول حاصل کیا۔ اگر تم بتا دو تو شاید تمہاری سزا میں نرمی کردوں۔ اور اگر تم نے بتایا نہیں تو پھر یہ کوڑے بردار اس وقت تک تمہارے جسم پر کوڑے برساتے رہیں گے جب تک تمہارے جسم کے چیتھڑے نہیں اڑا دیتے۔" مادام نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

یہ کرنل فریدی کا کارنامہ تھا۔ اس نے ایسی مشقیں کر رکھی تھی کہ وہ اپنی دماغی قوت سے بے حسی دور کرلیتا ہے۔ باقی رہی نمبرون پر کنٹرول کی بات۔ تو روبوٹ پر کنٹرول کرنا کونسا مشکل کام ہوتا ہے۔ اصل مسئلہ تو تم جیسی حسینہ پر کنٹرول کرنا ہے۔" عمران نے سادا سے لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہیں کنٹرول کا موقع دیا تھا۔ لیکن موقع تم نے خود ضائع کردیا۔" مادام نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" یہی تو اصل غلط فہمی ہوئی۔ بھلا مجھ جیسا عاشق مزاج آدمی ایسا موقع ضائع کرسکتا ہے۔ جو کسی خوش نصیب کو ہی مل سکتا ہے تم خود سوچو۔ یوں تو دنیا میں ہزاروں کیا لاکھوں کروڑوں حسین عورتیں

موجود ہوں گی۔ لیکن قلو پطرہ کا حسن کیوں سب سے نمایاں تھا۔ اس لیے کہ وہ ان سب سے زیادہ حسین تھی۔ اور میں پورے خلوص سے کہہ رہا ہوں کہ تم قلو پطرہ سے بھی زیادہ حسین ہو۔

اب تم خود بتاؤ کہ اگر کسی جیتے جاگتے آدمی کو قلو پطرہ سے بھی حسین عورت کی طرف سے دعوتِ نشاط ملے تو وہ انکار کیسے کر سکتا ہے۔ تمہارے سامنے مجھ

جیسے دنیا دار تو ایک طرف۔ سو سالہ راہب بھی اپنی عبادت چھوڑ کر چھک پڑے۔" عمران کے لہجے میں بے پناہ سادگی تھی۔

تم ایک بار پھر مجھے اسی جذباتی رو میں دھکیلنا چاہتے ہو۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔" مادام نے سخت " لہجے میں کہا۔ لیکن عمران نے اس کی آنکھوں میں بڑھتی ہوئی چمک دیکھ لی تھی۔

ظاہر ہے خوش قسمتی کسی کا دروازہ بار بار تو نہیں کھٹکھاتی۔ کاش! وہ مردود پروفیسر راکی ہم دونوں کو " چکر نہ دیتا۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

پروفیسر راکی نے! کیا مطلب؟ اس نے کیا کیا ہے۔" مادام گلوریا نے چونک کر پوچھا۔ اس کی " آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

اوہ ہاں! تمہیں تو معلوم ہی نہیں یہ سب کچھ کیا ہوا۔ مجھے بھی بعد میں پتہ چلا۔ اس لیے میں نے " پروفیسر راکی کو بے حد اذیت ناک موت مار دیا ہے۔ اور اب تک تو اس کا گوشت ڈیسی قبیلے کے معدوں میں ہضم بھی ہو چکا ہوگا۔ اصل سازش تو اس پروفیسر راکی نے کی تھی۔ وہ بے حد عیار اور سازشی آدمی تھا۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" سازش! کیسی سازش؟ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے کہ اس نے کیا سازش کی تھی؟" مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

" اس نے اپنی مشین کے ذریعے تمہیں چکر دیا۔بظاہر اس نے تمہاری ہدایات میرے ذہن میں راسخ کرنا ظاہر کیا۔لیکن دراصل اس

نے دوسرا چکر چلا دیا اور ساری منصوبہ بندی میرے ذہن میں منتقل کردی۔اور نتیجہ وہی ہوا۔میں نے احکامات کے مطابق کام کیا اور تمہیں باندھ کر ساتھ لے گیا اور اس طرح پروفیسر راکی لیبارٹری سے باہر نکل گیا۔جو کچھ میں نے کہا اسی کی ھدایات کے تابع ذہنی طور پر کیا۔" عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" اوہ! تو پروفیسر راکی نے دوغلی چال چلی تھی۔ہونہہ! لیکن پھر تم نے لیبارٹری پر قبضہ کرنے کی کوشش کیوں کی؟" مادام نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

" اس نے مجھے ڈارسن کے متعلق بتایا تھا کہ ڈارسن تمہارا عاشق ہے۔جب میں اس کے ذہنی احکامات سے نکل آیا تو مجھے اس موقع کے ضائع ہونے کا بے حد قلق ہوا۔چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ لیبارٹری پر قبضہ کرکے ڈارسن کو ختم کردیا جائے۔اس کے بعد تمہیں ڈیسی قبیلے سے منگوا کر اور اسی خواب گاہ میں پہنچا کر تمہارے آگے غلامی کا اظہار کیا جائے۔اس طرح شاید تم مجھے معاف کردیتیں۔لیکن جب میں ڈارسن کو ہلاک کرنے لگا تو تم نے ہم سب کو بے ہوش کردیا۔" عمران نے جواب دیا۔

لیکن اس طرح تو چیف باس مجھے قتل کرا دیتا۔وہ بھلا تم لوگوں کا لیبارٹری پر قبضہ کیسے برداشت " کرسکتا تھا۔" مادام نے کہا۔

تم بھی ہر حسینہ کی طرح بھولی بھالی ہو۔چیف باس کو کیسے معلوم ہوتا کہ ہم لوگ یہاں ہیں۔ " میرے ساتھی مزدور بنے رہتے، تم لیبارٹری انچارج ہوتیں اور میں تمہارے پاس۔باقی رہا ڈارسن۔

تو تم چیف باس کو مطمئن کر سکتی تھیں کہ ڈارسن ہم سے مل گیا تھا اس لیے تم نے اسے ہلاک کردیا۔ہمارے متعلق تمہارا چیف باس لازماً یہی سمجھتا کہ ہم ڈیسی قبیلے کے معدوں میں پہنچ چکے ہیں۔چنانچہ اس طرح میں اور تم ہمیشہ ہمیشہ اکھٹے رہتے اور کسی کو علم بھی نہ ہوتا۔" عمران نے جواب دیا۔

ہوں! سکیم تو اچھی تھی۔لیکن اب وقت گذر چکا ہے۔اب تم سب کی ہلاکت ضروری ہو گئی ہے۔" " مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

آگے بڑھو۔اور اس کی کھال کوڑے مار مار کر اتار دو۔" مادام نے چیخ کر کہا اور چاروں کوڑا بردار " بجلی کی تیزی سے آگے بڑھے اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ان خوفناک کوڑوں کی ضربات سے موت یقینی تھی۔اور دوسرے لمحے فضا میں شائیں شائیں کی آوازیں گونج اٹھیں۔

صفحہ نمبر

"ہمیں یہاں سے ہر صورت نکلنا ہے۔" کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔وہ سب سوائے عمران کے ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔

سب سے پہلے کرنل فریدی کو ہوش آیا تھا اور پھر اس نے سب کو ہوش دلایا۔عمران غائب تھا۔

"میرا خیال ہے ہمیں بے بسی سے گھٹنے پھرنے کی بجائے ڈائریکٹ ایکشن کرنا چاہیے۔" صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔میں بھی اب یہی چاہتا ہوں۔نجانے عمران کہاں ہو۔بہرحال اب ہمیں خود ہی کچھ کرنا چاہیے۔" کرنل فریدی نے کہا۔

"اصل مسئلہ تو اسلحہ بن گیا ہے۔خالی ہاتھوں تو کچھ نہیں ہوسکتا عین موقع پر یہاں کچھ نہ کچھ ہوجاتا ہے۔ڈارسن تو ہماری قید میں

تھا۔پھر نجانے کس نے ہمیں بیہوش کردیا۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں باتیں کرنے کی بجائے اس دروازے پر ٹوٹ پڑنا چاہیے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ پھر کوشش کریں۔ اس طرح بیٹھے رہنے سے مسئلہ حل نہ ہوگا۔ کرنل فریدی نے کہا اور وہ سب دوڑتے ہوئے کمرے کے بند دروازے کی طرف بڑھے۔ کیپٹن حمید سب سے پہلے کندھا جوڑ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"ٹھہرو! میرے خیال میں دروازے میں برقی رو موجود ہوگی۔" کرنل فریدی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اپنی انگلی دروازے سے لگائی ہی تھی کہ زوردار جھٹکے سے وہ کئی قدم پیچھے ہٹتا گیا۔

"اس میں زبردست کرنٹ موجود ہے۔" کرنل فریدی نے کہا اور کیپٹن حمید سمیت سب کے جوش پر اوس پڑھ گئی۔

ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ اس کا کیا حل کیا جائے کہ دروازے سے باہر قدموں کی آوازیں ابھریں اور کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھا کر انہیں تیزی سے سائیڈوں پر ہوجانے کا اشارہ کیا۔ وہ دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہوگئے۔

چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر چار مشین گنوں سے مسلح افراد اچھل کر اندر داخل ہوئے۔ لیکن دوسرے لمحے ان کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ کرنل فریدی، تنویر، کیپٹن حمید اور صفدر ان

پر بھوکے عقابوں کی طرح ٹوٹ پڑے تھے۔اور چند لمحوں میں وہ چاروں فرش پر بے حس پڑے تھے۔اور ان کی مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں۔یہ ربورٹ نہیں تھے بلکہ اصل انسان تھے۔ان کے اندر داخل ہونے کے انداز سے کرنل فریدی کو ان کی اصیلت کا اندازہ ہو گیا تھا۔

حمید! تم باہر جا کر صورت حال کا جائزہ لو۔ہوسکتا ہے کہ ان کے اور ساتھی بھی باہر موجود ہوں۔" "کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیپٹن حمید تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔لیکن دوسرے ہی لمحے وہ سب بری طرح چونک پڑے جب اچانک باہر سے انہوں نے مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنیں۔کرنل فریدی اور باقی ساتھی یہ آوازیں سنتے ہی بجلی کی تیزی سے باہر نکلے۔راہداری کا اختتامی دروازہ کھلا ہوا تھا۔جب تک یہ دروازے تک پہنچتے، کیپٹن حمید واپس آتا ہوا نظر آیا۔

باہر چار آدمی تھے۔میں نے انہیں ہلاک کردیا ہے۔یہ تعمیراتی علاقہ ہے۔" کیپٹن حمید نے کہا اور " سب تیزی سے باہر آگئے۔یہ ایک بڑا سا برآمدہ تھا۔جس کے سامنے ایک بڑا سا میدان تھا جس میں تعمیراتی کام ہورہا تھا۔بڑے بڑے پتھروں سے بلڈنگ بنائی جارہی تھی۔چھت مصنوعی تھی۔نجانے اسے کس مصالحے سے بنایا گیا تھا کہ بغیر کسی ستون کے اتنی بڑی چھت کھڑی تھی۔تعمیراتی علاقے میں کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔البتہ سامنے وہ قلعہ نما عمارت تھی۔

جس میں کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو پہلی بار رکھا گیا تھا اور جہاں کرنل فریدی کا مقابلہ کوڑا برداروں سے ہوا تھا۔

اس عمارت کے باہر کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔اور اس کا بڑا دروازہ بھی بند تھا۔دوسرے ساتھیوں نے باقی چار مشین گنیں اٹھا لیں۔کرنل فریدی برآمدے میں کھڑا ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لے رہا تھا اور پھر وہ اس عمارت کا دروازہ کھلتا دیکھ کر چونک پڑا۔

ان لاشوں کو گھسیٹ کر راہداری میں لے چلو۔جلدی کرو۔" کرنل فریدی نے چیخ کر کہا اور اس " کے ساتھیوں نے بجلی کی سی تیزی سے چاروں لاشوں کو گھسیٹا اور باقی لوگ بھی دوڑتے ہوئے راہداری میں چلے گئے۔کرنل فریدی دروازے کی اوٹ میں کھڑا تھا۔

عمارت کا دروازہ کھلا اور پھر پہلے اس میں سے کوڑا برادر نقاب پوش نکل کر ادھر اُدھر پھیل گئے۔ اس کے بعد وہی مزدور نما اشخاص قطار بنائے دروازے سے نکلے۔ان کے سر جھکے ہوئے تھے اور وہ اسی طرح قطار کی صورت میں زیرِتعمیر حصے کی طرف بڑھنے لگے۔کوڑا بردار کوڑے لہراتے انہیں ہانکتے ہوئے لیے جا رہے تھے۔مزدورں کی قطار خاصی طویل تھی۔جب آخری مزدور بھی باہر آگیا تو عمارت کا دروازہ بند کردیا گیا۔

جولیا! تم اپنے ساتھیوں کو لے کر اس زیر تعمیر عمارت کے بائیں طرف جانا۔میں اپنے ساتھیوں " سمیت دائیں طرف سے جاؤں گا۔تمہارے پاس چار مشین گنیں ہیں۔باقی کام اینٹوں سے لینا پڑے گا۔ تم نے ان کوڑا برداروں کا خاتمہ کرنا ہے اور مزدوروں کو سمجھانا ہے کہ

اگر وہ ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں تو ہم لیبارٹری پر قبضہ کرکے انہیں آزاد کردیں گے۔" کرنل فریدی نے مڑ کر جولیا کو سمجھا کر کہا۔

ہمیں عمران کو بھی ڈھونڈنا ہے۔" جولیا نے سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔ "

ہاں! پہلے اس طرف سے تسلی ہوجائے۔ویسے مجھے یقین ہے کہ عمران جہاں بھی ہوگا وہ اپنی حفاظت " خود کرسکتا ہے۔" کرنل فریدی نے کہا۔

فریدی صاحب! بظاہر تو ان کے پاس صرف کوڑے نظر آرہے ہیں۔لیکن ہوسکتا ہے کہ کوئی جدید " اسلحہ بھی موجود ہو۔اس لیے ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہوگا۔" صفدر نے کہا۔

بالکل ٹھیک ہے۔اب وہ لوگ بکھر گئے ہیں۔ہم چلتے ہیں۔جب ہم دائیں گھوم جائیں تو پھر تم بائیں " طرف چلے جانا۔تمہاری طرف سے پہلا فائر ہوگا۔اس کے بعد ہم کام شروع کردیں گے۔" کرنل فریدی نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب ایک ایک کرکے راہداری سے نکلے اور دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دائیں طرف کو بڑھنے لگے۔دور سے زیر تعمیر عمارت میں مزدور کام کرتے نظر آرہے تھے، کبھی کبھی کوئی کوڑا بردار بھی گھومتا ہوا نظر آجاتا تھا۔

مس جولیا! اگر آپ کہیں تو میں ایک کوڑا بردار کو یہاں گھسیٹ لاؤں۔" تنویر نے کہا۔ "

نہیں! اس طرح وہ ہوشیار ہوجائیں گے اور ہوسکتا ہے کہ ہم "

کسی سائنسی حربے میں پھنس جائیں۔" جولیا نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جب کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ان کی نظروں سے غائب ہوگئے تو جولیا آگے بڑھی۔راہداری سے نکل کر وہ برآمدے میں آئے اور پھر تیزی سے زیرتعمیر عمارت کی بائیں طرف کو چل پڑے۔ ان کا رخ اس عمارت کی طرف تھا جہاں سے مزدور نکلے تھے اس عمارت کی سائیڈ سے گھوم کر وہ بائیں طرف پہنچے۔

ابھی وہ سب عمارت کے قریب ہی پہنچے تھے کہ اچانک عمارت کا دروازہ کھلا اور دو کوڑا بردار تیزی سے باہر نکلے۔جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اچانک سامنے دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے چونکے۔اور دوسرے لمحے انہوں نے بجلی کی تیزی سے اپنے لمبے چوغوں کے اندر ہاتھ ڈالے، لیکن جولیا نے فائر کھول دیا۔اور فضا مشین گن کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی۔دونوں نقاب پوش لٹوؤں کی طرح گھوم کر فرش پر گرے لیکن اسی لمحے زیرتعمیر عمارت کی طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

جلدی کرو۔عمارت کی آڑ لے لو۔" جولیا نے چیخ کر کہا اور وہ سب تیزی سے عمارت کے ستونوں " کی آڑ میں ہوگئے۔

زیر تعمیر عمارت سے تقریباً دس کے قریب نقاب پوش نکل کر عمارت کی طرف آنے لگے۔لیکن اسی لمحے زیر تعمیر عمارت کی دوسری سائیڈ سے مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ گونج اٹھی۔یہ آوازیں سن کر نقاب پوش تیزی سے مڑے اور جولیا نے ادھر سے فائر کھول دیا۔چار مشین گنیں

ادھر سے چلنے لگیں۔دس میں سے چھ نقاب پوش تو نیچے گر گئے جبکہ چار واپس دوڑ کر زیر تعمیر عمارت کی آڑ لینے میں کامیاب ہوگئے اور پھر فضا میں کوئی میزائل نما چیز اڑ کر جولیا اور اس کے ساتھیوں سے کچھ ہی فاصلے پر آگری اور ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔اسی لمحے کئی میزائل فضا میں بلند ہوتے دکھائی دیئے۔نقاب پوشوں کے پاس میزائل گنیں تھیں۔اور پھر فضا خوفناک دھماکوں سے لرزنے لگی۔جولیا اور اس کے ساتھی اب بری طرح پھنس گئے تھے کیونکہ ان میزائلوں کے مقابلے میں ان کی چار مشین گنیں کوئی حیثیت ہی نہ رکھتی تھیں۔

" میں چکر کاٹ کر جاتا ہوں۔" اچانک تنویر کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اسے روکتی، وہ دھوئیں کی آڑ میں دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

میزائلوں کے خوفناک دھماکے مسلسل جاری تھے۔لیکن شاید نقاب پوش اس عمارت کو بچانا چاہتے تھے۔اس لیے میزائل عمارت تک نہ پہنچ رہے تھے۔اس طرح جولیا اور اس کے ساتھی محفوظ تھے۔

تنویر دھوئیں میں غائب ہوچکا تھا کہ اچانک زیر تعمیر عمارت کے اندر سے تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں اور ساتھ ہی میزائلوں کے فائر رک گئے۔

تنویر پہنچ گیا ہے۔دوڑو۔" صفدر نے چیخ کر کہا اور وہ سب ستونوں کی آڑ سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے زیر تعمیر عمارت کی جانب بڑھنے لگے۔اب عمارت کے اندرونی حصوں سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔اور جب تک یہ سب وہاں پہنچے فائرنگ بھی رک گئی۔

سب لوگ میدان میں آجائیں۔ہم مزدوروں کے دوست ہیں دشمن نہیں۔ہم انہیں آزاد کرانے آئے ہیں۔" کرنل فریدی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

مس جولیا! تمام نقاب پوش ختم ہوچکے ہیں۔اب آپ بے فکر ہو کر آجائیں۔" دوسرے لمحے تنویر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر وہ ایک دوسرے کو پکارتے ہوئے آگے بڑھے اور پھر زیر تعمیر عمارت کے درمیان ایک کھلے میدان میں اکٹھے ہوگئے۔تمام مزدور بھی اس میدان میں اکٹھے تھے۔وہ سب حیرت بھرے انداز میں ان سب کو دیکھ رہے تھے جگہ جگہ نقاب پوشوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"یہ تنویر نے کام دکھایا ہے مس جولیا! ورنہ ان میزائلوں کے مقابلے میں ہم کسی طرح آگے نہ بڑھ سکتے تھے۔اس نے ان کا مرکزی لانچر ہی اڑا دیا ہے۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"تنویر ہماری ٹیم کا سب سے جی دار آدمی ہے۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کی باچھیں کانوں تک پہنچنے لگیں اور باقی ممبر زیر لب مسکرا دیئے۔

"ٹھہرو۔" نقاب پوشوں کے کوڑے پٹختے ہی مادام گلوریا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور نقاب پوش جو کوڑے پٹخ کر اپنے ہاتھ فضا میں بلند کرچکے تھے یکلخت رک گئے۔

"فائرنگ۔مجھے فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔" مادام گلوریا نے تیز لہجے میں کہا اور اسی لمحے ایک نقاب پوش دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"مادام۔مادام! زیر تعمیر عمارت پر بے شمار لوگوں نے حملہ کردیا ہے۔وہ مشین گنوں سے مسلح ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو پہلے مزدوروں کی عمارت میں لائے گئے تھے۔" آنے والے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔اب فائرنگ اور میزائلون کے خوفناک دھماکوں کی آوازیں گونجتی ہوئی صاف سنائی دے رہیء تھیں۔

اوہ! آؤ ان کا خاتمہ پہلے ضروری ہے۔ کہیں یہ سپیشل لیبارٹری پر حملہ نہ کردیں۔" مادام نے چیختے ہوتے کہا اور پھر وہ

بے تحاشہ دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ کوڑے بردار نقاب پوش بھی اس کے پیچھے دوڑے اور عمران اب کمرے میں کرسی پر جکڑا ہوا اکیلا رہ گیا۔ خوفناک فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں اسے بھی سنائی دے رہی تھیں۔

مادام اور نقاب پوشوں کے جاتے ہی عمران نے کرسی کی بندش سے آزاد ہونے کی کوشش شروع کردی۔ اسے معلوم تھا کہ اب اگر وہ یہاں سے آزاد نہ ہوسکا تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے موت سے نہیں بچا سکتی۔ کرسی کے بازوؤں اور سامنے کے پیروں کے درمیان لوہے کہ مضبوط راڈ کچھ اس قسم کے تھے کہ عمران باوجود اپنے جسم کو سمیٹنے اور سکیڑنے کے ان کی بندش سے آزاد نہ ہورہا تھا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا اور پھر اس کے ذہن میں ایک نئی ترکیب آگئی اس کے پیر زمیں سے لگے ہوتے تھے۔ اس لیے اس نے پیروں کو مضبوطی سے زمیں پر جمایا اور اپنے جسم کو ایک زور دار جھٹکا پیچھے کی طرف دیا۔ لیکن کرسی فرش میں خاصی مضبوطی سے جکڑی ہوئی تھی اس میں ذرا سی جنبش بھی نہ ہوئی۔ لیکن عمران نے ہمت نہ ہاری۔ وہ مسلسل اپنے جسم کو زوردار جھٹکے دیتا رہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا۔ ایک زوردار جھٹکے کے بعد چڑچڑاہٹ کی تیز آواز

ابھری اور اس کے فوراً بعد دوسرے زور دار جھٹکے کے بعد عمران کرسی سمیت پشت کے بل فرش پر جا گرا۔اور اسی لمحے کرسی کے بازوؤں اور پیروں کے درمیان راڈز بھی غائب ہو گئے۔ کرسی کے پائے ٹوٹنے کی وجہ سے ان کے ساتھ منسلک سسٹم بھی بے کار ہو گیا تھا۔اور نیچے گرتے ہی عمران اچھل کر

کھڑا ہو گیا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑا۔اور ابھی وہ دروازے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے اسے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور عمران یکلخت ٹھٹھک کر نہ صرف رک گیا۔بلکہ وہ بجلی کی تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا۔اسی لمحے ایک نقاب پوش دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ صورت حال کو سمجھتا۔عمران اس پر بھوکے چیتے کی طرح ٹوٹ پڑا۔اور نقاب پوش نے تیزی سے مڑ کر اپنے آپ کو بچانا چاہا۔لیکن عمران بھلا اسے اتنا موقع کہاں دینے والا تھا۔اس نے اسے یکلخت دونوں بازوؤں میں اٹھا کر سر کے بل فرش پر دے مارا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ٹانگ حرکت میں آئی اور نقاب پوش کے حلق سے اس قدر بھیانک چیخ نکلی کہ جیسے ہزاروں بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں۔عمران کی لات نے اس کی گردن کی ہڈی توڑ دی تھی۔کیونکہ نقاب پوش کے پورے جسم کا بوجھ گردن پر تھا اس لیے ایک ہی ضرب ہڈی توڑنے کے لیے کافی ثابت ہوئی تھی اور نقاب پوش کا جسم مردہ چھپکلی کی طرح نیچے جا گرا۔

عمران تیزی سے جھکا۔اس نے جلدی سے اس کا سفید چوغہ اتارا اور اس کے سر اور چہرے پر لپٹا ہوا نقاب بھی کھینچ لیا۔نقاب اپنے سر پر اور چوغہ اپنے لباس کے اوپر پہن لینے کے بعد وہ اب ان جیسا نقاب پوش بن چکا تھا۔نقاب پوش کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گری ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ تیزی سے باہر کو لپکا۔ایک چھوٹی سی راہداری سے گذر کر وہ جیسے ہی ایک کراسنگ راہداری میں آیا وہاں تین اور نقاب پوش

کھڑے ہوئے تھے۔

کیا ہوا سالومن؟" ایک نقاب پوش نے پوچھا۔ "

وہ مر چکا ہے۔" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔ "

اوہ! پھر تو مادام کو اطلاع کرنی چاہیے۔آؤ میرے ساتھ۔" اسی نقاب پوش نے کہا اور پھر وہ " دونوں دوڑتے ہوئے راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔دو تین راہداریوں سے گذرنے کے بعد وہ ایک دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔عمران سے آگے جانے والے نقاب پوش نے دروازے کے ہینڈل کو مخصوص انداز میں تین بار دائیں بائیں گھمایا اور پھر دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ ظاہر ہے عمران باہر تو نہ رک سکتا تھا۔

کمرے میں مادام اکیلی تھی۔یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے درمیان ایک بڑی سی مشین میں زندگی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ مشین کے درمیان ایک سکرین پر زیر تعمیر عمارت کے درمیان ایک کھلے حصے کا منظر نظر آرہا تھا۔اس منظر میں کرنل فریدی اور جولیا اپنے ساتھیوں سمیت کھڑے نظر آرہے تھے۔ان کے ساتھ مزدور تھے۔وہ سب ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔ادھر اُدھر نقاب پوشوں کی لاشیں بکھری ہوئی نظر آرہی تھیں۔

کیا ہوا۔وہ فرار تو نہیں ہوا۔" عمران اور دوسرے نقاب پوشوں کے اندر داخل ہوتے ہی مادام " نے چیخ کر پوچھا۔

سالومن نے بتایا ہے کہ وہ ھلاک ہو چکا ہے۔" دوسرے نقاب پوش نے کہا۔ "

ہلاک ہو چکا ہے! وہ کیسے؟ اوہ ٹھہرو! پہلے میں انہیں ہلاک کرلوں۔" مادام نے یکلخت پلٹ کر " مشین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کا ہاتھ ایک سرخ بٹن کی طرف بڑھا۔

ٹھہرو مادام! کھیل ختم ہو گیا۔اچانک عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا " دیا اور گولیوں کی بوچھاڑ ساتھ کھڑے ہوئے نقاب پوش کے جسم سے ٹکرائی اور وہ چیختا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔لیکن دوسرے لمحے وہ حیرت سے اچھل پڑا۔جب اس نے مادام کی کرسی کو اچانک بجلی کی تیزی سے فرش میں غائب ہوتے دیکھا اور پلک جھپکنے میں فرش برابر ہوچکا تھا۔مادام نے واقعی

حاضر دماغی سے اتنے موقع سے فائدہ اٹھایا تھا جتنے وقفے میں عمران نے نقاب پوش پر فائر کھولا تھا۔

مادام کے غائب ہوتے ہی عمران اچھل کر واپس مڑا اور چھلانگ لگا کر وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ وہ واپس اسی طرف دوڑا جا رہا تھا جدھر سے آیا تھا۔ جب وہ راہداری میں پہنچا جہاں باقی تین نقاب پوش کھڑے تھے۔

وہاں پہنچتے ہی عمران نے مشین گن کا فائر کھول دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ تینوں سنبھلتے، وہ عمران کی گولیوں کا شکار ہو کر فرش چاٹ رہے تھے۔ عمران آگے بڑھتا گیا۔ اس راہداری کے اختتام پر پہنچ کر وہ جیسے مڑا، اچانک سائیڈ سے کسی نے اس پر چھلانگ لگائی اور پھر مشین گن عمران کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری۔ اس پر چھلانگ لگانے والے نے بجلی کی تیزی سے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ مشین گن

اٹھا کر سیدھا ہی ہوا تھا کہ عمران کی فلائنگ کک اس کے سینے پر پڑی اور وہ مشین گن سمیت پشت کے بل زمین پر گرا۔ یہ ایک لمبا تڑنگا نقاب پوش تھا۔ عمران فلائنگ کک لگا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ نیچے گرنے والے نقاب پوش نے اس کی دونوں ٹانگوں پر ضرب لگائی اور عمران بے اختیار نیچے گرا تو نقاب پوش اچھل کر اس کے سینے پر چڑھ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا

کسی گیند کی طرح اچھلا اور راہداری کی پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا اور عمران نے پلٹ کر اسے نہ صرف چھاپ لیا بلکہ اس نے سر کی زوردار ٹکر اس کے چہرے پر ماری اور ساتھ ہی اس کا پچھلا جسم یکلخت فضا میں اچھلا اور دونوں گھٹنے پوری قوت سے نقاب پوش کے پیٹ پر پڑے اور نقاب پوش پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح فرش پر تڑپنے لگا۔ عمران کے دونوں ہاتھ اس کے گلے پر جم گئے۔

بتاؤ کہاںؒ ہے مادام؟" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اچھل کر دوبارہ " گھٹنوں کی چوٹ اس کے پیٹ پر ماری۔

مم۔۔۔مم۔۔۔مادام سپیشل لیبارٹری میں گئی ہے۔ سرنگ کے ذریعے۔" نقاب پوش نے لڑکھڑاتے " اور کراہتے ہوئے کہا اور عمران اچھل کر ایک طرف ہٹا اور پھر اس نے گھوم کر ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور کراہتے ہوئے نقاب پوش کے سینے پر اس کی بوچھار مار دی۔ نقاب پوش کی آنکھیں بھیک مانگنے لگیں وہ مسلسل کراہ رہا تھا۔

بتاؤ کہاں سے جاتا ہے راستہ سپیشل لیبارٹری کو۔" عمران نے "

غراتے ہوئے پوچھا۔

مم۔۔۔مم۔۔۔مجھے مت مارو۔ میں سب کچھ بتا دوں گا۔" نقاب پوش نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں " کہا۔

بتاؤ جلدی۔" عمران نے نال پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔ "

آپریشن روم کے نیچے تہہ خانے سے سرنگ کا راستہ جاتا ہے۔میں وہاں موجود تھا۔مادام نے مجھے " تمہاری نشانی بتائی اور تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دیا۔پھر میں نے تمہیں باقی نقاب پوشوں پر فائرنگ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے تمہیں پہچان لیا۔میرے پاس اسلحہ نہ تھا اس لیے میں نے تم پر اچانک چھلانگ حملہ کیا تاکہ تم سے مشین گن چھین لوں۔" نقاب پوش نے اٹکتے اٹکتے بتایا اور عمران کے بار بار پوچھنے پر اس نے سپیشل لیبارٹری تک جانے والی سرنگ اور وہاں کے حفاظتی نظام کی تفصیل بتا دی۔ساتھ ہی اس نے بتایا کہ اب مادام برائٹ مینز کا حملہ کرائے گی۔

جب عمران نے محسوس کیا کہ اب مزید نقاب پوش کو کچھ علم نہیں ہے تو اس نے ٹریگر دبا دیا۔اور نقاب پوش کا جسم ایک لمحے کے لیے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔

عمران مشین گن اٹھائے تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔وہ اب پہلے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔راستہ اس نے نقاب پوش سے پوچھ ہی لیا تھا۔اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس میدان میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔میدان میں داخل ہونے سے قبل ہی اس نے نقاب اور چوغہ کھینچ کر ایک طرف پھینک دیا تھا۔کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اس کے

ساتھی اسے نقاب پوش سمجھ کر گولی نہ چلا دیں۔

"کرنل فریدی۔ کرنل فریدی! عمران نے میدان میں داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا اور پھر اسے جواب میں کرنل فریدی کی آواز بھی سنائی دے گئی۔اور چند لمحوں بعد وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

"ہم تمہاری تلاش کا ہی منصوبہ بنا رہے تھے۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا پروگرام شاید ملک عدم میں جاکر تلاش کرنا تھا۔" عمران نے سنجیدہ انداز میں کہا اور پھر اس نے مختصر لفظوں میں ساری تفصیل بتا دی کہ اگر وہ عین موقع پر پہنچ کر مادام کو نہ چونکاتا تو مادام ان پر بموں کی بارش کرچکی تھی۔

"اوہ! تو اب مادام سپیشل لیبارٹری پہنچ چکی ہے۔" کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں! اور ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے۔آپ سب لوگ میرے پیچھے آئیں۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکل کر اس عمارت میں جانا ہے جہاں سے سرنگ کا راستہ لیبارٹری کو جاتا ہے۔یہاں کھلے میدان میں تو ہم آسانی سے مارے جائیں گے۔" عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے واپس دوڑ پڑا۔

"تم سب اس عمارت میں جاؤ۔ جب ہم لیبارٹری پر قبضہ کرلیں گے تو تمہیں بھی آزاد کرادیں گے۔" کرنل فریدی نے مزدوروں سے مخاطب ہو کر کہا۔اور پھر وہ سب بھی عمران کے پیچھے دوڑ پڑے جب کہ

مزدوروں کا رخ اسی عمارت کی طرف ہو گیا جہاں وہ رہتے تھے۔

عمارت میں پہنچ کر عمران نے مختلف راہداریوں سے گذر کر آخر کار اس کمرے تک پہنچ گیا جہاں سرنگ کا دھانہ تھا۔اور پھر وہ سب ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اس سرنگ میں دوڑنے لگے۔سرنگ خاصی بڑی اور طویل تھی وہ سب بے تحاشہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک سرنگ میں گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں۔

سائیڈوں میں دیواروں کی جڑوں میں ہوجاؤ۔سرنگ بیٹھ رہی ہے۔" عمران اور فریدی نے بیک " وقت چیخ کر کہا اور سرنگ میں دوڑتے ہوئے ان کے ساتھی انتہائی تیزی سے سرنگ کی دیواروں کی جڑوں میں سمٹنے لگے، گڑگڑاہٹ کی آوازیں اب بے حد تیز ہو گئی تھیں۔اور پھر ایک خوفناک دھماکے سے سرنگ کی چھت بیٹھتی چلی گئی اور وہ سب اس سرنگ کے بھاری ملبے تلے زندہ دفن ہوگئے، دیواروں کی جڑوں میں دبکنے کے باوجود وہ چھت کے گرتے ہوئے بھاری ملبے کی زد سے نہ بچ سکے اور ان سب کو یہی محسوس ہوا جیسے ہزاروں ٹن بھاری چٹانیں ان کے جسموں کو مسلسل کچل رہی ہوں اور شاید یہ ان کی زندگی کا آخری احساس تھا۔

سکرین پر طویل سرنگ کا منظر صاف نظر آرہا تھا اور سرنگ میں دوڑتے ہوئے عمران، کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ کر مشین کے سامنے بیٹھی مادام گلوریا کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"جلدی کرو احمقو! ورنہ یہ سپیشل لیبارٹری کے دروازے تک پہنچ گئے تو پھر ان بدروحوں سے چھٹکارا ناممکن ہو جائے گا۔" مادام گلوریا نے بری طرح چیختے ہوئے دیوار میں نصب ایک بڑی مشین کے سامنے کام میں مصروف دو آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا جو مشین کے مختلف بٹن دبانے اور نابیں گھمانے میں مصروف تھا۔

"صرف ایک لمحہ مزید مادام۔" ایک آدمی نے تیز لہجے میں کہا اور مادام ہونٹ بھینچ کر رہ گئی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے دوڑنے کی رفتار خاصی تیز تھی اور جیسے جیسے وہ دوڑ رہے تھے مادام گلوریا کے جسم میں خون کی رفتار بھی اسی

طرح تیز ہوتی جا رہی تھی۔

"یس مادام! اوکے۔" اچانک ایک آدمی نے چیخ کر کہا اور مادام نے جلدی سے اپنے سامنے موجود مشین کی سائیڈ میں لگے ہوئے سرخ رنگ کے ہینڈل کو ایک جھٹکے سے کھینچ لیا۔سائیڈ والی مشین سے گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں نکلیں اور مادام کی نظریں جیسے سکرین پر چپک سی گئیں۔گڑگڑاہٹ کی آواز

لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز ہوتی چلی گئی اور دوسرے لمحے سکرین پر نظر آنے والی تمام سرنگ یکلخت بیٹھتی چلی گئی۔اور سکرین پر سرمئی رنگ کے بادل سے چھا گئے۔

ہا۔ہا۔ہا! میں نے انہیں زندہ دفن کردیا۔" مادام نے مشین کا بٹن آف کرتے ہوئے مسرت سے " قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور سائیڈ کی مشین بھی اس کے آپریٹروں نے آف کردی۔

مادام نے میز کے کنارے پر رکھے ہوئے ایک انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود بے شمار نمبروں میں سے ایک نمبر پریس کردیا۔

یس مادام! نمبرون آف سپیشل لیبارٹری۔" دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ "

تمہارے پاس کتنے افراد ہیں؟" مادام نے پوچھا۔ "

مادام! میرے سیکشن میں پچاس افراد ہیں۔" نمبرون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔"

تم ان پچاس افراد کو ساتھ لے کر سپیشل لبارٹری کے زیرو گیٹ پر پہنچو، میں وہاں آرہی ہوں۔انڈر " کنسٹرکشن ونگ سے سپیشل لیبارٹری کی طرف آنے والی خفیہ سرنگ میں دشمنوں کو میں نے زندہ دفن کر دیا ہے اور اب

میں ان کی کچلی ہوئی اور مسخ لاشوں کو باہر نکلوانا چاہتی ہوں۔" مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

آپ کو ساتھ آنے کی کیا ضرورت ہے مادام! میں ان لاشوں کو نکوا لاتا ہوں۔" نمبرون نے مؤدبانہ " انداز میں کہا۔

نہیں! میں ان بدروحوں کی لاشیں اپنے سامنے نکلوانا چاہتی ہوں۔تم اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر " فوراً زیرو گیٹ پر پہنچو۔ملبہ ہٹانے کا سامان ان کے پاس ہونا چاہیے۔ویسے بھی مجھے معلوم ہے کہ وہ کس جگہ دفن ہیں۔ورنہ ساری سرنگ کھودنے میں تو کئی روز لگ جائیں گے۔" مادام نے کہا۔

یس مادام! ٹھیک ہے۔ہم پہنچ رہے ہیں۔" نمبرون نے کہا اور مادام نے اوکے کہہ کر انٹرکام کا " رسیور رکھ دیا۔اس کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑا تھا جیسے اس نے کوئی بڑی سلطنت فتح کرلی ہو۔

مادام! اگر آپ اجازت دیں تو ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟" اچانک مشین کے ایک آپریٹر نے " مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اوہ! کیا بات ہے سکسٹی ون؟" مادام نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے کے عضلات یکلخت " تن گئے تھے۔

مادام! آپ ان لوگوں کو ختم کرکے بے حد مسرت محسوس کررہی ہیں۔حالانکہ اس سے قبل بھی " آپ کے سامنے بے شمار افراد ھلاک ہوئے ہیں۔" آپریٹر نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں پوچھا۔

اوہ ہاں! واقعی میری مسرت تمہیں عجیب محسوس ہورہی ہوگی۔یہ "

عام دشمن نہیں تھے۔انتہائی خطرناک عیار دشمن تھے۔ان کی موت واقعی اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ اس پر قہقہے لگائے جاسکتے ہیں۔یہ انسان نہیں تھے بدروحیں تھیں۔شیطان تھے۔" مادام نے سرہلاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

سپیشل لیبارٹری میں ایک ایسا سیکشن تھا جس میں اصل انسان کام کرتے تھے۔یہاں انسانی شکل میں روبوٹ نہ رکھے گئے تھے۔کیونکہ یہ لیبارٹری کا سب سے حساس حصہ تھا اور روبوٹ کسی بھی وقت کوئی تکنیکی غلطی کرکے کوئی انتہائی نقصان کرسکتے تھے۔اس لیے چیف باس نے اپنی تنظیم کے انتہائی وفادار ارکان کو یہاں تعینات کیا تھا۔سائنسی طور پر اس حصے کو ہر لحاظ سے محفوظ بنا دیا گیا تھا اور باہر سے سوائے چیف باس، مادام اور ڈارسن کے اور کوئی افراد کسی صورت لیبارٹری میں داخل نہ ہوسکتا تھا۔ سوائے ان لوگوں کے جنہیں ان تینوں میں سے کوئی خاص طور پر خود ساتھ نہ لے جائے۔کیونکہ مخصوص کوڈ صرف ان تینوں کو ہی معلوم تھے۔ڈارسن ہلاک ہوچکا تھا۔اور اب مادام اس لیے بھی خوش تھی کہ وہ اب چیف باس کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی مسخ شدہ لاشیں پیش کرکے سازش کا سارا بوجھ ڈارسن پر ڈال دینا چاہتی تھی۔اس طرح تنظیم میں اس کا مرتبہ اونچا ہوجاتا۔اس نے ڈارسن سے اگلوا لیا تھا کہ اس کا چیف باس سے رابطہ قائم نہ ہوسکا تھا اس لیے مادام کے متعلق اسے کچھ بھی نہ بتا سکا تھا اور ڈارسن کی شاید یہی غلطی تھی کہ جس کی وجہ سے اسے جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔اگر وہ یہ بات مادام کو نہ

بتاتا تو لازماً مادام یہی سمجھتی کہ چیف باس کو اصل حالات کا علم ہوچکا ہے۔ایسی صورت میں لازماً اپنی جان بچانے کے لیے چیف کی خوشامدیں کرنی پڑتیں۔اب وہ آسانی سے سازش اور غداری کا سارا بوجھ ڈارسن پر ڈال سکتی تھی۔اور ظاہر ہے مردہ ڈارسن تردید نہ کرسکتا تھا۔پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی مسخ شدہ لاشیں اس کی سچائی کا سب سے بڑا ثبوت ہوتیں۔اس لیے وہ زیادہ مسرت اور اطمینان محسوس کررہی تھی۔

آپریشن روم سے نکل کر وہ یہی سوچتی ہوئی تیزی سے زیرو گیٹ کی طرف بڑھی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد جب وہ زیرو گیٹ پر پہنچی تو نمبرون اپنے ساتھیوں سمیت وہاں موجود تھا۔ان سب کے پاس بیلچے نما ہتھیار تھے۔جن سے ملبہ ہٹایا جاسکتا تھا۔البتہ نمبرون نے اس بیلچے نما ہتھیار کی بجائے مشین گن کاندھے سے لٹکائی ہوئی تھی۔مادام کو دیکھتے ہی ان سب نے جھک کر مادام کو سلام کیا اور مادام سرہلاتی ہوئی آگے بڑھی۔زیرو گیٹ ایک چٹان جیسی دیوار تھی جس کی وجہ سے راستہ بالکل بلاک ہوگیا تھا۔مادام نے آگے بڑھ کر دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ایک باکس کے اوپر شیشے کی پلیٹ پر اپنا دایاں ہاتھ چپکا دیا۔چند لمحوں بعد اس نے دایاں ہاتھ ہٹایا اور پھر بایاں ہاتھ اسی طرح شیشے کی پلیٹ پر رکھا اور دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ایک لمحے بعد شیشے کی پلیٹ غائب ہوگئی۔اب اس باکس پر بے شمار نمبر نظر آنے لگے۔ہر نمبر کے ساتھ ایک بٹن تھا۔اس میں سے ایک کوڈ بٹن تھا، جو بھی غلط بٹن دباتا وہ ھلاک ہوجاتا اور شیشے کی پلیٹ سوائے مادام، ڈارسن اور چیف باس کے ہاتھوں

کے نشانات کے اور کسی طرح بھی باکس سے ہٹ نہ سکتی تھی۔مادام نے جلدی سے ایک بٹن دبا دیا اور اس کے

ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آوازیں ابھریں اور اس کے فوراً بعد چٹان کے درمیان ایک خلا نمودار ہو گیا۔ مادام نے انہیں باہر جانے کا اشارہ کیا اور نمبرون کے ساتھ اس کے تمام ساتھی ایک ایک کر کے خلا سے باہر چلے گئے۔آخر میں مادام نے اس خلا کو کراس کیا اور اس کے باہر جاتے ہی خلا خود بخود برابر ہو گیا۔اب وہاں پہلے جیسی چٹان تھی۔

زیرو گیٹ اس عمارت کے ایک خفیہ حصے میں تھا جہاں مزدور رہتے تھے۔مادام اور اس کے ساتھی ایک بڑے کمرے سے باہر نکلے تو میدان میں موجود تمام مزدور انہیں اپنے سامنے دیکھ کر خوف سے زرد پڑ گئے۔

ہوں! تم نے دشمنوں سے سازش کی۔ٹھیک ہے تمہیں اس کی سزا ملے گی۔عبرتناک سزا۔" مادام نے غصے سے چیخ کر کہا۔

مم۔۔۔مم۔۔۔مادام! ہمارا کوئی قصور نہیں۔ہم بے بس تھے۔ہمیں یہاں جبراً دھکیل دیا گیا تھا۔ہم کام کرنے کو تیار ہیں۔" کئی مزدوروں نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں! ٹھیک ہے۔میں دیکھ لونگی۔" مادام نے پھنکارتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی عمارت کے گیٹ کے باہر نکل گئی۔نمبرون اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔باہر میدان میں پہنچ کر مادام کا رخ اس عمارت کی طرف ہو گیا جہاں سرنگ موجود تھی۔سرمئی رنگ کے مٹی کے بادل ابھی تک عمارت کے اوپر تھے۔مادام اس عمارت کی طرف فاتحانہ شان سے بڑھنے لگی۔اس کی نظروں کے سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کی کچلی ہوئی اور مسخ شدہ لاشیں موجود تھیں۔

سرنگ کی چھت بیٹھ جانے کی وجہ سے ملبہ سرنگ کے اندر گرا۔اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہی محسوس ہوا جیسے ہزاروں ٹن چٹانیں مسلسل ان کے جسموں کو کچل رہی ہوں۔لیکن چند ہی لمحوں بعد یہ تاثر غائب ہو گیا۔کیونکہ ان کے سانس باقاعدہ آجارہے تھے۔اور وہ زندہ تھے۔

"کرنل! قبر ایسی ہی ہوتی ہوگی۔" اچانک عمران نے کھانستے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہاں! دوزخیوں کی قبریں ایسی ہوں گی۔ہم جیسے جنتیوں کی قبریں تو بڑی فراخ ہوں گی۔" ذرا فاصلے سے کرنل فریدی کی بھی کھانسی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"پھر تو بیچارے کیپٹن حمید سے ہمدردی کرنی پڑے گی۔" عمران نے جواب دیا۔

"ابھی تم زندہ تو بچو۔احمقوں کی طرح ہم سب کو موت کے چنگل میں

پھنسا دیا ہے۔" دور سے کیپٹن حمید کی بلغم زدہ آواز سنائی دی۔ کیونکہ سرنگ کی چھت گرنے کی وجہ سے سرمئی رنگ کی سیمنٹ اور باریک بجری فضا میں موجود تھی جو سانس کے ساتھ ساتھ ان کے پھیپھڑوں میں پہنچ رہی تھی۔

جو ساتھی مرچکا ہو۔وہ برائے کرام ذرا بلند آواز سے بتا دے تاکہ میں اس پر فاتحہ پڑھ لوں۔" "

عمران نے اچانک چیخ کر کہا اور جواب میں جولیا اور تنویر کی غراہٹ اور صفدر اور کیپٹن شکیل کی ہنسی کی آوازیں سنائی دیں۔

میرے خیال میں تمہارے سب ساتھی سائیڈ میں ہوگئے تھے۔البتہ میری فورس کے کئی افراد ابھی " درمیان میں تھے۔" کرنل فریدی نے جواب دیا۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سائیڈ والے مرچکے ہوں اور درمیان والے زندگی کے مزے لوٹ بلکہ " کلیرنس سیل والی لوٹ رہے ہوں۔" عمران کی آواز سنائی دی۔چونکہ عمران اور کرنل فریدی کو جدید تعمیرات کے متعلق علم تھا اس لیے گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنتے ہی ان دونوں نے بیک وقت چیخ کر سب کو دیواروں کی جڑوں میں سمٹنے کا کہہ دیا تھا۔کیونکہ انہیں یقین تھا کہ سرنگ کی چھت لوہے کے جال اور سیمنٹ سے بنائی گئی ہوگی اور دھماکے کی وجہ سے چھت جب ٹوٹے گی تو لوہے کا مضبوط جال لازماً کناروں سے ٹوٹنے کی بجائے درمیان سے ہی ٹوٹے گا۔اور سائیڈوں پر سے بے پناہ

وزن کی وجہ سے صرف جھک جائے گا، اس لیے دونوں سائیڈوں میں خلا باقی رہ جائے گا۔اور وہ بچ جائیں گے۔اور وہی ہوا۔بجری کے پتھر تو ان پر برسے جنہیں پہلے تاثر میں وہ چٹانیں سمجھے

لیکن پوری چھت اوپر نہ آنے کی وجہ سے وہ زندہ بچ گئے تھے۔

اب یہاں سے نکلنے کی کرو۔ورنہ ہمارے سانس گھٹ جائیں گے۔" جولیا نے چیخ کر کہا۔ "

اسی طرح سائیڈوں میں آگے کو بڑھتے جاؤ۔یہ خلا سرنگ کے آخری حصے تک موجود ہوگا۔جلدی " کرو۔" جولیا کی آواز سنتے ہی عمران نے چیخ کر کہا اور خود بھی وہ چوپاؤں کے سے انداز میں چلتا ہوا آگے کھسکنے لگا۔اس کے ساتھ ہی دوسروں کے کھسکنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں وہ ایک دوسرے کو مسلسل آوازیں دیتے رہے۔کیونکہ گھپ اندھیرے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکتے تھے۔

تقریباً دس پندرہ منٹ تک کھسکنے کے بعد وہ اچانک کھلی جگہ پر پہنچ گئے۔یہ سرنگ کا وہ حصہ تھا جو تباہ نہ ہوا تھا۔مادام نے شاید سرنگ کا وہی مخصوص حصہ تباہ کیا تھا جہاں یہ لوگ موجود تھے۔

اس کھلے حصے میں پہنچتے ہی عمران رک گیا۔کیونکہ یہاں ہوا قدرے صاف تھی اور کچھ روشنی بھی تھی۔

اور پھر ایک ایک کرکے باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔وہ سب ایک دوسرے کو سنبھال رہے تھے۔

یہاں آکر پتہ چلا کہ نعمانی اور خاور قدرے زخمی ہیں۔یہ زخم پشت پر پتھر لگنے کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔البتہ کرنل فریدی کے پانچ ساتھی نہ پہنچ تھے۔وہ شاید ملبے کے درمیان دب کر ختم ہو چکے تھے۔ ان کے بھی کئی افراد زخمی تھے لیکن شدید زخمی بہرحال کوئی نہ تھا۔

سرنگ آگے جا رہی تھی اور وہ تھوڑی دیر بعد وہاں رک کر اب آگے بڑھنے لگے۔زخمیوں کی وجہ سے ان کی رفتار قدرے سست تھی۔

لیکن بہرحال وہ آگے بڑھے جا رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ کے اختتام پر پہنچ گئے۔وہاں لوہے کا ایک بڑا دروازہ تھا جو بند تھا اور دروازے کے باہر سرخ رنگ کی لہریں سی چل رہی تھیں۔ یہ حفاظتی لہریں تھیں۔عمران چند لمحے ان لہروں کو دیکھتا رہا۔پھر اس نے معنی خیز نظروں سے کرنل فریدی کی طرف دیکھا جو ان لہروں کو بغور دیکھ رہا تھا۔

اب کیا خیال ہے کرنل صاحب! ان لہروں میں کشتی ڈالی جائے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے " کہا۔

ہاں! اب اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔" کرنل فریدی نے کہا اور پھر تیزی سے گیٹ کی طرف " بڑھا۔عمران خاموش رہا۔

کرنل فریدی نے دروازے کے پاس پہنچ کر اپنے ہاتھ کو فضا میں لہرایا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے کوئی چیز نکل کر ان لہروں کی طرف بڑھی۔دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سرخ رنگ کی لہریں یکلخت غائب ہو گئیں۔

" کمال ہے فریدی صاحب! آپ تو واقعی سامری جادوگر بن گئے ہیں۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ کیسے۔" کرنل فریدی نے مسکرا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" بظاہر تو آپ کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو آرائم لہروں کا سرکل توڑ سکے۔لیکن نجانے آپ نے کیا پھینک دیا ہے۔اور یہ چیز آئی کہاں سے۔" عمران نے کہا ویسے وہ درحقیقت حیران تھا۔

" یہ تو معمولی شعبدہ ہے۔مجھے یقین ہے کہ اگر میں اسے استعمال نہ کرتا تو تم لازماً اسے استعمال کرتے۔سیپ کا بٹن تو بہرحال تمہاری

کف میں موجود ہی ہو گا۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا یہ بٹن تھا۔میں نے سمجھا کہ آپ نے کوئی جادو کی ہنڈیا پھینک دی ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ویسے وہ دل ہی دل میں کرنل فریدی کو داد دے رہا تھا۔کرنل فریدی کی ذہانت

واقعی قابل داد تھی۔ سیپ واقعی ایسی چیز ہے جو آرآکم لہروں کے سرکل کو کاٹ دیتی ہے اور عمران کو آج تک اس کا خیال نہ آیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ کیپٹن حمید کے سامنے تو کم از کم اپنی اس کوتاہی کا اعتراف کرنے سے رہا، اس لیے بات بنا گیا۔

کرنل فریدی نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھل گیا۔ اندر ایک طویل راہداری موجود تھی۔ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی آگے بڑھنے لگے۔ وہ بے حد محتاط تھے۔

راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ جو بند تھا۔ عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازے سے کان لگا دیئے۔ کیونکہ دروازہ لکڑی کا تھا۔ اس لیے اس میں کسی ریز کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اندر سے کسی کے باتیں کرنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے دروازے کو دھکیلا اور اچھل کر اندر داخل ہوا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک مشین پڑی تھی۔ اور دیواروں کے ساتھ ہی کئی مشینیں موجود تھیں۔ دو کرسیوں پر سفید کوٹ پہنے دو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں چونک کر اٹھے۔

بب۔۔۔ بب۔۔۔ بھوت۔ بھوت۔" ان دونوں کے حلق سے بیک وقت نکلا۔ "

ابھی اور بھی بھوت ہیں۔ بلکہ ایک بھتنی بھی ساتھ ہے۔" عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر کرنل " فریدی اور باقی ساتھی جب اندر داخل ہوئے تو ان دونوں کی آنکھیں پہلے تو آخری حد تک پھیل

گئیں۔اس کے بعد دونوں ہی لہراتے ہوئے فرش پر گر گئے۔ویسے ان کا قصور بھی نہ تھا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی گرد اور مسلے ہوئے کپڑوں اور خون کے دھبوں کی وجہ سے انسانوں کی بجائے بھوت ہی لگ رہے تھے۔

صفدر! تم ذرا انہیں ہوش میں لے آؤ۔میں ان مشینوں کو چیک کرلوں۔" عمران نے کہا۔اور تیزی " سے درمیانی مشین کی طرف بڑھ گیا۔وہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔پھر اس نے اس کے بٹن دبانے شروع کردیئے۔

بٹن دبتے ہی سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور پھر جو منظر ابھرا اسے دیکھ کر عمران، کرنل فریدی اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔سکرین پر تباہ شدہ سرنگ نظر آرہی تھی اور چالیس پچاس آدمی اسے کھودنے میں لگے ہوئے تھے جب کہ ایک طرف مادام کھڑی تھی۔

اوہ! ہماری لاشیں نکالنے کا کام ہورہا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

ہاں! آخر مادام رحمدل عورت ہے۔مزار تو بنائے گی ہی ہمارے۔" کرنل فریدی نے کہا۔ "

اسی لمحے وہ دونوں آدمی ہوش میں آگئے۔صفدر نے باری باری ان کے ناک اور منہ بند کرکے انہیں بیہوشی سے ہوش میں لے آنے کا عمل

سر انجام دے دیا تھا۔

سنو! ہم ان لاشوں کی روحیں ہیں جنہیں مادام نکالنے گئی ہے اور وہ تو لاشیں نکالتی رہے گی۔ لیکن تم لاشوں میں تبدیل ہوجاؤ گے۔اس لیے جو کچھ پوچھیں صحیح صحیح بتا دو۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم تو سرنگ میں دفن ہوگئے تھے پھر۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔مادام صحیح کہہ رہی تھی کہ تم بدروحیں ہو۔" ایک نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔جب کہ دوسرے کے حواس ابھی پوری طرح بحال نہ ہوئے تھے۔

"مادام نے صحیح کہا تھا۔میرے سوالوں کا جواب دوگے یا۔" عمران نے مٹی سے بھرے ہوئے دونوں ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بری طرح گھگھیانے لگے۔اور پھر شاید ان کے ذہنوں نے انہیں مکمل طور پر بدروحیں تسلیم کر لیا تھا کیونکہ وہ ان کے سامنے سرنگ میں زندہ دفن ہوئے تھے، اور مادام ان کی لاشیں نکالنے گئی تھی۔جبکہ وہ حیرت انگیز طور پر یہاں آدھمکے تھے۔اس قدر حفاظتی حصار کو توڑ کر۔اس لیے وہ طوطے کی طرح فر فر بولنا شروع ہوگئے۔اور پھر ان سے حاصل کی گئی معلومات پر نہ صرف اسلحہ خانے کا سراغ لگا لیا گیا بلکہ جولیا، نعمانی اور خاور کے سوا باقی سب افراد کرنل فریدی کی سربراہی میں سپیشل لیبارٹری پر مکمل طور پر قبضہ کرنے کے لیے چل پڑے۔ نعمانی اور خاور نے زخمی ہونے کے باوجود انہیں اپنی ہی بیلٹوں کی مدد سے آسانی سے کرسیوں سے باندھ دیا تھا۔ویسے بھی وہ اس قدر ڈرے ہوئے تھے کہ ان کی طرف سے کسی قسم کا ردعمل کی توقع بھی نہ کی جاسکتی تھی۔وہ ذہنی دباؤ اور خوف

کی وجہ سے مکمل طور پر بھیڑیں بن چکے تھے۔اور پھر زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں نے پوری سپیشل لیبارٹری کا مکمل طور پر کنٹرول سنبھال لیا۔
لیبارٹری میں موجود سائنسدانوں کے چونکہ ذہن پروفیسر راکی کی مشین سے بدلے جاچکے تھے اس لیے انہوں نے کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں سے تعاون کرنے سے انکار کردیا۔چنانچہ مجبوراً کرنل فریدی کو ان سب کو باندھنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔
عمران کنٹرول روم میں بیٹھا مشین کی سکرین پر مادام اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی دیکھ رہا تھا۔ لیکن دراصل وہ کرنل فریدی کے اشارے کا منتظر تھا۔سپیشل لیبارٹری پر کنٹرول کئے بغیر وہ مادام کو نہ چھڑنا چاہتا تھا۔
کیا ہوا۔" کرنل فریدی کے دوبارہ کنٹرول روم میں داخل ہوتے ہی عمران نے چونک کر پوچھا۔ "
سب ٹھیک ہے۔اب ہمیں باہر نکلنا ہے۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "
میں مادام کو واپس بلاتا ہوں۔کیونکہ یہاں سے نکلنے کے لیے مادام کی گرفتاری ضروری ہے۔ورنہ " حالات کسی بھی لمحے پلٹ سکتے ہیں۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا ایک بٹن دباتے ہوئے کرنل فریدی اور اپنے ساتھیوں کو ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔
ہیلو مادام! غضب ہوگیا۔کچھ لوگ لیبارٹری میں داخل ہونے کی ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ " اوور۔" عمران نے بٹن دباتے ہی ملحقہ مائیک میں

پریشانی کے عالم میں چیختے ہوئے کہا۔اس نے ان آپریٹروں میں سے ایک کا لہجہ اپنا لیا تھا جو اسی کنٹرول روم کی کرسیوں پر بندھے بیٹھے تھے۔عمران کے کہنے پر پہلے ہی ان کے منہ میں رومال ٹھونس دیئے گئے تھے۔کرنل فریدی کی عدم موجودگی میں عمران نے کنٹرول روم کی مشینری کو ہر لحاظ سے سمجھ چکا تھا۔اسے معلوم تھا کہ مادام کی جیب میں موجود مخصوص ٹرانسمیٹر کا رابطہ اس مشین سے ہے۔اور وہی ہوا۔عمران کے بٹن دباتے ہی مادام چونکی اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال لیا۔اور پھر عمران نے بات کرتے ہوئے مادام کو بری طرح اچھلتے دیکھا۔

کیا کہہ رہے ہو سکسٹی ون۔کیا تم ہوش میں ہو۔اوور۔" مادام نے چیختے ہوئے کہا۔ "

میں سچ کہہ رہا ہوں مادام! وہ لوگ سرنگ والے گیٹ پر موجود ہیں۔وہ گیٹ پر آرآکم ریز کا " سرکل توڑنے کی کوشش کررہے ہیں۔آپ فوراً لیبارٹری پہنچیں۔اوور۔" عمران نے لہجے میں اور زیادہ پریشانی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

اوہ! تو اس کا مطلب ہے کہ سب افراد سرنگ میں دفن نہیں ہوئے۔بلکہ آگے نکل گئے ہیں۔تم " انہیں ہر صورت میں روکو۔میں آرہی ہوں۔اوور اینڈ آل۔" مادام نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔اور عمران نے مسکراتے ہوئے مائیک آف کردیا۔

لیجیئے کرنل صاحب! ہز ہائی نس مادام گلوریا عرف گورکن اپنی پارٹی کے ساتھ واپس آرہی ہیں۔" " عمران نے کہا اور کرنل فریدی نے سر ہلا دیا۔

"چلیئے! میں نے ان منکر نکیر صاحبان سے پہلے ہی معلوم کرلیا ہے یہ مزدوروں والی عمارت کی طرف سے خفیہ گیٹ سے واپس آئے گی۔ ہمیں ان کا وہیں استقبال کرنا ہے۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر نعمانی اور صدیقی کو وہیں رکنے کا کہہ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کرنل فریدی بھی اس کے ساتھ تھا۔

****

"مادام! یہاں تو کوئی لاش نظر نہیں آ رہی۔" نمبر ون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ! میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دفن ہوتے دیکھا ہے۔ ساری جگہ کھود ڈالو۔ جلدی کرو۔" مادام نے غصیلے لہجے میں کہا اور نمبرون سر ہلاتا ہوا واپس اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا جو لوہے کا جال توڑ توڑ کر اور سیمینٹ اور بجری کے ڈھیر کو اٹھا اٹھا کر باہر پھینک رہے تھے۔

انہیں کام کرتے ہوئے کافی دیر ہوگئی تھی اور انہوں نے تباہ شدہ حصے کا تقریباً آدھے سے زیادہ حصہ کھود ڈالا تھا۔ لیکن ابھی تک کوئی

لاش نہ ملی تھی۔

لاش۔لاش پڑی ہے۔" اچانک ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔اور وہ سب وہاں اکھٹے ہوگئے۔ " مادام کا چہرہ لاش کا لفظ سن کر کھل اٹھا۔اور پھر چند لمحوں بعد دھول سے اٹی ہوئی ایک لاش نکال کر باہر رکھ دی گئی۔اس کا سر پچکا ہوا تھا اور چہرہ ناقابل شناخت تھا۔باقی جسم بھی بری طرح مڑ تڑ گیا تھا۔

اور ڈھونڈو۔جلدی کرو۔" مادام نے کہا اور نمبرون کے ساتھی اور زیادہ جوش و خروش کے ساتھ " کام میں لگ گئے۔اور پھر لاشیں ملنی شروع ہو گئیں۔لیکن پانچ لاشوں کے بعد اور لاش نہ مل رہی تھی۔جب کہ مادام کے مطابق دفن ہونے والوں کی تعداد تیس کے قریب تھی۔جب کہ کافی حصہ کھود ڈالا گیا اور مزید کوئی لاش نہ ملی تو مادام کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوگئے۔

وہ دفن ہونے کے بعد کہاں جاسکتے ہیں۔آخر ان کی لاشیں کیوں نہیں مل رہیں۔" مادام نے " پریشان انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اور پھر اچانک وہ چونک پڑی۔اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکل رہی تھیں۔اس ٹرانسمیٹر کا تعلق سپیشل لیبارٹری کے کنٹرول روم سے تھا۔اس لیے اس نے چونک کر ٹرانسمیٹر باہر نکلا اور بٹن دبا دیا۔

ہیلو۔ہیلو مادام! غضب ہو گیا۔کچھ لوگ لیبارٹری میں داخل ہونے کی کوشش کررہے ہیں۔اوور۔" " بٹن دباتے ہی دوسری طرف سے کنٹرول روم آپریٹر سکسٹی ون کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

لہجے میں شدید پریشانی کا عنصر نمایاں تھا اور مادام اس کی بات سنتے ہی یوں اچھلی جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

کیا کہہ رہے ہو سکسٹی ون! کیا تم ہوش میں ہو۔اوور۔" مادام نے چیختے ہوِئے پوچھا۔ "

میں سچ کہہ رہا ہوں مادام! وہ لوگ سرنگ والے گیٹ پر موجود ہیں۔وہ گیٹ پر آراکم ریز کا " سرکل توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔آپ فوراً لیبارٹری پہنچیں۔اوور۔" سکسٹی ون کے لہجے میں شدید پریشانی تھی۔

اوہ! تو اس کا مطلب ہے کہ سب افراد سرنگ میں دفن نہیں ہوئے۔بلکہ آگے نکل گئے ہیں۔تم " انہیں ہر صورت میں روکو۔میں آرہی ہوں۔اوور اینڈ آل۔" مادام نے چیختے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

نمبرون! چلو لیبر گیٹ کی طرف دوڑو۔وہ لوگ بچ گئے ہیں اور سرنگ گیٹ پر موجود ہیں۔" مادام " نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی چیخ کر کہا اور نمبرون اور اس کے ساتھی جو ابھی تک کھدائی میں لگے ہوئے تھے چونک کر سیدھے ہوئے اور پھر تیزی سے تباہ شدہ حصے سے باہر نکلنے لگے۔جب کہ مادام تیزی سے اس عمارت کی طرف دوڑ رہی تھی جس میں مزدور تھے۔

مادام! یہاں سے سرنگ میں داخل ہو کر ان کا خاتمہ نہ کردیں۔" نمبرون نے دوڑ کر مادام کے " قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

اور اگر وہ ہمارے سرنگ میں داخل ہو کر آگے بڑھنے تک لیبارٹری "

میں داخل ہو گئے تو پھر۔ نہیں میں یہ رسک نہیں لے سکتی۔وہ بدروحیں ہیں۔" مادام نے تیز لہجے میں کہا۔وہ مسلسل دوڑ رہی تھی۔ عورت ہونے کے باوجود اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ نمبرون اس سے دو قدم پیچھے دوڑ رہا تھا اور اس کے پیچھے بیلچہ برداروں کا پورا گروپ تھا۔بڑا عجیب سا منظر تھا۔یوں لگ رہا تھا۔جیسے کسی فوج کا دستہ جنگ میں شکست کھا کر پسپا ہورہا ہو۔

تھوڑی دیر بعد مادام مزدوروں والی عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئی۔وہ چند لمحے وہاں رک کر اپنا سانس بحال کرنے کی کوشش کرتی رہی۔کیونکہ مسلسل اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑنے کی وجہ سے اس کا سانس بری طرح پھول گیا تھا اور دوسری بات یہ کہ وہ مزدوروں کے سامنے ایسی پریشان صورت میں نہ آسکتی تھی۔دوڑتے ہوئے باقی افراد بھی وہاں پہنچ گئے تو مادام نے باہر سے گیٹ کھولا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ اندر داخل ہو گئی۔اسے آتا دیکھ کر مزدور خوف سے ادھر ادھر سمٹنے لگے۔ لیکن مادام کسی کی طرف توجہ دیئے بغیر سیدھی ایک کمرے کی طرف بڑھ گئی جس میں خفیہ راستہ موجود تھا۔

کمرے میں پہنچ کر مادام نے سامنے والی دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے ہٹ گئی۔اندر ایک اور بڑا سا کمرہ تھا۔جس کے سامنے والی دیوار کسی بھاری چٹان کی طرح نظر آرہی تھی۔اس دیوار کی سائیڈ میں ایک بڑا سا ڈبہ موجود تھا۔ڈبے پر شیشے کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

مادام نے پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ شیشے کی پلیٹ پر رکھا اور دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ایک لمحے بعد شیشے کی پلیٹ

غائب ہوگئی اور باکس پر بے شمار نمبر نظر آنے لگے۔ہر نمبر کے ساتھ ایک بٹن تھا۔مادام نے آگے بڑھ کر جلدی سے ایک بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آوازیں ابھریں اور چٹان کے درمیان ایک خلا نمودار ہو گیا۔سامنے راہداری تھی۔خلا کے نمودار ہوتے ہی مادام نے تیزی سے آگے قدم بڑھایا۔

مادام! پہلے ہم اندر جائیں گے۔" پاس کھڑے نمبرون نے مادام کو روکنے کی کوشش کرتے " ہوئے کہا۔لیکن مادام اس دوران خلا کراس کرکے اندر جاچکی تھی۔اور اس کے اندر جاتے ہی خلا بجلی کی سی تیزی سے پر ہوگیا۔

اوہ! پریشانی بھی بعض اوقات دماغ ماؤف کر دیتی ہے۔" مادام خلا بند ہوتے ہی تیزی سے مڑی۔ " اُسے دراصل پریشانی میں خیال ہی نہ رہا تھا کہ اس کے کراس کرتے ہی کمپیوٹر نے خلا خودبخود بند کر دینا ہے۔اس لیے پہلے وہ نمبرون اور اس کے ساتھیوں کو اندر بھیجے اور پھر خود اندر جائے۔واپس مڑتے ہی وہ ایک قدم باکس کی طرف بڑھی۔جو اندر لگا ہوا تھا اور اس پر شیشے کی پلیٹ تھی۔

کیوں تکلیف کر رہی ہو مادام! انہیں باہر ہی رہنے دو۔" اچانک ایک سائیڈ سے عمران کی چہکتی " ہوئی آواز سنائی دی اور مادام بے اختیار اچھل کر مڑی۔

تت۔۔۔تت۔۔۔تم۔" مادام کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ کیونکہ اس کے سامنے عمران ہی نہیں۔ کرنل فریدی اور ان کے آٹھ ساتھی مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔ وہ سائیڈ لفٹ روم میں

چھپے ہوئے تھے۔ ان سب کے جسم گرد اور دھول سے اَٹے ہوئے تھے لیکن آنکھوں میں زندگی کی چمک تھی۔

آپ کے خادم حاضر ہیں مادام! سپیشل لیبارٹری کی فکر نہ کرنا۔ وہ سب بڑے اطمینان سے ہیں۔" "عمران نے کہا۔

مادام کا ہاتھ بجلی کی تیزی سے جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی اچھل کر راہداری کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ کرنل فریدی کی لات اس کے تصور سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آئی تھی۔

کیپٹن حمید! میں نے سنا ہے کہ تمہیں لڑکیوں کو بے بس کرنے کا خاص گر آتا ہے۔" عمران نے " مسکراتے ہوئے کرنل فریدی کے ساتھ کھڑے کیپٹن حمید سے کہا۔ اور کیپٹن حمید شاید اس اشارے کا منتظر تھا۔ اس نے کسی بھوکے عقاب کی طرح دیوار سے ٹکرا کر اٹھتی ہوئی مادام پر چھلانگ لگائی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک زوردار دھماکے سے خود دیوار سے جا ٹکرایا۔ کیونکہ مادام سانپ کی برح بل کھا کر ایک طرف ہو گئی تھی۔

واہ! خوشی میں ڈھول پیٹنا اسے کہتے ہیں۔ڈھول نہ سہی دیوار ہی سہی۔" عمران نے کہا اور کیپٹن " حمید یکلخت غصے سے چیختا ہوا مڑا۔اور اس نے انتہائی تیزی سے نیچے جھک کر مادام پر کراٹے کا خوفناک وار کرنا چاہا۔مادام نے جھک کر تیزی سے نیچے جھک کر اس کا وار بچانا چاہا مگر کیپٹن حمید اب ہوشیار ہوچکا تھا اس لیے مادام کے نیچے جھکتے ہی اس کی لات پوری قوت سے اس کے پہلو پر پڑی اور مادام بری طرح چیختی ہوئی فرش پر گر کر لڑھکنیاں کھاتی چلی گئی۔

ویل ڈن! اسے کہتے ہیں مردانگی۔عورت کو لاتیں مارنے سے مردانہ انا کو واقعی تقویت ملتی ہے۔" " عمران فقرہ کسنے سے باز نہ آیا۔

مادام کا جسم لڑھکنیاں کھاتا ہوا جیسے ہی رکا۔وہ حیرت انگیز طور پر اچھلی اور اس نے آگے بڑھتے ہوئے کیپٹن حمید کے سینے پر لات مارنی چاہی۔لیکن کیپٹن حمید انتہائی پھرتی سے نہ صرف سائیڈ میں ہٹا بلکہ اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور مادام فضا میں اچھل کر چیختی ہوئی سر کے بل زمین پر گری اور پھر اس کا جسم گھومتا ہوا فرش کے ساتھ ایک دھماکے سے ٹکرایا اور بے حس و حرکت ہوگیا۔

بس رک جاؤ۔کافی ہوگئی ہے۔" کرنل فریدی نے کہا اور کیپٹن حمید جو شاید فرش پر پڑی ہوئی " مادام کے چہرے کو ٹھوکر مارنے کے لیے پیر اٹھا رہا تھا رک گیا۔

آج تمہاری زندگی بچ گئی۔ اگر تم عورت سے شکست کھا جاتے تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی " مار دیتا۔" کرنل فریدی نے کہا۔

کمال ہے۔ پھر تو آپ کو تمام شادی شدہ افراد کو گولیاں مارنا پڑیں گی۔" عمران نے منہ بناتے " ہوئے کہا اور عمران کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

کرنل فریدی نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑی ہوئی مادام کی نبض چیک کی اور پھر اسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔

میرے خیال میں اسے کنٹرول روم میں لے چلیں۔" کرنل فریدی نے مڑ کر عمران سے مخاطب ہو " کر کہا۔

جب آپ لے جانے پر تیار ہی ہو گئے ہیں تو پھر مجھ سے کیا پوچھنا البتہ کیپٹن حمید سے پوچھ لیں۔ " اسے آئندہ اسے بھابھی کہنا پڑے گا۔" عمران نے کہا

تم خاموش نہیں رہ سکتے۔ میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔ ہر وقت بکواس۔" کیپٹن حمید عمران پر الٹ " پڑا۔

اے مسٹر! اب کوئی لفظ باس کے خلاف تمہاری زبان سے نکلا تو بتیسی باہر آ پڑے گی۔" جوزف " نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

تم چپ ہی رہو جوزف! یہ میرے خالہ جاد کا دوست ہے۔" عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوزف کو روکتے ہوئے کہا۔

"حمید خاموش رہو۔" کرنل فریدی نے سخت لہجے میں کیپٹن حمید سے کہا اور حمید منہ بنا کر خاموش ہو رہا۔

اور پھر وہ سب راہداری سے گذرتے ہوئے کنٹرول روم میں آگئے کنٹرول روم کے آپریٹرز اسی طرح کرسیوں سے بندھے بیٹھے تھے اور نعمانی اور خاور ان کی نگرانی کے لیے وہاں موجود تھے۔

"اسے بھی کرسی پر بیٹھا دیجیے۔" عمران نے کرنل فریدی سے کہا اور کرنل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے کاندھے پر لدی ہوئی مادام کو ایک خالی کرسی پر بٹھا دیا۔

مادام پر ابھی تک بیہوشی طاری تھی۔اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور آنکھیں بند تھیں۔عمران نے ایک کونے میں موجود نائلون کی باریک ڈوری اٹھائی اور مادام کو کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"کیا یہاں مشینوں سے تمہیں باہر جانے کا راستہ نہیں

ملا؟" کرنل فریدی نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں! یہ صرف مخصوص حد تک ہی کام کرتی ہیں۔اب یہ مادام بتائے گی کہ راستہ کہاں ہے۔اور کیسے نمودار ہوتا ہے۔جولیا! یہ تمہاری جنس ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم ہی اپنے مخصوص کوڈ سے اس سے راستہ پوچھو۔" عمران نے مڑ کر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیا ضرورت ہے اس قدر تردد کرنے کی۔ اسلحہ خانے میں سے بم اٹھاؤ اور تباہی مچا دو۔ آخر یہ زمین دوز لیبارٹری ہے۔ کہیں نہ کہیں سے تو راستہ نکل آئے گا۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر اتنی آسانی سے لیبارٹری ٹوٹ سکتی مس جولیا فٹزواٹر! تو اب تک چیونٹیاں تو ضرور کوئی بل بنالیتیں۔یہ جدید لیبارٹری ہے۔کوئی عام زمین دوز غار نہیں۔" عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

" اس کے ساتھی باہر موجود ہیں۔ میرے خیال میں پہلے ان سب کا بندوبست کرلیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔" کرنل فریدی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" وہ اندر نہیں آسکتے۔اور اپنی مخصوص حد سے باہر نہیں جاسکتے۔اس لیے وہ کھڑے پہرہ دیتے رہیں گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے جولیا آگے بڑھی اور پھر اس نے پوری قوت سے مادام کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ کنٹرول روم کی فضا چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج

اٹھی۔اور دوسرے لمحے مادام کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

" مادام! اس کا نام مس جولیانا فٹزواٹر ہے۔اور یہ عورتیں تو ایک طرف مردوں سے بھی راز اگلوانے میں ماہر ہے۔اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس کے خاص زنانہ تشدد سے بچتے ہوئے یہ بتا دو کہ لیبارٹری

سے باہر نکلنے کا راستہ کون سا ہے اور اسے کیسے کنٹرول کیا جاتا ہے۔" عمران نے مادام کے ہوش میں آتے ہی آگے بڑھتے ہوئے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

تم مجھے قاتل کردو۔ لیکن زندگی بھر سر پٹخنے کے باوجود تم اس لیبارٹری سے باہر نہیں نکل سکو گے۔" مادام نے غراتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن دوسرے لمحے مادام بری طرح چیخ پڑی۔ کیونکہ پاس کھڑی ہوئی جولیا نے یکلخت اس کی گردن پر ہتھیلی کا زور دار وار کردیا تھا۔

اچھا بھئی تم دونوں جانو۔ ہم مردوں کا کیا کام۔" عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ جولیا آگے بڑھتی اچانک کمرے کے درمیان میں رکھی ہوئی مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو۔" عمران نے چیخ کر کہا اور کرنل فریدی کا ہاتھ بجلی کی تیزی سے گھوما اور مادام کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔

اب کپڑا کون ڈھونڈتا پھرے۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سرہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے مشین کی سائیڈ میں لگے ہوئے دو بٹن دبائے اور ہک سے لٹکا ہوا مائیک اتار لیا۔

ہیلو۔ ہیلو چیف باس کالنگ ڈارس ہیلو۔ اوور۔" بٹن دبتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔ "

مادام گلوریا اٹنڈنگ۔اوور۔" عمران کے حلق سے مادام کی آواز نکلی۔ "

مادام تم یہاں سپیشل لیبارٹری میں۔ڈارسن کہاں ہے۔اوور۔" دوسری طرف سے چیف باس نے " پوچھا۔اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

چیف باس! چیف ڈارسن کو میں نے ہلاک کردیا ہے۔اس نے آپ سے غداری کی تھی۔وہ عمران " اور اس کے ساتھیوں سے مل گیا تھا۔اس لیے میں نے اسے ہلاک کردیا ہے۔اوور۔" عمران نے مادام سے سنی ہوئی بات دوہرا دی۔

ہونہہ! اس کا مطلب ہے کہ کام لمبا ہو گیا ہے۔تم ایسا کرو کہ الیون نمبر بٹن دبا کر راستہ بناؤ۔میں " خود لیبارٹری میں آرہا ہوں۔اوور اینڈ آل۔" دوسری طرف سے چیف باس نے کہا اور عمران نے مائیک بند کر کے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کردیئے۔دوسرے لمحے مشین کے اندر موجود سکرین روشن ہو گئی۔

عمران مسلسل مختلف بٹن دباتا چلا گیا۔اور پھر ایک بٹن دبتے ہی سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور دوسرے لمحے اس پر بیرونی منظر ابھر آیا۔یہ جنگل کا منظر تھا جس کے درمیان ایک خوفناک دلدل نظر آرہی تھی اور اس دلدل کے عین درمیان میں اڑن طشتری ٹائپ کا ایک جہاز دلدل کی سطح پر ٹکا ہوا نظر آرہا تھا۔

اوہ! اس کا مطلب ہے کہ چیف باس لیبارٹری کے اندر آنا چاہتا ہے۔" کرنل فریدی نے مسکراتے " ہوئے کہا۔

ہاں! بٹن نمبر گیارہ کا سنتے ہی مجھے یہی خیال آیا تھا۔" عمران نے سرہلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی " اس نے مسکراتے ہوئے گیارہ نمبر کا بٹن کو پریس کردیا۔

دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور مشین کے درمیان سے دودھیا رنگ کے دھوئیں کا ایک بڑا سا بھپکا نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور کرنل فریدی یا باقی ساتھی کچھ سمجھتے۔ان کے دماغ یکلخت ماؤف ہوگئے۔اور عمران کے علاوہ باقی سب افراد فرش پر ڈھیر ہوگئے جب کہ عمران جو کہ کرسی پر بیٹھا تھا وہیں ڈھلک گیا۔

باس! اگر آپ لیبارٹری میں داخل ہونے سے قبل چیکنگ نہ کرتے تو کیا ہوتا۔" مادام نے سہمے " ہوئے لہجے میں کہا۔

میرا بھی وہی حشر ہوتا۔جو یہ لوگ تمہارا کرنا چاہتے تھے۔مجھے افسوس ہے مادام! تم نے اس معاملے " میں انتہائی غیر ذمہ داری اور لاپرواہی کا ثبوت دیا ہے اور پوری لیبارٹری کو داؤ پر لگا دیا۔تمہارا کیس اب مجھے ہیڈ کوارٹر کو ریفر کرنا ہوگا۔" سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے چیف باس نے سرد لہجے میں کہا۔

" بب۔۔۔باس! اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔میں نے آپ کو تمام حالات بتا دیئے ہیں۔سارا چکر ڈارسن نے چلایا تھا۔وہ مجھے اس طرح ختم کر کے لیبارٹری کا چیف بننا چاہتا تھا۔" مادام نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔اس کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

" لیکن ان لوگوں کا سپیشل لیبارٹری پر قابض ہو جانا۔تمہاری

غفلت اور لاپرواہی ہے۔پہلے تم نے ہی انہیں اندر کا راستہ دکھایا ورنہ یہ ساری عمر ٹکریں مارتے رہتے تو لیبارٹری کے وجود کا بھی انہیں علم نہ ہوتا۔بعد میں تم انہیں بروقت ہلاک نہ کر سکیں۔ بہرحال ہیڈ کوارٹر کی میٹنگ میں تمہاری سفارش میں اس حد تک کردوں گا کہ تمہیں نرم سزا دی جائے۔اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کرسکتا۔" چیف باس کا لہجہ بدستور سرد تھا۔پھر اس سے پہلے کہ مادام کچھ کہتی، چیف باس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔بٹن دبتے ہی دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

" یس باس۔" نوجوان نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جھکتے ہوئے پوچھا۔

" تابوت تیار ہوگئے ہیں۔" چیف باس نے پوچھا۔

" یس باس! سب تابوت تیار ہیں۔" نوجوان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" اوکے! آؤ مادام!" چیف باس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور مادام سہمے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کا چہرہ دہشت زدہ تھا جیسے وہ اپنی موت کو سامنے دیکھ رہی ہو۔

مسلح نوجوان چیف باس کو اٹھتے دیکھ کر تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور چیف باس اور مادام کمرے کے دروازے سے باہر نکل گئے۔اور ایک راہداری سے گذر کر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ہال نما کمرے کے فرش پر ایک قطار کی صورت میں عمران، کرنل فریدی اور ان کے تمام ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان کے پیچھے سیاہ رنگ کی لکڑی کے بڑے بڑے تابوت رکھے ہوئے تھے۔ہال کمرے میں بیس

کے قریب مسلح افراد دیواروں سے لگے کھڑے ہوئے تھے۔

"بب۔۔۔باس! اگر ان سب کو یہیں گولی مار دی جائے تو باس میں ساری عمر آپ کی غلامی کروں گی۔" مادام نے اچانک جھک کر چیف باس کے پیر پکڑ لیے۔

"سیدھی کھڑی ہوجاؤ مادام! ماتحتوں کے سامنے تمہیں ایسی حرکت نہیں کرنا چاہیے۔" چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔اس کی آنکھیں شعلے برسانے لگی تھیں۔اور مادام نے بجائے اٹھنے کے لہرا کر فرش پر ڈھیر ہوگئی۔چیف باس کے انکار نے اسے شدید صدمہ پہنچایا تھا۔

"مادام کو اٹھا کر میرے دفتر میں لے چلو۔" چیف باس نے مادام کے بیہوش ہوتے ہی ایک مسلح نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

یس باس!" اس نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑی مادام " کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

انہیں تابوتوں میں منتقل کرکے تابوت کو لاک کردو اور ان تابوتوں کو بڑے جہاز میں منتقل " کرکے مجھے دفتر میں اطلاع کرو۔" چیف باس نے باقی مسلح نوجوانوں سے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات تھے جیسے کیسی حتمی فیصلے پر نہ پہنچ سکا ہو۔

راہداری سے گذر کر وہ جب دوبارہ پہلے والے کمرے میں داخل ہوا تو مادام کو لے جانے والا نوجوان دروازے کے باہر کھڑا تھا۔

تم جاؤ۔" چیف باس نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سر جھکا کر واپس "

چل دیا۔

چیف باس کمرے میں داخل ہوا اور اس نے دروازہ اندر سے بند کردیا بیہوش مادام ایک صوفے پر پڑی ہوئی تھی۔چیف باس اسے دیکھتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔وہ چند لمحے غور سے مادام کو دیکھتا رہا۔پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے کاغذ نکال کر اس پر کچھ لکھنا شروع کردیا۔

وہ کافی دیر تک لکھتا رہا اور پھر اس نے قلم بند کیا اور اپنے لکھے ہوئے کو دوبارہ پڑھتا رہا۔چند الفاظ کی ترمیم کرنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور قلم بند کرکے ایک بار پھر مادام کو دیکھنے لگا۔جس کے انتہائی چست لباس کی وجہ سے اس کا جسم تقریباً عریاں دکھائی دے رہا تھا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف باس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

یس چیف باس۔" چیف باس کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔ "

نمبر سکس بول رہا ہوں جناب! حکم کی تعمیل ہوچکی ہے۔تابوت بڑے طیارے میں منتقل کردیئے " گئے ہیں۔حکم کے مطابق طیارے کی مشینری بھی چیک کرلی گئی ہے۔سب اوکے ہے باس۔" نمبر سکس نے کہا۔

ٹھیک ہے۔میرے آئندہ حکم کا انتظار کرو۔" چیف باس نے کہا اور انٹر کام کا رسیور رکھ دیا۔اور " ایک بار پھر مادام کو دیکھنے لگا۔اب مادام کے جسم میں ہلکی سی تھرتھراہٹ نظر آرہی تھی۔چیف باس خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔اور چند لمحوں بعد مادام کی آنکھیں کھل گئیں۔

مادام گلوریا۔" چیف باس نے قدرے نرم لہجے میں کہا اور مادام گلوریا "

ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔اس کا چہرہ اب بالکل سفید پڑچکا تھا اور آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔

حوصلہ رکھو مادام گلوریا! میں تمہاری بھرپور سفارش کرونگا۔" چیف باس نے کہا۔ "

مم۔۔۔مم۔۔۔مجھے معلوم ہے۔وہ مجھے مار ڈالیں گے۔وہ مجھے ھلاک کردیں گے۔" مادام نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں! ہوگا تو ایسا ہی۔ تمہیں بہرحال تنظیم کے اصولوں کا تو علم ہے۔لیکن اگر میں یہ سب کچھ چھوڑ دوں گا تو کل اگر ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل گئی تو میرا انجام تم سے بھی زیادہ عبرت ناک ہوگا۔" چیف باس نے سرد لہجے میں کہا۔

" کک۔۔۔کون اطلاع دے گا۔ہیڈ کوارٹر سے تعلق صرف آپ کا اور میرا ہے اور بس۔آپ نے ہمیشہ مجھ پر مہربانیاں کی ہیں۔آخری بار بھی مجھے میری زندگی کی بھیک دے دیں۔میں تاعمر آپ کی کنیز بن کر رہوں گی۔" مادام نے ایک بار پھر امید بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری جوانی پر مجھے رحم آتا ہے۔لیکن ایسا بھی تو ہوسکتا ہے کہ کل تم خود ہی اطلاع دے دو اور پھر میں کہیں کا نہیں رہوں گا۔" چیف باس نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" بب۔۔۔باس! آپ جس طرح چاہیں یقین کرلیں۔میں تاعمر آپ کی خدمت کروں گی۔" مادام نے تیزی سے اٹھ کر ایک بار پھر چیف باس کے پیر پکڑ لیے۔اس کی آنکھوں میں امید کے چراغ جل اٹھے تھے۔

" سوچ لو۔" چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بب۔۔۔باس! ایک بار مجھے زندگی دے دیجیئے، پھر دیکھیئے میں آپ کی کیسے خدمت کرتی ہوں۔"
مادام نے بری طرح پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اس کا کوئی ثبوت دے سکتی ہو۔" چیف باس نے کہا۔

"جیسا ثبوت آپ چاہیں لے سکتے ہیں۔" مادام گلوریا نے تیزی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔" چیف باس نے کہا اور مادام تیزی سے اٹھ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔اس کے چہرے کا رنگ تیزی سے بحال ہونے لگ گیا اور آنکھوں میں زندگی کی چمک لہرانے لگی۔

چیف باس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے کاغذ نکال کر مادام کے سامنے رکھ دیا۔

"لو اسے پڑھ لو۔اور پھر اپنے ہاتھ سے لکھ کر اس پر اپنے دستخط کردو۔" چیف باس نے کہا۔

"میں دستخط کردیتی ہوں باس! پڑھنے کی ضرورت نہیں۔" مادام نے کہا۔

"نہیں! پہلے اسے پڑھو۔اور پھر دوسرے کاغذ پر اسے اپنے ہاتھ سے لکھو۔اس پر اپنے دستخط کرو۔ کوڈ نمبر لکھو۔یہ تمہاری طرف سے ایک ثبوت ہوگا۔" چیف باس نے کہا اور مادام نے جلدی سے کاغذ پڑھنا شروع کردیا۔

"ٹھیک ہے باس! گو یہ کاغذ بھی میرے لیے موت کا پروانہ ہے"

آپ جس لمحے چاہیں اس کاغذ کو استعمال کر کے مجھے موت کی وادی میں دھکیل سکتے ہیں۔لیکن میری نیت درست ہے اس لیے میں اس پر ضرور دستخط کروں گی۔" مادام نے کہا اور چیف باس دھیرے سے مسکرا دیا۔اس نے دراز کھول کر ایک اور سفید کاغذ نکالا اور مادام کے سامنے رکھ دیا۔

مادام نے میز پر رکھے ہوئے قلمدان سے قلم نکالا اور تیزی سے کاغذ پر لکھنا شروع کردیا۔چیف باس کا لکھا ہوا کاغذ اس نے سامنے رکھ لیا تھا۔اور وہ حرف بحرف اس کی نقل کررہی تھی۔چیف باس خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔

مادام نے تمام تحریر لکھنے کے بعد اس کے نیچے اپنے دستخط کرکے اپنا کوڈ ڈال دیا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے دونوں کاغذ چیف باس کی طرف بڑھا دیئے۔

چیف باس نے مادام کا لکھا ہوا کاغذ اٹھایا اور اسے پڑھنے لگا۔وہ بڑے غور سے مادام کی لکھی ہوئی تحریر کا ایک ایک حرف پڑھ رہا تھا۔پورا کاغذ پڑھنا کے بعد چیف باس نے مسکراتے ہوئے اس کاغذ کو تہہ کیا اور پھر اُسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔پھر اس نے اپنا لکھا ہوا کاغذ اٹھایا اور اپنی جیب سے لائٹر نکال کر اس نے اپنے لکھے ہوئے کاغذ کو آگ دکھا دی۔اور پھر جب کاغذ پوری طرح جل کر راکھ ہوگیا تو چیف باس نے راکھ کو اپنے بوٹ سے مسل دیا۔مادام کرسی پر خاموش بیٹھی یہ سب کاروائی دیکھ رہی تھی۔

اوکے مادام! تمہیں نئی زندگی مبارک ہو۔جب تک تم میرا "

ہر حکم مانتی رہوگی۔یہ کاغذ استعمال نہیں ہوگا۔" چیف باس نے پہلی بار کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

میں تمام عمر آپ کی احسان مند رہوں گی باس۔" مادام نے کہا۔ "

اوکے! آؤ اب چل کر ان سب کو گولی ماردیں تاکہ تمہارے خلاف ہر قسم کا ثبوت ختم ہوجائے۔ " اس کے بعد جشن منائیں گے۔" چیف باس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

یس باس! ایسا جشن کہ آپ کی ساری حسرتیں دور ہوجائیں گی۔" مادام نے پہلی بار مسکراتے ہوئے " کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔لیکن اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ابھی تک بے ہوش ہو۔آنکھیں کھلنے کے باوجود اسے کچھ نظر نہ آرہا تھا۔وہ چند لمحے خاموش پڑا رہا۔پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن جاگ گیا۔اور اسے پچھلے واقعات یاد آگئے کہ گیارہ نمبر بٹن دبتے ہی مشین میں دھماکہ ہوا اور گیس کا بھپکا نکل کر اس کے چہرے سے ٹکرایا تھا۔

لیکن یہ اتنا اندھیرا کیوں ہے۔" عمران نے سوچا اور پھر اس نے اپنے جسم کو حرکت دی۔ "

حرکت تو موجود ہے۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اب اس کی آنکھیں اندھیرے کی عادی " ہوچکی تھیں اس لیے اُسے اپنے گرد ایک خاکہ دکھائی دیا۔اُسے سانس لینے میں بھی تکلیف ہو رہی

تھی۔اسی لمحے اس کے کانوں میں ٹھک ٹھک کی مدھم آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک پڑا۔پھر اس نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو اس کے ذہن پر انکشاف ہوا کہ وہ ایک

بند تابوت نما باکس میں موجود ہے۔باکس لکڑی کا تھا اور ہر طرف سے مکمل طور پر بند تھا۔کہیں سے معمولی سی درز بھی نہ تھی اور شاید اسی وجہ سے اسے ہوش بھی آگیا تھا۔کیونکہ باکس مکمل طور پر بند ہونے کی وجہ سے بیرونی ہوا اندر نہ آئی اور اندرونی طور پر آکسیجن کم ہو گئی تھی۔چنانچہ سانس لینے میں تنگی ہوئی اور جسم اور اعصاب پر زبردست دباؤ پڑنے کی وجہ سے بیہوش کردینے والی گیس کے اثرات ختم ہوگئے اور وہ ہوش میں آگیا۔ٹھک ٹھک کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں اور عمران چند لمحے خاموش پڑا ان آوازوں کی طرف غور کرتا رہا اور پھر ایک بار پھر چونک پڑا۔کیونکہ آوازیں بتا رہی تھیں کہ تابوت نما صندوق کو کھولا یا توڑا جا رہا ہے اور اسی لمحے اس کے تابوت کے اوپر بھی ایسی ہی آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔واقعی تابوت کا ڈھکن کھولا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد چرر کی تیز آواز سے ڈھکن واقعی کھل گیا اور تازہ ہوا اندر داخل ہوئی۔عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔
ان کو باہر نکالو۔" اسی لمحے ایک کرخت اور بھاری آواز سنائی دی اور عمران آواز کو سنتے ہی پہچان " گیا کہ یہ چیف باس کی آواز ہے اور دوسرے لمحے چند ہاتھوں نے عمران کو تھاما اور اسے اٹھا کر باہر نکالا اور فرش پر لٹادیا۔عمران نے جان بوجھ کر اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا تھا تاکہ اٹھانے والوں کو

یہی اندازہ ہو کہ وہ ابھی تک بیہوش ہے وہ صورتحال کا پوری جائزہ لینے کے بعد ہی ہوش میں آنا چاہتا تھا۔اسے نیچے لٹا کر جب وہ لوگ پیچھے ہٹے تو عمران نے آنکھوں کو ذرا سا کھولا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں موجود تھا ایک

سائیڈ پر ایک اڑن طشتری نما بڑا سا جہاز کھڑا تھا اور اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

" یہ بڑے شاطر لوگ ہیں باس! انہیں بیہوشی کے عالم میں ہی مار دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔" مادام گلوریا کی آواز سنائی دی اور عمران نے ذرا سا نظروں کو گھمایا تو اسے ایک سائیڈ پر ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی کھڑا نظر آیا اس کے ساتھ ہی مادام گلوریا کھڑی تھی اور کمرے میں دس مسلح افراد بھی موجود تھے۔

" میرے سامنے ان کی عیاری نہیں چل سکتی مادام! تم دیکھنا میں ان کا کیسا عبرتناک حشر کرتا ہوں۔" چیف باس کی آواز سنائی دی۔

" اب یہ تابوت بن ہی گئے ہیں تو ٹھیک ہے۔ان میں ان لوگوں کی لاشوں کے ٹکرے ڈال دیئے جائیں گے۔" مادام نے کہا۔

" نہیں! میں انہیں برقی بھٹی میں جلاؤں گا۔تاکہ ان کی لاشیں بھی کبھی برآمد نہ ہوسکیں۔اسی طرح ہی سب ثبوت ختم ہوسکتے ہیں۔" چیف باس کی آواز سنائی دی۔

اوہ یس باس! واقعی آپ بے حد دور اندیش ہیں۔" مادام کی تحسین بھری آواز سنائی دی۔ "

ایسے کھیل میں دور اندیشی کرنا ہی پڑتی ہے۔" چیف باس کی آواز سنائی دی۔ "

اس دوران عمران پورے کمرے کا پوری جائزہ لے چکا تھا۔اس کے سر کی پچھلی طرف تابوت پڑے ہوئے تھے اور ادھر اب کسی

آدمی کی موجودگی کا احساس نہ ہورہا تھا۔

ان کے ہاتھ رسیوں سے باندھ دو۔اور پھر نمبر سکس کو بلاؤ تاکہ وہ انہیں ہوش میں لے آئے۔ "

بیہوشی کے عالم میں تو ان کو آسان موت آئے گی۔" چیف باس کی آواز سنائی دی۔

یہیں پڑے پڑے باندھ دیں باس۔" ایک اور آواز سنائی دی۔ "

ہاں! انہیں باندھ کر پچھلی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بٹھا دو تابوت سامنے سے ہٹا کر ایک طرف " کردو۔" چیف باس نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد عمران کو ایک جھٹکے سے پشت کے بل کرکے اس کے ہاتھ پشت پر کرکے باندھ دیئے گئے اور اسے ایک بار پھر سے سیدھا کردیا گیا۔

عمران نے حس و حرکت پڑا رہا۔کیونکہ وہ اس پچوئشن میں نہ تھا کہ اچانک کسی پر ٹوٹ پڑتا۔کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ہال میں تقریباً دس مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔اور اگر وہ ذرا بھی حرکت کرتا تو دسوں مشین گنیں اسے بھون ڈالتیں۔چیف باس بھی اس سے کافی فاصلے پر تھا۔وہ

یہاں سے اچھل کر بھی اس پر براہ راست حملہ نہ کر سکتا تھا۔اس لیے وہ مناسب اور کسی اچھے موقع کی انتظار میں رہا۔

تھوڑی دیر بعد اسے گھسیٹ کر پیچھے لے جایا گیا اور دیوار کے ساتھ اس کی پشت لگا کر اسے بٹھا دیا گیا۔عمران نے نیم وا آنکھوں سے دیکھا تو باقی ساتھیوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جارہا تھا۔اور چند لمحوں بعد ان سب کو ایک قطار میں دیوار کے ساتھ بٹھا دیا گیا۔تابوت درمیان

سے ہٹا کر ایک طرف دیوار کے ساتھ لگا دیئے گئے اور پھر انہیں یہاں تک پہنچانے والے افراد سامنے والی دیوار کے ساتھ جا کھڑے ہوئے۔

انہیں ہوش میں لے آؤ نمبر سکس۔" چیف باس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان سے " مخاطب ہو کر کہا جس نے ہاتھ میں ایک باکس پکڑا ہوا تھا اور خود وہ مادام سمیت آگے بڑھ کر ان کے قریب آگیا۔باقی مسلح افراد ویسے ہی دیواروں کے ساتھ کھڑے تھے۔

یس باس۔" نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔تو عمران نے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈ تیزی " سے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسیوں پر آزمانا شروع کر دیئے۔

پہلے اس عمران ہوش میں لے آؤ۔ یہ ان کا رنگ لیڈر ہے اور میں اپنے ہاتھوں سے اس کے جسم " کو گولیوں سے چھلنی کرنا چاہتی ہوں۔" مادام نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور نمبر سکس مڑ کر عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

جب تک نمبر سکس عمران تک پہنچتا، عمران اپنے ہاتھ آزاد کرا چکا تھا۔ نمبر سکس نے عمران کے قریب آکر باکس نیچے رکھا اور اسے کھولنے لگا۔

گولیوں سے چھلنی کرنے کی بجائے اگر تم دانتوں سے میرے جسم کو نوچو۔ تو یہ میری خوش قسمتی " ہوگی۔" اچانک عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ اور باکس کھول کر اس میں سے سرنج نکالتا ہوا نمبر سکس ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس سے پہلے کہ عمران کے اچانک بول پڑنے پر چیف باس اور مادام کا رد عمل سامنے آتا، عمران یکلخت اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہوا اور پلک جھپکنے میں وہ جیسے اڑتا ہوا

سامنے کھڑے ہوئے چیف باس سے ٹکرایا اور بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اس نے یکلخت چیف باس کو اٹھا کر ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے مسلح افراد پر پھینکا اور خود دوسری سائیڈ پر موجود مسلح افراد سے جاٹکرایا۔ کمرے میں حیرت بھری چیخوں کے ساتھ ہی چیف باس کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

عمران دوسری طرف کھڑے ہوئے افراد سے اس طرح ٹکرایا کہ وہ سب اس طرح ایک دوسرے کے اوپر گرے جیسے قطار میں کھڑی ہوئی اینٹیں گرتی ہیں اور دوسرے لمحے عمران قلابازی کھا کر

سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔اور پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونج اٹھیں اور فرش سے اٹھتے ہوئے پانچ مسلح افراد گولیوں کا شکار ہوگئے۔عمران تیزی سے گھوما۔لیکن اسی لمحے دوسری طرف سے تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں اور گھومتے ہوئے عمران کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر دروازے کے پاس دیوار کے قریب جا گرا۔اور گولیوں کی بارش اس کے اوپر سے گذر گئی۔

نیچے گرتے ہی عمران یکلخت تڑپا اور دوسرے لمحے اس کی مشین گن نے گولیوں کی بوچھاڑ اگل دی۔ اور چار مسلح محافظ لٹو کی طرح گھومتے ہوئے نیچے گرے۔عین اسی لمحے عمران کو احساس ہوا کہ مادام کے ہاتھ میں بھی مشین گن ہے اور وہ اس کا نشانہ انتہائی قریب سے لے چکی ہے۔صرف پلک جھپکنے کی مہلت باقی رہ گئی تھی۔اور اس مہلت میں ظاہر ہے عمران کا لمبا چوڑا جسم مشین گن کے دائرے سے نہ بچ سکتا تھا یہ عمران کے لیے حقیقی موت کا لمحہ تھا۔مادام عزرائیل کی طرح اس کے سر پر

کھڑی تھی۔عمران نے آخری لمحے میں یکلخت اچھل کر نچلا دھڑ پوری قوت سے مادام کو مارنا چاہا۔ لیکن مادام بجلی کی سی تیزی سے ایک قدم پیچھے ہٹی اور اس طرح وہ عمران کے حملے سے بچ گئی۔اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔لیکن عین اسی لمحے جب مادام نے پیچھے ہٹ کر ٹریگر دبایا

تو وہ بری طرح چیختی ہوئی سائیڈ کے بل جا گری اور مشین گن کا رخ قدرتی طور پر اونچا ہو گیا ورنہ اس بار عمران کی موت میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہ گیا تھا۔

مادام کے ایک طرف گرنے کی وجہ کا انکشاف بھی اسی لمحے ہو گیا۔ کیونکہ اس نے چیف باس کے جسم کو فضا میں اڑتے ہوئے مادام سے ٹکراتے ہوئے دیکھا تھا اور چیف باس کے جسم کو اچھالنے والا کرنل فریدی تھا۔ اور اگر فریدی یہ حرکت نہ کرتا تو عمران کی موت یقینی ہو گئی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی عمران کو یہ احساس بھی ہو گیا کہ کرنل فریدی نے ایسا کرکے اپنے آپ کو موت کے منہ میں دے دیا تھا۔ کیونکہ ایک مشین بردار بالکل اسی طرح مشین گن کا رخ کرنل فریدی کی طرف کرچکا تھا اور پھر عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ گولیوں کی بوچھاڑ مشین گن برادر کی مشین گن پر پڑی اور وہ اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔ اسی طرح کرنل فریدی بھی عین آخری لمحے موت کے حقیقی خطرے سے بچ نکلا۔ اگر عمران مشین گن پر فائر کرنے کی بجائے اس آدمی پر گولی چلاتا تو اس دوران وہ ٹریگر دبا چکا ہوتا اور اس طرح کرنل فریدی کی موت یقینی ہوجاتی۔ لیکن عمران نے بے پناہ ذہانت سے کام لیتے ہوئے براہ راست مشین گن پر فائر کیا۔ اور نتیجے میں کرنل فریدی گولیوں کی بوچھاڑ سے بچ نکلا۔ مشین گن ہاتھ سے

نکلتے ہی عمران کی مشین گن سے نکلنے والے راؤنڈ نے اس آدمی فرش کی خاک چٹا دی۔اور اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوما، وہ یہ سارا کام زمین پر پڑے پڑے ہی سرانجام دے رہا تھا۔کیونکہ اسے اٹھنے کی مہلت ہی نہ ملی تھی۔اس کے گھومتے ہی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔سامنے کھڑے چیف باس کے ہاتھ میں موجود ریوالور سے دھواں نکل رہا تھا۔

اسی لمحے ایک مشین گن اڑتی ہوئی چیف باس سے ٹکرائی اور چیف باس چیختا ہوا نیچے جا گرا۔وہ دوسرا فائر نہ کرسکا۔اور عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔یہ مشین گن کرنل فریدی نے پھینکی تھی اس نے عمران کی جان خطرے میں دیکھ کر لیٹے ہی لیٹے قریب پڑی مشین گن چیف باس پر اچھال دی تھی۔کیونکہ اتنا موقع نہ تھا کہ وہ مشین گن پکڑ کر اسے سیدھا کرتا اور پھر فائر کرتا۔ورنہ دوسرا فائر یقیناً عمران کو چاٹ جاتا۔

عمران نے کھڑے ہوتے ہی ساتھ پڑی ہوئی مشین گن جھپٹی اور پھر اسے چیف باس اور مادام کی طرف سیدھا کردیا، جو اب اٹھ کر کھڑے ہورہے تھے۔کرنل فریدی بھی اس دوران نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا تھا بلکہ اس نے بھی ایک مشین گن جھپٹ لی تھی۔

کمال ہے! اس بار تو موت بالکل قریب سے ہی گذر گئی ہے۔اگر آپ چیف باس کو مادام پر عین آخری لمحے نہ پھینکتے تو اس حسینہ عالم نے مجھے شکار کرلیا تھا۔" عمران نے مسکرا کر کہا۔

تم نے جیسے ہی چھلانگ لگائی تھی اور چیف باس کو اٹھا کر اس طرف کے "

مسلح افراد پر پھینکا اور خود دوسری سائیڈ سے جا ٹکرائے۔میں نے چھلانگ لگائی اور چیف باس کو جھپٹ کر اپنے اوپر کر لیا تھا اس لیے مسلح افراد مجھ پر حملہ نہ کرسکے۔اور دوسرے لمحے تم نے ان چاروں افراد کو گولی مار دی۔کیونکہ پانچویں کی گردن میں نے اپنے پیروں میں جکڑی ہوئی تھی اور اپنے اوپر چیف باس کو لادا ہوا تھا۔اس طرح میں نے ان سب کی توجہ اپنی طرف کرلی تھی۔لیکن مادام نے کمال پھرتی دکھائی اور اس نے مشین گن جھپٹ کر تمہارا نشانہ لے لیا۔چنانچہ میں نے تمہاری جان بچانے کے لیے چیف باس کو اس پر اچھال دیا۔لیکن اس طرح وہ پانچواں مشین گن بردار میری ٹانگوں سے نکل جانے میں کامیاب ہوگیا۔اور وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر سیدھا ہوا اور مشین گن مجھ پر تان لی۔اگر تم انتہائی ذہانت سے کام لیتے ہوئے اس کی مشین گن پر فائر نہ کرتے تو پھر میرا خاتمہ یقینی تھا۔" کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مطلب یہ کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو بچانے اور موت کے منہ سے نکالنے میں مصروف رہے۔ بہرحال مسئلہ حل ہوگیا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور چیف باس اور مادام کی طرف بڑھ گیا جو اب دیوار کے ساتھ خاموش کھڑے تھے۔

" اگر تم نے مجھے گولی ماری تو تم کبھی بھی لیبارٹری سے نہ نکل سکو گے۔" چیف باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" مجھے کیا ضرورت ہے گولی مارنے کی۔میں تو تمہارا اچار ڈالوں گا۔سنا ہے چیف باس کا اچار بہت کھٹا بنتا ہے۔" عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور مشین گن کا بٹ پوری قوت سے چیف باس کی کھوپڑی پر پڑا اور وہ چیختا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

مم۔۔۔مم۔۔۔مجھے مت مارو۔" مادام نے بری طرح چیخ کر کہا۔ "

حالانکہ تم نے مجھے مارنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ "

مم۔۔۔مم۔۔۔مجبور تھی۔ورنہ چیف باس مجھے مار ڈالتا۔اس کی جیب میں میری موت موجود ہے۔ "

سنو! میں تم سے سودا کرنے کو تیار ہوں۔" مادام نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

سودا! کیسا سودا؟" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ "

اگر تم چیف باس کی جیب میں موجود ایک خط نکال کر مجھے دے دو اور چیف باس کو ہلاک کر دو۔ " تو میں تمہیں اس لیبارٹری سے باہر نکال دونگی۔تم اپنے ساتھ جو افراد چاہو باہر نکال لے جانا۔ورنہ تم زندگی بھر اس لیبارٹری سے باہر نہ نکل سکو گے۔اس کے تمام راستے صرف مخصوص کوڈ اور مخصوص انسانی لہروں سے ہی چلتے ہیں ورنہ انہیں اور تم کسی طور پر بھی اندر سے راستہ نہیں کھول سکتے۔اور لیبارٹری کی چھت بھی ایسے میٹریل کی بنائی گئی ہے کہ تم ایٹم بم بھی مارو۔تب بھی اس میں ہلکی سی خراش تک نہ آئے گی۔" مادام کا لہجہ پراعتماد ہو چکا تھا۔

تم شاید مجھے واقعی احمق سمجھنے لگی ہو مادام گلوریا! حالانکہ تم جانتی "

کہ میں تمہیں ساتھ لے کر لیبارٹری سے باہر نکل کر ڈیسی قبیلے تک گیا تھا۔اور پھر اسی راستے سے اپنے ساتھیوں سمیت واپس اندر آیا تھا۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

ہاں! وہ راستہ ایسا ہی تھا۔لیکن اب تمہاری اطلاع کے لیے عرض کردوں کہ چیف باس نے آتے " ہی سب سے پہلے اس راستے کو بھی آوٹ کنٹرول کمپیوٹر سے منسلک کردیا ہے۔اس لیے اب وہ راستہ بھی اندر سے نہیں کھولا جاسکتا۔تم بے شک جا کر کوشش کرلو۔" مادام نے طنزیہ انداز میں کہا۔

اس دوران کرنل فریدی باقی ساتھیوں کو نہ صرف ہوش میں لے آیا بلکہ انہیں رسیوں کی بندش سے بھی آزاد کردیا اور وہ سب عمران کے ساتھ آکر اکٹھے کھڑے ہوگئے تھے۔

صفدر! چیف باس کی جیب میں کوئی خط ہے۔وہ نکال کر مجھے دو۔" عمران نے صفدر سے کہا اور " صفدر نے آگے بڑھکر فرش پر بیہوش پڑے ہوئے چیف باس کی تلاشی لینی شروع کردی اور چند لمحوں بعد اس نے وہ کاغذ برآمد کرلیا۔

کاغذ ہاتھ میں پکڑے جیسے ہی صفدر سیدھا ہوا، مادام نے اچانک جھپٹا مارا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ یا عمران اسے روکتے وہ بجلی کی سی تیزی سے کاغذ مروڑ کر منہ میں ڈال چکی تھی۔

عمران نے تیزی سے جھپٹ کر اس کا گلا پکڑا اور اسے دبا کر اس کا منہ کھولنا چاہا۔لیکن مادام یکلخت اس بری طرح تڑپی جیسے اس کو ہزاروں وولٹیج کا شاک لگ گیا ہو اور عمران جیسے آدمی کی گرفت سے

نگل کر فرش پر جا گری اور جب تک اسے دوبارہ قابو کیا جاتا وہ کاغذ کو نگل لینے میں کامیاب ہو چکی تھی۔اس کی آنکھوں سے گردن کے دباؤ اور جبری طور پر کاغذ نگلنے کی وجہ سے پانی بہہ رہا تھا۔لیکن اس کے چہرے اور ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

میں نے اپنی موت کو نگل لیا ہے۔" مادام نے کہا۔ "

لیکن میرے ٹریگر دباتے ہی تمہاری زندگی بھی نگلی جائے گی۔ کیوں؟" عمران نے کہا۔ "

اوہ! وہ موت آسان ہوگی۔ لیکن جو موت میں نے نگلی ہے وہ انتہائی خوفناک تھی۔" مادام نے بڑے " مطمئن لہجے میں کہا۔

آخر اس کاغذ پر کیا تھا؟" کرنل فریدی نے کہا۔ "

اس میں میرا اعتراف جرم تھا کہ میں نے تم لوگوں کے ساتھ مل کر ہیڈ کوارٹر سے غداری کی اور " تمہیں لیبارٹری میں داخل کیا۔چیف باس نے مجھے بلیک میل کرنے کے لیے یہ کاغذ لکھوایا تھا۔اور سنو! میری وجہ سے تم اب تک زندہ ہو۔ورنہ تم نجانے اب سے کتنا پہلے دردناک موت کا شکار ہو چکے ہوتے۔" مادام نے سرہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ازخود شروع سے آخر کاغذ پر لکھوانے تک سارا حال عمران اور فریدی کو تفصیل سے بتا دیا۔وہ شاید اس طرح ان دونوں کی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتی تھی۔

تمہارا خیال غلط ہے۔ تمہارا چیف باس ہمیں زندہ ہیڈ کوارٹر نہ لے جانا چاہتا تھا۔اگر اس کا ایسا خیال " ہوتا تو وہ ہمیں اس طرح ہوا بند تابوتوں میں منتقل نہ کرتا۔ظاہر ہے یہاں سے تمہارے ہیڈ کوارٹر

جانے سے پہلے ہی ہم ہوا میں آکسیجن کے خاتمہ کی وجہ سے ختم ہوچکے ہوتے اور لاشوں نے تو تمہارے خلاف کوئی گواہی نہ دینی تھی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام کی آنکھیں پھیلنے لگیں۔

" اوہ! اس پہلو پر تو میں نے سوچا ہی نہ تھا۔اور! اس کا مطلب ہے کہ چیف باس شروع سے ہی بلیک میل کرنا چاہتا تھا۔اور اس کافذ کے لیے یہ سارا ڈرامہ رچایا۔" مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" ویسے سچ پوچھو تو اس ڈرامے نے ہماری زندگیاں بچا دیں۔اگر وہ ہوا بند تابوتوں میں ہمیں بند نہ کرتا تو پھر میرا اور کرنل فریدی کا اپنے آپ ہوش میں آنا ناممکن ہوجاتا۔" عمران نے کہا۔

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔اگر تم اس وجہ سے ہوش میں آئے تو پھر ہم ہوش میں کیوں نہیں آگئے۔" کیپٹن حمید نے منہ بنا کر کہا۔

" عمران درست کہہ رہا ہے کیپٹن حمید! ہم دونوں کے ہوش میں کی وجہ ہوا بند تابوت ہی بنے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ اسپارکن مشقیں تھیں۔میں نے طویل عرصہ اسپارکن مشقیں کی ہیں۔اور مجھے معلوم ہے کہ عمران بھی ان مشقوں کا ماسٹر رہ چکا ہے۔یہ انتہائی تکلیف دہ مشقیں ہیں۔لیکن اس سے جسم میں ایک مدافعاتی قوت پیدا ہوجاتی ہے۔اگر تم مجھے بلندی سے دھکیل دو تو میں اتنی آسانی سے نہیں مروں گا۔جتنی آسانی سے ایک عام آدمی مرجائے گا۔" کرنل فریدی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

بس جب کبھی کوئی موقع ملتا ہے آپ کی کوئی نہ کوئی مشق نکال لیتے ہیں۔" کیپٹن حمید نے برا سا " منہ بناتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی اور عمران کے ساتھی ہنس پڑے۔

مجھے مدت گذر گئی ہے مشق کرتے کرتے۔ لیکن اس کا موقع ہی نہیں ملتا۔" اچانک عمران نے " منہ بناتے ہوئے کہا۔

کونسی مشق۔" کرنل فریدی نے چونک کر اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ "

شادی کی مشق۔" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور کمرہ زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ "

میں تمہارے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہوں۔" اچانک مادام نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا اور اس " کا فقرہ سنتے ہی قہقہوں کو یکلخت بریک سی لگ گئی۔

کمال ہے۔ابھی تو تم بیوہ ہی نہیں ہوئیں۔اور ابھی سے شادی کی آفر دینی شروع کردی ہے۔" " عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا کا تنا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔

تم چیف باس کی بات کر رہے ہو۔ تم اسے گولی ماردو۔ورنہ یہ ہوش میں آتے ہی تم سب کے لیے " انتہائی خطرناک ثابت ہوگا۔" مادام نے کہا۔

کرنل صاحب! آپ چیف باس کو اٹھا کر طیارے میں ڈالیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کا تجدید نکاح " لیبارٹری سے باہر ہی ہونا چاہیے۔" عمران نے مڑ کر کرنل فریدی سے کہا۔

لیکن وہ سائنسدان۔" کرنل فریدی نے کہا۔ "

اوہ ہاں! انہیں بھی تو لے جانا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ ان دونوں کو سنبھالیں۔ آپ جیسے عورت بیزار " کے ہاتھوں مادام بالکل صحیح سالم رہے گی۔ میں باقی انتظامات کرلوں۔ میرے ساتھی بھی میرے ساتھ جائیں گے۔" عمران نے کہا۔

لیکن تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔" کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ "

میں اس لیبارٹری کی چھت میں اتنا بڑا سوراخ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سب مع سائنسدانوں اور " مزدوروں کے اطمینان سے چلتے ہوئے لیبارٹری سے باہر نکل جائیں۔" عمران نے کہا۔

ایسا ناممکن ہے عمران! تم زندگی بھر سر پٹخنے کے باوجود اس لیبارٹری سے باہر نہ جاسکو گے۔ اس " لیے بہتر یہی ہے کہ میری بات مان لو اور چیف باس کو قتل کر کے۔۔۔" مادام نے کہا۔

تم سے شادی کرلوں۔ کیوں! یہی کہنا چاہتی ہو تم۔" عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔ "

ہاں بالکل! پہلے تو میں نے یہ شرط نہیں لگائی تھی۔ لیکن اب یہ لازمی شرط ہے کیونکہ تمہاری کشش " کی وجہ سے ہی یہ سارا معاملہ شروع ہوا تھا اور اب میں اس کا یہی انجام چاہتی ہوں۔" مادام کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا۔

یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ تمہیں قتل کر کے میں چیف باس کی شادی تم سے بھی زیادہ حسین لڑکی سے " کرادوں۔" عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم چیف باس کو نہیں جانتے۔یہ دنیا کا سب سے بڑا عیار اور شاطر آدمی ہے۔چاہو تو کوشش کرکے دیکھ لو۔" مادام نے کہا۔

" سنو عمران! وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔تم ان دونوں شیطانوں کو ختم کردو۔یہ زیادہ ضروری ہے۔" اچانک جولیا بول پڑی۔

" سن لیا تم نے۔اب بھلا میں تم سے کیسے شادی کرسکتا ہوں۔تم تو شیطان ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ ہوش میں آرہا ہے۔" اچانک کرنل فریدی نے فرش پر پڑے ہوئے چیف باس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" آنے دو۔اس طرح یہ اپنے کانوں سے سن لے گا کہ اس کے خلاف کیا سازش ہو رہی ہے۔" عمران نے کہا۔

اسی لمحے چیف باس نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" نکاح نامہ تو مادام گلوریا کھا گئی۔اب تم نکاح کا ثبوت کیسے پیش کرو گے۔" عمران نے اس کے ہوش میں آتے ہی کہا۔

" نکاح نامہ! کیسا نکاح نامہ۔اوہ وہ کاغذ۔" چیف باس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔دوسرے لمحے اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔

تمہیں اس کا عبرتناک خمیازہ بھگتنا ہوگا مادام۔" چیف باس کے لہجے میں ایسا زہریلا پن تھا جیسے وہ " دشمنوں کے گھیرے کی بجائے ماتحتوں

کے درمیان موجود ہو۔

لیکن دوسرے لمحے مادام یکلخت حرکت میں آئی اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا، اس نے پاس کھڑے کرنل فریدی کے ایک آدمی کے ہاتھوں سے مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی چیف باس کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

اسی لمحے عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور مادام کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر دور جاگری۔ لیکن اتنی دیر میں چیف باس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہوچکا تھا۔

اب تم جو چاہو مجھ سے سلوک کرو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" مادام نے انتہائی پرسکون لہجے " میں کہا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے ذہن اور کاندھوں سے کوئی بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

واہ! اسے کہتے ہیں شوہر کشی۔ جواب نہیں تمہارا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ "

سنو! جب تک تم لوگ اس کمرے میں ہو، محفوظ ہو۔ اس کمرے سے باہر نکلتے ہی نہ تمہارا اسلحہ " کام آئے گا اور نہ تمہاری ذہانت اور تم ایک لمحے میں عبرتناک موت کا شکار ہوجاؤ گے۔ یہ انتہائی جدید لیبارٹری ہے۔ اس سے قبل چیف باس نے اس کا خصوصی حفاظتی نظام آن نہ کیا تھا۔ لیکن یہاں آتے ہی اس نے اسے آن کردیا تھا۔ اور اب میں چیف باس ہوں۔ میں تمہارے ساتھ اتنی رعایت کرسکتی

ہوں کہ تمہیں زندہ لیبارٹری سے باہر نکال دوں۔لیکن اب تم سائنسدان بھی ساتھ نہیں لے جا سکتے۔"
چیف باس

کے ختم ہوتے ہی مادام کے لہجے میں عجیب سا اعتماد پیدا ہو گیا تھا۔
لیکن یہ کمرہ تمہارے خصوصی نظام سے کیسے بچا رہا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "
اس کی ایک خاص وجہ ہے جو تمہیں نہیں بتائی جا سکتی۔اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے پاس فیصلہ " کرنے کے صرف چند لمحے رہ گئے ہیں۔اس کے بعد یہ پیش کش بھی تمہارے کام نہ آئے گی۔" مادام نے کہا۔
عمران! یہ باتوں میں وقت ضائع کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔تم اسے قابو میں رکھو۔میں اپنے " ساتھیوں سمیت جا کر سپیشل لیبارٹری پر قبضہ کرتا ہوں۔" کرنل فریدی نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ عمران اور مادام گلوریا کی گفتگو سے اب پوری طرح اکتا گیا ہو۔
مادام سچ کہہ رہی ہے کرنل! آپ اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتے۔اگر یقین نہ آئے تو اپنا " ایک آدمی باہر بھیج کر ضائع کر دیکھیں۔" عمران نے بھی یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
وہ چند لمحے گذر گئے ہیں۔اب تم مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔" یکلخت مادام نے کرخت لہجے میں " کہا۔

" عورتوں کو یہی غلط فہمی ہوتی ہے کہ وقت ان کے کنٹرول میں ہے۔وہ جب چاہیں بازو اونچے کرکے وقت پورا ہونے کا اعلان کردیں۔ایسی کوئی بات نہیں مادام گلوریا۔یہ دیکھو! تمہارا ایچ۔وی۔ٹی سسٹم کا آپریٹر تو میرے پاس ہے۔" عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے دائیں ہاتھ کی مٹھی کھولی تو اس میں ایک خوبصورت انگوٹھی موجود تھی جس

میں گہرے رنگ کا ایک نگینہ چمک رہا تھا۔

" تت۔۔۔تت۔۔۔تم۔۔۔تمہارے پاس یہ آپریٹر کیسے آگیا؟" مادام نے یوں بوکھلاتے ہوئے کہا جیسے اس نے عمران کے ہاتھ پر کوئی زہریلا بچھو دیکھ لیا ہو۔اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے اپنے دائیں ہاتھ کو دیکھا تو اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

" یہ نا صرف میرے پاس ہے۔بلکہ میں نے اتنا وقت بھی گذار لیا ہے کہ اب یہ مکمل حرکت میں آچکا ہے۔اس لیے اب لیبارٹری کی چیف باس تم نہیں، میں ہوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام کے چہرے پر زردی پھیلتی چلی گئی۔

" یہ کیا چکر ہے عمران؟" کرنل فریدی کے لہجے میں بھی شدید حیرت نمایاں تھی۔

" لمبا چکر ہے کرنل صاحب! یہ دنیا کا جدید ترین آپریشن سسٹم ہے اس پوری لیبارٹری کو کنٹرول یہی آپریٹر کرتا ہے اور یہ صرف چیف باس کے پاس ہوتا ہے۔لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ یہ آپریٹ کرنے والے کے جسم کے ساتھ مس ہوتا رہے۔یا پھر اسے کھال کے اندر سی دیا جائے۔

چیف باس کے پاس یہی کنٹرولنگ آپریٹر تھا اور دوسرا سب آپریٹر مادام کے پاس تھا۔اور مادام کے پاس جو آپریٹر تھا وہ اس نے اپنے جسم کے اندر رکھنے کی بجائے اسے اپنی انگوٹھی کے اندر بطور نگینہ سجا رکھا تھا کیونکہ جب تک چیف باس کا آپریٹر ورک کرتا رہے گا یہ کام نہ کرسکے گا۔لیکن اس آپریٹر کے تباہ ہوتے ہی یہ خودبخود کام شروع کردیتا ہے۔مادام

اسی وجہ سے چیف باس کا خاتمہ چاہتی تھی تاکہ وہ اپنے آپریٹر سے کام لے سکے اور چیف باس بن جائے۔پہلے اس نے کوشش کی کہ ہم چیف باس کو ختم کردیں۔لیکن جب ہم نے ایسا نہ کیا اور چیف باس ہوش میں آگیا تو مادام کو خود حرکت میں آنا پڑا اور اس نے چیف باس کو گولیوں سے چھلنی کردیا۔چنانچہ چیف باس کے ختم ہوتے ہی آپ نے دیکھا کہ مادام کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کا آپریٹر حرکت میں آچکا ہے۔اسے مکمل طور پر حرکت میں آنے کے لیے صرف دو منٹ کا وقفہ چاہیے تھا اس لیے مادام نے کہا تھا کہ صرف چند لمحے باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن مادام کو یہ علم ہی نہیں تھا کہ آپریٹر اس کے پاس تھا ہی نہیں۔وہ میں نے پہلے ہی حاصل کرلیا تھا۔کیونکہ میں نے اسے دیکھ لیا تھا اور ظاہر ہے دیکھ لینے کے بعد میں اُسے مادام کے پاس کیسے چھوڑ سکتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ میں نے چیف باس کے قتل پر بھی کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔ورنہ شاید مادام اتنی آسانی سے چیف باس کو قتل کر سکتی تھی۔" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اوہ! تم نے اسے حاصل کس وقت کیا؟" کرنل فریدی نے پوچھا۔ "

جب مادام نے چیف باس کو قتل کیا تو آپ نے دیکھا کہ میں نے ہاتھ مار کر اس کی مشین گن اڑا دی تھی۔ بس اسی وقت یہ انگوٹھی میرے پاس پہنچ گئی تھی۔ مادام کو اس لیے اس کا علم نہ ہوا کہ اس نے اسے چھپانے کے لیے اس سے ملتی جلتی دو اور انگوٹھیاں بھی پہن رکھی ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن جب تمہیں معلوم تھا تو تم نے اتنا وقت کیوں ضائع کیا؟" کیپٹن حمید نے کہا۔ "

اب میں نجومی تو نہیں تھا کہ مجھے معلوم ہوتا کہ چیف باس کا آپریٹر کہاں موجود ہے۔ اور جب " تک چیف باس کا آپریٹر ورک کرتا رہتا، یہ آپریٹر حرکت میں رہتا۔ اور اب میں لاش کا ایک ایک ریشہ تو علیحدہ کرنے سے رہا۔ اس لیے میں خاموش رہا۔ البتہ مادام کو اس کا علم تھا۔ اس لیے آپ نے دیکھا کہ مادام نے چیف باس کو مارنے کے لیے مشین کا رخ اس کے سینے کی طرف کرنے کی بجائے پہلا راؤنڈ اس کی دائیں ٹانگ اور کولہے کے درمیان کیا تھا۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں آپریٹر کھال کے اندر موجود تھا۔ دوسرا راؤنڈ سینے پر ہوا۔ اس طرح مجھے یقین ہو گیا کہ چیف باس کا آپریٹر ختم ہوچکا ہے اور اب مادام کا آپریٹر کام کرنے لگ گیا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے حاصل کرلیا۔ ویسے اس کے بغیر واقعی ہم زندہ اس لیبارٹری سے نہ نکل سکتے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن حمید عمران کو یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے وہ کسی انسان کی بجائے کسی بدروح کو دیکھ رہا ہو۔

" دیکھا کیپٹن حمید! تم خوامخواہ عمران سے جلتے ہو۔ اگر اس آپریٹر کو حاصل کیے بغیر ہم کمرے سے نکل پڑتے تو واقعی ہم پر قیامت ٹوٹ پڑتی۔ اور عمران نے نجانے اس آپریٹر کو کیسے پہچان لیا۔ حالانکہ یہ انگوٹھیاں میں نے بھی دیکھی تھیں۔ ایک ہی قسم کی تین انگوٹھیاں۔ لیکن

میری توجہ اس طرف نہ گئی تھی۔" کرنل فریدی نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" آپ کی توجہ کیسے جاسکتی تھی۔ آپ نے عورت میں کبھی دلچسپی نہیں لی۔ اس کی انگوٹھیوں میں کیسے لیتے۔ اس لیے تو کہتا ہوں کہ آپ عورت بیزاری چھوڑ کر کیپٹن حمید کی شاگردی اختیار کرلیجیے۔ اللہ بھلا کرے گا۔" عمران نے کہا اور اس بار کرنل فریدی کے ساتھ ساتھ کیپٹن حمید بھی ہنس پڑا۔

" تمہاری فضول بکواس سے میں چڑتا تو ضرور ہوں۔ لیکن تم واقعی کبھی کبھی مجھے حیران کردینے میں کامیاب ہوجاتے ہو۔" کیپٹن حمید نے کہا۔

" یااللہ تیرا شکر ہے۔ تو سچی باتیں اگلوا ہی دیتا ہے چاہے کیپٹن حمید کا منہ ہی کیوں نہ ہو۔" عمران نے کہا اور اس بار سب ہنس پڑے۔

اب کیا پروگرام ہے۔" کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔ "

" پروگرام کیا ہے۔ لیبارٹری آپ کے ملک میں ہے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ مادام آپ کی ملزم اور کیپٹن حمید آپ کا اسسٹنٹ۔ ہمارا کیا ہے۔ ہم اپنے سائنسدان لے کر واپس چلے جائیں گے۔ کیپٹن حمید

جانے اور مادام جانے اور آپ جانیں اور لیبارٹری جانے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن سائنسدانوں کے ذہن تو یہ لوگ بدل چکے ہیں۔" کرنل فریدی نے تشویش بھرے لہجے میں "
کہا۔
اس کی آپ فکر نہ کریں۔اللہ بھلا کرے پروفیسر راکی کا۔ان کی قید "

میں آنے سے پہلے وہ میرا روحانی شاگرد رہ چکا ہے۔اس لیے وہ مشین آپریٹ کی جا سکتی ہے۔"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔اور کرنل فریدی کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔
یہ لیجیے آپریٹر۔اب آپ چیف باس ہیں۔جو حکم دیں گے پورا ہوگا خودبخود۔صرف الفاظ آپ کے "
منہ سے نکلنے چاہییں، عمل اس آپریٹر کی وجہ سے خود بخود ہوجائے گا۔البتہ اگر آپ مہربانی کریں تو
اپنا وہ وعدہ پورا کردیں۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
کونسا وعدہ۔" کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔ "
آپ کی یادداشت خاصی کمزور ہو گئی ہے۔سات دانے بادام نہار منہ چبایا کریں۔یہ نہار ہونہار والا "
نہیں ہے۔اس کا خیال رکھیں۔ارے وہ مولوی اور گواہوں والا وعدہ۔ورنہ بچاری جولیا کے حق پر کبھی
بھی ڈاکہ پڑ سکتا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور جولیا کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ کن انکھیوں
سے مادام کی طرف دیکھنے لگا۔

ہونہہ ڈاکہ! میں گولی نہ ماردونگی۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے منہ پھیر لیا۔اور " جولیا کے اس انداز پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

ختم شد